شیخ الاسلام والمسلمین فنا فی الرسول امام اہلسنت مجدد دین وملت

مؤلف: مفتی الشاہ مولانا احمد رضا خاں محقق ومحدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اردو ترجمہ: مبین احکام وتصدیقات اعلام

مترجم: شہزادہ برادر اعلیٰحضرت مولانا حسنین رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تابش شمشیر حرمین

مؤلف
حضرت علامہ اسرار احمد صاحب مدظلہ العالی

مع

اہلسنت کی حقانیت کا ثبوت غیر مقلدین کے قلم سے

مؤلف
میثم عباس قادری رضوی

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی
گیارہ شیخ روڈ بلال گنج لاہور پاکستان

۷۸۶

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ ورسول جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ماننے والوں کو ان کا سچّا ایمان دکھایا اور اللہ ورسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حجّتِ الٰہیہ تمام کردی

یعنی

حُسام الحرمین علیٰ مَنحرِ الکفر والمین

۱۳۲۴ھ

مع ترجمہ اردو

مبین احکام وتصدیقاتِ اعلام

۱۳۲۵ھ

خوشی وشادمانی اسے کہ سُنے اور مانے۔ اور حسرت وپشیمانی اسے کہ نہ سُنے یا سُن کر حق نہ پہچانے۔

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علّامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

النوریۃ الرضویہ پبلشنگ کمپنی
لاہور پاکستان

اہلسنت کی حقانیت کا ثبوت

غیر مقلدین کے قلم سے

مؤلف

میثم عباس قادری رضوی

(massam.rizvi@gmail.com)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین
مؤلف	الشاہ احمد رضا خاں محدث بریلی
اردو ترجمہ	مبین احکام وتصدیقات اعلام
مترجم	حضرت مولانا محمد حسنین رضا خان بریلوی
طباعت اوّل	ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ جنوری 2013ء
ناشرین	محمد مصطفیٰ اشرف قادری رضوی
	محمد مختار اشرف قادری رضوی
باہتمام	حاجی محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

دار النور

یطلب من

دار النور

مرکز الاویس، دربار مارکیٹ، لاہور- پاکستان

042-37247702

0300-8539972

0314-4979792

النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی

لاہور پاکستان

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض مؤلف

یہ کتاب اپنے موضوع پر پہلی مستقل کاوش ہے جس میں اس حقیقت سے پردہ اٹھایا گیا ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فکری مخالف طبقہ کے غیر مقلد وہابی علما، جو علماء دیو بند کی گستاخانہ عبارات (جن پر عرب وعجم کے علماء کی طرف سے فتاویٰ کفر صادر ہو چکے ہیں) کے باوجود بھی ان کے ساتھ رہ کر بلکہ ان کا دفاع کر کے کتمانِ حق کے مرتکب ہوئے آج (اسی طبقہ فکر کے علماء اپنے ''ہم مخرج'') علماء دیو بند کی گستاخانہ عبارات کا رد کر کے اپنے اکابر کی تغلیط کر رہے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مقلد وہابی علماء کی طرف سے علماء دیو بند کی گستاخانہ عبارات کا رد آپ ملاحظہ کریں گے جس سے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کی صداقت آپ پر واضح ہوگی کہ اس مردِ حق کا موقف اتنا مضبوط ومدلل تھا کہ آج اُن کے فکری مخالفین کو بھی سوائے تسلیم کے چارہ نہیں اس موضوع پر پہلے پہل کچھ حوالہ جات مطالعہ میں آئے جو راقم نے اس وقت جناب سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب کو اس مقصد کے لئے پیش کر دیئے کہ وہ اپنی زیر تالیف کتاب ''ختم نبوت اور تحذیر الناس'' میں شامل کر لیں اب یہ کتاب شائع ہو چکی ہے اور اس کے صفحہ 460 تا 464 تک یہ حوالہ جات شامل ہیں بعد ازاں اس موضوع پر مزید حوالہ جات نظر سے گذرے فیصلہ کیا کہ ان سب حوالہ جات کو الگ سے کتابی شکل میں شائع کیا جائے جو قارئین اس تحریر سے فائدہ اٹھائیں وہ خصوصی دُعا فرمائیں کہ راقم کو خدمتِ دین کی توفیق دیئے رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میثم عباس قادری رضوی

غیر مقلدین اور علماء دیو بند کی فکری ہم آہنگی:

غیر مقلد وہابی اور مقلد وہابی (دیو بندی حضرات) کی ہندوستان میں پیدائش مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کے بطن سے ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں فرقوں کے درمیان بہت زیادہ فکری ہم آہنگی پائی جاتی ہے جیسا کہ غیر مقلدین کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں مولوی رشید احمد گنگوہی دیو بندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔''

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 62، محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی، ایضاً صفحہ 92، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار، کراچی ایضاً، صفحہ 77 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ایضاً، صفحہ 185 محمد سعید اینڈ سنز تاجرانِ کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ایضاً صفحہ 10، حصہ دوم، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ راچی، ایضاً صفحہ 208 مشمولہ تالیفات رشیدیہ، مطبوعہ ادارہ اسلامیات 190۔ انار کلی لاہور)

دوسری طرف غیر مقلد وہابیہ کے مزعومہ ''شیخ الاسلام'' مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب بھی غیر مقلد وہابی اور گلابی وہابی (دیو بندی حضرات) کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''ان دونوں شاخوں کا مخرج ایک ہی تھا۔''

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ 415، باب اول عقائد ومہماتِ دین مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، 7۔ ایبک روڈ لاہور)

امرتسری صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

''سوائے مسئلہ تقلید کے تردید رسوم شرکیہ میں دونوں شاخیں ایک دوسرے کے موافق اور مؤید ہیں۔''

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ 415، باب اول عقائد ومہماتِ دین مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، 7۔

ایبک روڈ لاہور)

اسی فکری ہم آہنگی کی وجہ سے اہلسنت وجماعت اور دیوبندی حضرات کے درمیان ہونے والے مناظروں میں مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب دیوبندی فرقہ کے ساتھ رہے ملاحظہ ہو۔

(سیرت ثنائی، صفحہ 412،411 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ ایضاً صفحہ 412،411 مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

نیز غیر مقلد وہابی حضرات کے مزعومہ امام العصر مولوی احسان الٰہی ظہیر آنجہانی صاحب نے بھی اپنی بدنامِ زمانہ کتاب ''بریلویت'' میں اکابرِ دیوبند کی وکالت کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ، انہوں نے

''حرمین شریفین کے علماء سے ان کے خلاف فتوے بھی لئے استفتاء میں ایسے عقائد ان کی طرف منسوب کئے جن سے بری الذمہ تھے۔ امام محمد قاسم نانوتوی، علامہ رشید احمد گنگوہی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے اور برملا ان کے کفر وارتداد کے فتوؤں کا اظہار کرتے تھے۔''

(بریلویت، صفحہ 195، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

مولوی احسان الٰہی ظہیر صاحب نے مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی وکالت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

''سب سے پہلے دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی ان کی تکفیر کا نشانہ بنے۔'' (بریلویت، صفحہ 214، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

کتاب ''بریلویت'' میں مولوی احسان الٰہی ظہیر صاحب نے اعلیٰ حضرت پر اس وجہ سے تنقید کی کہ انہوں نے اکابرِ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل انبیٹھوی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور، مولوی اشرف علی تھانوی کی تکفیر کی۔ لیکن اعلیٰ حضرت کی یہ

روشن کرامت ہے کہ احسان الٰہی ظہیر صاحب کے فرقہ کے غیر مقلد وہابی علماء بھی مسئلہ تکفیرِ دیوبندیہ میں سیدی اعلیٰ حضرت کی تصدیق کر رہے ہیں جسکی تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

تحذیر الناس میں درج ختم نبوت کے انکار پر مبنی عبارات کا رد غیر مقلد علماء سے

مولوی بدیع الدین راشدی کا فتویٰ:

غیر مقلد وہابی حضرات کے مزعومہ شیخ العرب والعجم مولوی سید بدیع الدین شاہ راشدی صاحب علماءِ دیوبند کے امام الکبیر مولوی قاسم نانوتوی کو ختم نبوت کا منکر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''ختم نبوت کو بھی یہ جس طرح تسلیم کرتے ہیں وہ بھی آپ لوگوں کو سناتا ہوں۔ جب رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ جاری رہا تو پھر ختم نبوت تو نہیں رہی یہ میرے پاس مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کی کتاب ''تحذیر الناس'' موجود ہے۔ قرآن میں ہے کہ

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ (سورہ الاحزاب، آیت:40)

رسول اللہ آخری نبی ہیں۔

مسلمانوں کا یہ اہم عقیدہ ہے۔ ہم کہتے ہیں یہ آپ کی عظیم ترین فضیلت ہے کہ آپ آخری نبی ہیں جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی مانے تو کیا آپ (اس نام نہاد مسلم کی نظر میں) خاتم النبیین رہیں گے؟ ہرگز نہیں۔

تحذیر الناس صفحہ 12 میں لکھتے ہیں کہ

"اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدیہ میں فرق نہیں آئے گا۔"

مانا کہ دوسرا نبی آئے گا تب بھی آپ خاتم النبیین ہیں پھر کہئے خاتم النبیین رہے؟ نبوت کی جگہ کو تم نے خود توڑا ہے اس میں تم نے خود رخنہ اندازی کی ہے، مرزائی بھی تو ایک امتی ہی کو آگے کرتے ہیں۔ آپ نے بھی امتی کو آگے کیا ہے۔ نبی کے پیچھے نہ آپ ہیں نہ وہ ہیں بات ایک ہی ہے۔ تم ایک ہی گائے کے چور ہو۔"

(براۃ اہلحدیث، صفحہ 51،50۔ مطبوعہ الدار الراشدیہ۔ نزد جامع مسجد اہلحدیث، راشدی۔ گلی نمبر 1۔ موسیٰ لین لیاری کراچی)

اس اقتباس کے آخری فقرہ کے حاشیہ میں غیر مقلد وہابی ڈاکٹر ابو عمر خورشید احمد شیخ نے لکھا ہے، کہ

"یہ محاورہ ہے یعنی نظریہ دونوں کا ایک ہی ہے۔"

(براۃ اہلحدیث، صفحہ 51،50۔ مطبوعہ الدار الراشدیہ۔ نزد جامع مسجد اہلحدیث، راشدی۔ گلی نمبر 1۔ موسیٰ لین لیاری کراچی)

اس اقتباس سے ثابت ہو گیا کہ غیر مقلد حضرات کے مزعومہ شیخ العرب والعجم بدیع الدین راشدی اور ڈاکٹر ابو عمر خورشید احمد کے نزدیک مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب منکر ختم نبوت ہیں۔

غیر مقلد مولوی یحییٰ گوندلوی کا فتویٰ:

غیر مقلد وہابی مولوی یحییٰ گوندلوی صاحب نے اپنی کتاب "مطرقۃ الحدید بر فتویٰ مولوی رشید" میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی کتاب "تحذیر الناس" سے انکار ختم نبوت پر مشتمل عبارات یوں نقل کی ہیں کہ

"آپ کے زمانہ میں بھی کہیں کوئی اور نبی ہو تو جب بھی آپ کا خاتم ہونا

بدستور باقی رہتا ہے مولانا نے وضاحت فرمادی کہ آپ کی موجودگی یا بعد میں بھی کوئی نبی آجائے تو تب بھی آپ خاتم النبیین ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

(مطرقۃ الحدید، صفحہ 68،67۔ ناشر ناظم جامعہ رحمانیہ الحدیث۔ قلعہ دیدار سنگھ، پاکستان)

یحییٰ گوندلوی صاحب نے اسی کتاب میں ایک جگہ مزید لکھا ہے کہ

"ختم نبوت کے مقفل دروزاہ کو بعض اکابر دیوبند نے توڑنے کی کوشش کی۔"

(مطرقۃ الحدید، صفحہ 69 مطبوعہ گوجرانوالہ)

معلوم ہوا کہ غیر مقلد وہابی مولوی یحییٰ گوندلوی صاحب کے نزدیک بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب منکر ختم نبوت ہیں اور اعلیٰ حضرت کا فتویٰ برحق ہے۔ **الحمد للہ۔**

غیر مقلد مولوی خواجہ قاسم کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی کی تردید:

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"اصلی، بروزی، مراقی، مذاقی کا نبی بننا محال بالذات ہے۔ اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اور یہ ہی معنی حدیث نے بیان فرمائے۔ جو اس کا انکار کرے وہ مرتد ہے۔ (جیسے کہ قادیانی اور دیوبندی)۔"

(جاء الحق صفحہ نمبر 363، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، بیسمنٹ میاں مارکیٹ، اردو بازار لاہور)

غیر مقلد وہابی مولوی خواجہ قاسم صاحب نے ہم اہلسنت کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب نے

"دیوبندی عقیدہ بیان کیا ہے۔ خاتم النبیین کے معنی یہ سمجھنا غلط ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی

عارضی۔ لہٰذا اگر حضور صلعم کے بعد اور بھی نبی آجاویں تو بھی خاتمیت میں فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس، مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب، مدرسہ دیوبند) مفتی صاحب نے اس کا جو جواب دیا ہے صحیح دیا ہے۔''

(معرکہ حق و باطل صفحہ 784 مدینہ کتاب گھر گوجرانوالہ)

مولوی خواجہ قاسم غیر مقلد وہابی نے بھی اپنے ''ہم مخرج'' اور ہم نام مولوی قاسم نانوتوی کی تکفیر کے مسئلہ میں اعلیٰ حضرت کی تائید کردی ہے۔ الحمد للہ۔

مولوی زبیر علی زئی کا فتویٰ:

غیر مقلد وہابی حضرات کے مزعومہ ''بیہقیٔ زماں'' زبیر علی زئی صاحب نے اپنی کتاب ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' میں عنوان ''ختم نبوت پر ڈاکہ'' کے تحت لکھا ہے کہ

''اہل حدیث کو مسجدوں سے نکالنے والوں کا ختم نبوت کے بارے میں عجیب وغریب عقیدہ ہے۔ محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند صاحب لکھتے ہیں کہ

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔'' (تحذیر الناس صفحہ 34)

تنبیہ: اصول حدیث میں یہ مسئلہ ہے کہ نبی پر پورا درود لکھنا چاہئے۔ صرف اشارہ کر دینا (مثلاً ص، صلعم) صحیح نہیں ہے۔ دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح مع التقیید والایضاح صفحہ 208، 209 وغیرہ

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، صفحہ 26، مطبوعہ مکتبہ الحدیث حضرو اٹک)

آخر کار غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی نے اعلیٰ حضرت کے موقف کی تائید کرتے ہوئے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو منکر ختم نبوت قرار دے دیا۔

مولوی زبیر علی زئی کے نزدیک اثر ابن عباس شاذ و مردود روایت ہے:

زبیر علی زئی صاحب نے اثر ابن عباس کو بھی شاذ و مردود روایت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

''ایک شاذ و مردود روایت کی بنا پر آلِ دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ہمارے نبی خاتم النبیین جیسے نبی (خاتم النبیین) ہیں۔ اس دیوبندی عقیدے کی وجہ سے ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کی فضیلت اور ختم نبوت پر سخت زد پڑتی ہے۔ لہٰذا راقم الحروف نے اس دیوبندی عقیدے کو غلط اور گندا عقیدہ قرار دیا ہے۔''

(ضرب حق سرگودھا، صفحہ 21، مئی 2012ء)

زبیر علی زئی صاحب نے اپنی کتاب ''امین اوکاڑوی کا تعاقب'' مطبوعہ نعمان پبلی کیشنز کے صفحہ 8 پر ایک عنوان ''دیوبند اور قادیانیت'' قائم کیا اور اس کے ضمن میں بھی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کا رد کیا ہے۔

مولوی عبدالمنان شورش کا فتویٰ:

غیر مقلد مولوی عبدالمنان شورش صاحب اپنی کتاب ''طمانچہ'' میں بھی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''بانی دیوبندیت قاسم نانوتوی لکھتے ہیں۔

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی میں کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس، صفحہ 25)''

قادیانی بھی اس طرح کہتے ہیں کہ نبی خاتم النبیین ہیں۔ لیکن مرزے کی نبوت سے آپ کی ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آتا۔

(طمانچہ، صفحہ 58، 59۔ ناشر عبدالمنان شورش محلہ اسلام آباد، چوٹی زیریں، ڈیرہ غازی خان)

ضروری نوٹ: یہ کتاب 4 غیر مقلد وہابی علماء کی مصدقہ ہے۔

مولوی عبدالغفور اثری کا فتویٰ:

غیر مقلد وہابی مولوی عبدالغفور اثری صاحب بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو منکر ختم نبوت قرار دیتے ہوئے ان کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی ختم نبوت کے انکار پر مبنی عبارات نقل کرے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

''بانی دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی (المتوفی 1297ھ) نے لکھا ہے۔

ا: ''سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔''

(تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس، صفحہ 32)

ب: ''اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔''

(تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس، صفحہ 56)

ج: ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمد میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

(حنفیت و مرزائیت، صفحہ 139 تا 141 ناشر اہلحدیث یوتھ فورس محلہ وائرورکس سیالکوٹ، بار اول 1987)

سعودی عرب سے شائع شدہ کتاب میں اہلسنت کی تائید:

سعودی عرب سے شائع شدہ کتاب ''کیا علماء دیوبند اہلسنت ہیں؟'' نامی کتاب میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی کتاب ''تحذیر الناس'' میں درج

ختم نبوت کے انکار والی عبارات صفحہ 26، 27 پر نقل کر کے ان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

''ایسے عقائد رکھنے والے علماء دیوبند کو اہل سنت کیسے مانا جاسکتا ہے؟''

(کیا علماء دیوبند اہلسنت ہیں؟، صفحہ 29، مترجم توصیف الرحمن راشد غیر مقلد وہابی، مطبوعہ المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات بالسلی، ریاض)

اس کے اگلے صفحہ پر مزید لکھا ہے کہ

''ان نظریات کے حاملین علماء دیوبند اہلسنت نہیں ہو سکتے۔''

(کیا علماء دیوبند اہلسنت ہیں؟ صفحہ 30، مترجم توصیف الرحمن راشد غیر مقلد وہابی، مطبوعہ المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات بالسلی، ریاض)

یہ تمام عبارات جن میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو منکر ختم نبوت کہا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی حقانیت کا ثبوت ہیں۔ لہٰذا غیر مقلد احسان الٰہی ظہیر صاحب کا یہ الزام جھوٹا ثابت ہوا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اکابر دیوبند کی طرف من گھڑت عقائد منسوب کیے۔

مشہور غیر مقلد وہابی مولوی زبیر علی زئی نے اپنے ماہنامہ ''الحدیث'' میں احسان الٰہی ظہیر صاحب کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے کہ

''عمر فاروق قدوسی بن مولانا عبدالخالق قدوسی رحمۃ اللہ نے مجھے بتایا ہے۔ انہوں نے کہا علامہ صاحب نے دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھی بلکہ علیحدہ پڑھی اور یہ واقعہ ان کی شہادت سے تین دن پہلے کا ہے۔''

(ماہنامہ الحدیث، شمارہ نمبر 79 دسمبر 2011، صفحہ 38)

اگر یہ بات حقیقت ہے تو اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ ظہیر صاحب کو بھی بالآخر علماء دیوبند کی وکالت سے ہاتھ کھینچ کر اپنی کتاب ''بریلویت'' کی عملاً تغلیط

کرنی پڑی۔

مولوی ڈاکٹر طالب الرحمن کا فتویٰ:

مشہور غیر مقلد وہابی مولوی ڈاکٹر طالب الرحمن (راولپنڈی) نے اپنی کتاب ''دیوبندیت تاریخ وعقائد'' میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو ختم نبوت کی طرف پیش قدمی کرنے والا قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ

''خاتم النبیین کی تشریح مولانا قاسم نانوتوی اس طرح کرتے ہیں کہ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس، صفحہ 25)

اور جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے معنوں کی تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب قاسم نانوتوی کے حوالہ جات سے ذکر کیا گیا۔ ایک جگہ نانوتوی صاحب نے یوں فرمایا، ''انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جائے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ 5)''

(دیوبندیت تاریخ وعقائد، صفحہ 175، مطبوعہ مکتبہ بیت الاسلام الریاض، 4460149)

دوسرے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ دیوبندی حضرات کے ''ہم مخرج'' بھائی غیر مقلد پروفیسر مولوی طالب الرحمن نے بھی مولوی اسماعیل دہلوی کی ''اُمت'' کے ایک حصہ یعنی دیوبندی فرقہ کو منکر ختم نبوت قرار دے کر اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کی تائید کر دی۔ الحمد للہ

مولوی شفیق الرحمن زیدی کا فتویٰ:

مولوی طالب الرحمن غیر مقلد کے بھائی مولوی شفیق الرحمن زیدی صاحب نے

بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی عبارات کو انکار ختم نبوت پر مبنی قرار دیا ہے۔ زیدی صاحب لکھتے ہیں کہ

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

ختم نبوت کے اس تبدیل شدہ مفہوم کی بنیاد پر قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں

''اطلاق خاتم اس بات کو مقتضی ہے کہ تمام انبیاء کا سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہوتا یہ جیسا انبیاء گزشتہ کا وصف نبوت میں آپ کی طرف محتاج ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپ کا اس وصف میں کسی کی طرف محتاج نہ ہونا اس میں انبیاء گزشتہ ہوں یا کوئی اور اس طرح اگر فرض کیجئے آپ کے زمانے میں بھی اس زمین پر یا کسی اور زمین پر یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ کا محتاج ہوگا۔''

(تحذیر الناس، صفحہ 12)

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

''غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ نبی کی نسبت خاص نہ ہوگا اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔''

(تحذیر الناس، صفحہ 13)

''ہاں اگر خاتمیت بمعنی اوصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا کہ اس عاجز نے عرض کیا ہے تو پھر سوائے رسول اللہ ﷺ اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی ﷺ نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی پر آپ کی فضیلت ثابت ہو جائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد

زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس، صفحہ 24)

یہ گمراہ عقائد نہ قرآن حکیم کی کسی آیت سے ثابت ہیں نہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے، حتیٰ کہ صحابہ کرام اور ائمہ اہل سنت ان نظریات سے بری تھے۔

(حبِ رسول کی آڑ میں مشرکانہ عقائد، صفحہ 75 محمد پبلشرز، St,64 ،G,11 / 2، اسلام آباد
ایضاً، صفحہ 111، 112 مطبوعہ سلفی کتب خانہ 40/A، نور الحق کالونی، بہاولپور۔)

مولوی محمود سلفی کی طرف سے اہلسنت کے موقف کی تائید:

غیر مقلد مولوی محمود احمد سلفی ابن مولوی اسماعیل سلفی کانگریسی نے اپنی کتاب "علمائے دیوبند کا ماضی" میں دیوبندیوں کے بارے میں لکھا ہے کہ

"اگر دیوبندی اپنی انا کا مسئلہ نہ بناتے اور اپنے علمی گھمنڈ کی وجہ سے تکبر نہ کرتے اور اپنے غلط موقف سے رجوع کر لیتے تو حنفی علماء دو فرقوں میں تقسیم نہ ہوتے، دیوبندیوں نے اجرائے نبوت میں مرزا صاحب کی ہم نوائی کر کے تاریخ میں اپنا نام مستقل طور پر ہٹ دھرمیوں میں لکھوالیا۔"

(علمائے دیوبند کا ماضی۔ صفحہ ﴿۸﴾ ﴿۱۰﴾، مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ لاہور)

مولوی محمود سلفی کا فتویٰ:

اس کے بعد مولوی حکیم محمود احمد سلفی نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو مرزا قادیانی کا استاد قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

"قاسم نانوتوی صاحب تحذیر الناس پر فرماتے ہیں "بالفرض بعد زمانہ نبوت بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔" مزید سنیئے صفحہ 18 پر فرماتے ہیں کہ "آپ کے زمانہ میں بھی کوئی

نبی ہو تو جب بھی آپ کا خاتم بدستور باقی رہتا ہے۔" ملاحظہ فرمایا جناب نے آپ کا مرزا صاحبؒ سے کتنا گہرا تعلق معلوم ہوتا ہے اس نے یہ مسئلہ آپ سے سیکھا ہے۔"

(علمائے دیوبند کا ماضی، صفحہ 55، مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ، لاہور)

یہ بات بھی بالکل درست ہے کہ دجال مرزا قادیانی نے تحذیر الناس لکھے جانے کے بعد ہی دعویٰ نبوت کیا تھا۔

مولوی عطا اللہ ڈیروی کی طرف سے دیوبندی مجلس تحفظ ختم نبوت کا رد:

غیر مقلد وہابی مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب نے اپنی کتاب "تبلیغی جماعت عقائد و افکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں" میں دیوبندی حضرات کے امام مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کے بارے میں لکھا ہے کہ

"مولانا قاسم نانوتوی اپنے رسالہ تحذیر الناس میں فرماتے ہیں کہ

"آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ ﷺ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ ﷺ کا فیض ہے پر آپ ﷺ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں غرض آپ جیسے نبی الامت ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں۔" (صفحہ 6)

اور اسی رسالہ میں موصوف ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ

"غرض اگر اختتام بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ کی نسبت خاص نہ ہو گا بلکہ اگر بالفرض آپ ﷺ کے زمانے کے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور خاتم رہتا ہے۔"

اور اسی رسالہ میں ایک دوسری جگہ رقم فرماتے ہیں کہ

"اورسی طرح فرض کیجئے آپ ﷺ کے زمانے میں بھی اس زمین یا
کسی اور زمین یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ اس وصف نبوت میں آپ
ﷺ کا ہی محتاج ہوگا۔" (صفحہ 17)

اس کے بعد مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے جو لکھا اس سے تو نبوت کا
دروازہ مکمل طور پر کھل جاتا ہے فرماتے ہیں کہ

"اگر آپ ﷺ کے بعد بھی بالفرض کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی
خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا۔" (صفحہ 37)

قابل غور مقام ہے کہ بانی مدرسہ دیوبند مولانا قاسم صاحب نانوتوی
کے بیان کے مطابق اگر آپ کے بعد بھی نبی آجائے تب بھی آپ خاتم
الانبیاء ہوں گے۔ تو ایسی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی و دیگر جھوٹے
نبیوں کے دعوائے نبوت کے خلاف سمجھنے میں آخر کیا جواز رہ جاتا ہے اور
جماعت دیوبندیہ جب آپ کے بعد ہر قسم کے نبی کے آنے کو ختم نبوت
کے خلاف نہیں سمجھتی تو وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کیوں بنا کر بیٹھی ہے اور جب
یہ جماعت ہر جھوٹے نبی کے آنے کے لئے دروزاہ کھول کر بیٹھی ہے تو پھر
دنیا میں کسی مدعی نبوت کے خلاف شور کس لئے مچاتی ہے؟ کیا اس جماعت
کی مثال یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے دینا غلط ہوگا جو عمداً یوسف علیہ السلام
کو کنویں میں ڈال کر شام کے وقت باپ کے پاس روتے ہوئے آئے کہ
یوسف کو بھیڑیئے نے کھالیا ہے۔ اس جماعت کی مثال اس قوم کی ہے
جس نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور اپنے اس جرم کو چھپانے کے
لئے آج تک ماتم برپا کئے ہوئے ہے۔"

(تبلیغی جماعت، عقائد وافکار نظریات اور مقاصد، صفحہ 116،115)

اس طویل اقتباس میں غیر مقلد مولوی صاحب نے مولوی قاسم نانوتوی

دیوبندی صاحب کی عبارات کو ختم نبوت کے منافی قرار دیتے ہوئے ان کا شدید رد کیا
ہے اور اس پر جو تبصرہ کیا ہے وہ بھی حقائق پر مبنی اور نہایت پُرلطف ہے یہی بات کل
تک ہم اہلسنت کہتے تھے اور بالآخر آج دیوبندی حضرات کے "ہم مخرج"
بھائیوں کو بھی اس مسئلہ میں اہل سنت کی تائید کرنے کے سوا کوئی چارہ نظر نہ آیا
یوں میرے امام، امامِ اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کی سچائی روز
روشن کی طرح واضح ہوگئی۔ الحمد للہ

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے ذمہ دار دیوبندی علماء ہیں، عطاء اللہ ڈیروی:

مندرجہ بالا اقتباس کے بعد غیر مقلد وہابی مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب نے
اثر ابن عباس کے متعلق وہ روداد بیان کی ہے جو کہ تحذیر الناس کی بنا بنی اور اس کے
بعد دیوبندیوں کا مزید رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"اس تمام قصہ کو معلوم کر لینے کے بعد اب دیوبندی علماء کی جانب سے
مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کا سبب کھل کر ہمارے سامنے آجاتا ہے اور
وہ سبب ہے خوف! یعنی قادیانیوں کو کافر قرار دیے جانے کے بعد ختم
نبوت کے مسئلہ میں اپنے سیاہ ماضی کا کچھ بیان ہم آگے کریں گے کو
دیکھتے ہوئے دیوبند علماء کو یہ خوف لاحق ہوا کہ بریلوی حضرات ان کے
خلاف بھی کہیں کافر قرار دیئے جانے کی مہم نہ شروع کر دیں۔ جس کے
نتیجہ انہیں کافر تو بہرحال نہیں قرار دیا جا سکے گا۔ کیونکہ دیوبندی اپنے بیشتر
عقائد میں شیعوں کی طرح تقیہ کرتے ہیں مگر جو تحریریں ان کی کتا
بوں میں موجود ہیں وہ عوام کے سامنے آجائیں گی جس سے مسلک دیوبند
کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ حفظ ماتقدم کے طور پر دیوبندیہ
نے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی گویا مجلس تحفظ ختم نبوت کو اگر مجلس تحفظ

مسلک دیوبند کہا جائے تو زیادہ صحیح ہوگا ہمارا دعویٰ ہے کہ ختم نبوت کے سلسلہ میں مسلک دیوبند کا عقیدہ اہلسنت والجماعت سے موافق نہیں ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے دعویٰ کے اصل ذمہ دار یہ دیوبندی علماء ہی ہیں کیونکہ قادیانی مذہبی اعتبار سے صنفی دیوبندی ہیں اور ختم نبوت کے ضمن میں ان کی اس لغزش کا سبب دیوبندی علماء کی کتابیں ہیں۔''

(تبلیغی جماعت عقائد وافکار نظریات اور مقاصد، صفحہ 117، 118۔ افادات مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد از قلم ابوالوفا محمد طارق خان، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ)

یہاں بھی غیر مقلد مولوی صاحب نے دیوبندی فرقہ کا شدید رد کیا۔ اور علماء دیوبند کو تقیہ باز قرار دیتے ہوئے اہلسنت کے مؤقف کی تصدیق کر دی۔ الحمد للہ

غیر مقلد مولوی عطاء اللہ ڈیروی نے اپنی کتاب ''دیوبندی اور تبلیغی جماعت کا تباہ کن عقیدہ تصوف'' میں بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو منکر ختم نبوت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

''مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے رسالہ تحذیر الناس صفحہ 18 میں آپ ﷺ کے بعد آنے والے جھوٹے نبیوں کے لئے بھی دروازہ کھول دیا ہے۔

''آپ فرماتے ہیں بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ ﷺ کا خاتم ہونا بدستور رہتا ہے اور صفحہ 17 میں لکھا ہے اور اسی طرح اگر فرض کیجئے۔ آپ ﷺ کے زمانے میں بھی اسی زمین یا کسی اور زمین یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اسی وصف نبوت میں آپ کا محتاج ہوگا۔ اور صفحہ 34 میں لکھا ہے۔ اگر آپ ﷺ کے بعد بھی بالفرض کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمد میں کچھ فرق نہ

آئے گا ان کھلے بیانات کے بعد بھی کوئی دیوبندی اگر یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو اس معنی میں خاتم النبیین مانتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی ظلی ہو، یا بروزی نہیں آئے گا وہ جھوٹ بولتا ہے۔ یا اپنے اکابرین کے عقائد واقوال وبیانات کو جھٹلاتا ہے۔''

(دیوبندی اور تبلیغی جماعت کا تباہ کن عقیدہ صوفیت، صفحہ 142، 143 مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد وہابی۔ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ)

یہ تبصرہ بھی بالکل درست ہے۔

تحذیر الناس کی ایک اور گستاخانہ عبارت کا رد غیر مقلدین کے قلم سے:

غیر مقلد وہابی مولوی عبدالرؤف صاحب بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی تحذیر الناس کی ایک عبارت کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''صرف رسول اللہ ﷺ کی توہین پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین کی گئی۔ چنانچہ بانی دیوبند قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں، ''انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بہت وقتوں میں بظاہر امتی مساوی و برابر ہو جاتے ہیں بلکہ امتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں۔''

(تحذیر الناس صفحہ 52، مطبوعہ دیوبند منقول از وہابی مذہب 1/660) (احناف کی چند کتاب پر ایک نظر صفحہ 194 دارالاشاعت اشرفیہ سندھو قصور)

غیر مقلد مولوی عبدالغفور اثر صاحب اپنی کتاب ''حنفیت و مرزائیت'' کے باب چہارم میں ''غیر تشریعی و امتی نبی اور مثیل انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام بننے کے لئے چور دروازے'' میں تحذیر الناس سے قاسم نانوتوی صاحب کی یہ عبارت بھی نقل کرتے ہیں جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ

''انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔''

(حنفیت و مرزائیت، صفحہ 139 تا 141 ناشر اہلحدیث یوتھ فورس محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ، بار اوّل 1987)

اشرفعلی تھانوی کی گستاخانہ عبارت کا رد غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی کے قلم سے:

غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی صاحب، مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی کتاب ''حفظ الایمان'' میں درج ان کی مشہور گستاخانہ عبارت کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''ایک سوال کے جواب میں اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی لکھتے ہیں کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔''

(حفظ الایمان، صفحہ 13، دوسرا نسخہ صفحہ 116)

نیز دیکھئے ''الشہاب الثاقب'' صفحہ 98۔

اس گستاخانہ عبارت اور اس قسم کی دوسری عبارات کی وجہ سے احمد رضا خان بریلوی صاحب اور ان کے متبعین سخت مشتعل ہوئے اور دیوبندیوں پر فتویٰ لگا دیا۔''

(امین اوکاڑوی کا تعاقب صفحہ 9، ناشر نعمان پبلی کیشنز، ملنے کا پتہ مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

اس اقتباس میں زبیر علی زئی صاحب نے صراحتاً تسلیم کر لیا کہ علمائے اہلسنت کی طرف سے علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے اُن پر لگایا گیا فتویٰ برحق ہے۔

زبیر علی زئی صاحب اپنی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہنامہ ''الحدیث'' حضرو میں بھی تھانوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''اشرف علی تھانوی صاحب اپنی ایک مشہور کتاب میں لکھتے ہیں کہ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔''

(حفظ الایمان، صفحہ 13)

''اس انتہائی دل آزاد عبارت میں ''ایسا علم غیب'' کے لفظ سے کیا مراد ہے اس کی تشریح میں حسین احمد ٹانڈوی مدنی صاحب فرماتے ہیں کہ لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ ہے۔''

(الشہاب الثاقب صفحہ 103)

معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب نے نبی ﷺ کے علم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے معاذ اللہ یاد رہے کہ اس صریح گستاخی سے تھانوی کا توبہ کرنا ثابت نہیں ہے۔

(ماہنامہ الحدیث حضرو شمارہ نمبر 23 اپریل 2006، صفحہ 45)

زبیر علی زئی صاحب نے ماہنامہ الحدیث تھانوی صاحب کی گستاخانہ عبارت کا مزید رد کرتے ہوئے لکھا کہ

''بعض آل دیوبند نے جمیع حیوانات و بہائم اور ہر صبی و مجنون کے ساتھ بعض علوم غیبیہ کا انتساب کیا اور نبی ﷺ کے علم سے تشبیہانہ مقابلہ کیا دیکھیے اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان (مع التحریفات صفحہ 116 طبع انجمن ارشاد المسلمین لاہور) یہ سارا بیان باطل اور صریح گستاخی ہے۔''

(ماہنامہ الحدیث حضرو صفحہ 17 فروری 2013ء شمارہ نمبر 102)

وہابی، دیوبندی عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کا رد مولوی زبیر علی زئی کے قلم سے:

غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی صاحب عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کے دیوبندی قائلین کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ بُری صفات مثلاً امکانِ کذب باری تعالیٰ کا انتساب صریحاً کفر ہے اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے اور وہ تمام بُری صفات سے پاک ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ بری صفات منسوب کرتا ہے وہ کافر ہے۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا

(ماہنامہ الحدیث حضرو صفحہ 28 بابت جنوری 2006 جلد 3، شمارہ 10)

یہی زبیر علی زئی صاحب ماہنامہ الحدیث میں امکان کذب کے متعلق مزید لکھتے ہیں کہ

''گنگوہی صاحب امکانِ کذب باری تعالیٰ (یعنی دیوبندیوں کے نزدیک اللہ جھوٹ بول سکتا ہے) کا عقیدہ رکھتے تھے امکان کا مطلب ہے ہو سکنا اور کذب کا معنی جھوٹ ہے باری تعالیٰ اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں یہاں خلفِ وعید کا مسئلہ نہیں بلکہ امکانِ کذب کا مسئلہ کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا

اور اللہ سے کس کا قول سچا ہے۔ (سورہ النساء: آیت 122)

ان لوگوں کو اس بات سے شرم نہیں آتی کہ امکان کذب باری تعالیٰ کا

باطل اور گستاخانہ عقیدہ اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتے ہیں۔''

(ماہنامہ الحدیث حضرو صفحہ 45، بابت ماہ اپریل 2006 شمارہ نمبر 23)

زبیر علی زئی صاحب سرگودھا سے شائع ہونے والے شمارے ''ضرب حق'' میں بھی دیوبندی حضرات کے عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''اللہ تعالیٰ کے بارے میں آلِ دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ امکانِ کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔''

(دیکھئے تالیفات رشیدیہ صفحہ 98، علمی مقالات جلد 4، صفحہ 427)

رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے۔

''پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے کیوں نہ ہو

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(تالیفات رشیدیہ صفحہ 99) (ماہنامہ ''ضرب حق'' سرگودھا صفحہ 19، مئی 2012)

اسی مضمون میں زبیر علی زئی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

''آلِ دیوبند اور اُن کے ہمنواؤں کا امکانِ کذب باری تعالیٰ والا عقیدہ 1۔ نہ تو قرآن مجید سے ثابت ہے۔ 2۔ نہ حدیث سے ثابت ہے۔ 3۔ اور نہ اجماع امت سے ثابت ہے۔ 4۔ نہ تو یہ عقیدہ خیر القرون کے آثار سلف صالحین سے ثابت ہے اور نہ اجتہاد ابی حنیفہ سے ثابت ہے۔

(ماہنامہ ''ضرب حق'' سرگودھا صفحہ 20، مئی 2012)

زبیر علی زئی صاحب کچھ سطروں بعد امکانِ کذب کو قرآن وحدیث کے خلاف قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''یہ عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ توہین ہے لہٰذا قرآن وحدیث کے

خلاف ہونے کی بنا پر مردود ہے۔''

(ماہنامہ ''ضرب حق'' سرگودھا صفحہ 21، مئی 2012)

وہابی، دیوبندی عقیدہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا رد مولوی عبدالمنان کے قلم سے:

غیر مقلد وہابی عبدالمنان شورش صاحب نے بھی عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

''رشید گنگوہی نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بھی ممکن ہے فیصلہ آپ پر ہے کہ اللہ کو جھوٹا کہنے والے کو جھوٹا کہیں یا نہ کہیں۔''

(طمانچہ صفحہ 61، محلہ اسلام آباد چوٹی زیریں ڈیرہ غازی خان)

مولوی زبیر علی زئی اور مولوی عبدالمنان شورش سے ایک استفسار:

مسئلہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کے قائل کے متعلق غیر مقلد وہابی مولوی زبیر علی زئی صاحب نے گستاخ اور کافر ہونے کا فتویٰ جاری کیا اور غیر مقلد وہابی، مولوی عبدالمنان شورش صاحب نے اس عقیدہ کے قائل کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے اپنی کتاب ''یکروزی'' میں امکانِ کذب باری تعالیٰ کو ثابت کرنے کے لئے دلیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ

''پس لا نسلم که کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشدچه۔۔۔ والا لازم آید که قدرت انسانی ازیداز قدرت ربانی باشد''

(یکروزی مع ایضاع الحق صفحہ 145 مطبع فاروقی دہلی مطبوعہ 1297 ہجری، ایضاً صفحہ 17، فاروقی کتب خانہ، ملتان)

یعنی ''پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ بولنا محال بالذات ہو۔۔۔ ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زیادہ ہو جائے۔''

اسی صفحہ پر امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

''عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانه می شمارند و ادرا جل شانه بان مدح می کنند بخلاف اخرس و جماد۔۔۔ صفت کمال همیں است که شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب[1] می دارد''۔

(یکروزی مع ایضاع الحق صفحہ 145 مطبع فاروقی دہلی مطبوعہ 1297 ہجری ایضاً صفحہ 17-18 مطبوعہ فاروقی کتب خانہ، ملتان)

یعنی ''جھوٹ نہ بولنے کو اللہ تعالیٰ کے کمالات سے شمار کیا جاتا ہے بخلاف اس آدمی کے جو گونگا ہو۔۔۔ صفتِ کمال یہ ہے کہ اسے جھوٹ بولنے کی قدرت ہو اور وہ کسی مصلحت کے تحت (جھوٹ) نہ بولے۔''

ان اقتباسات سے ثابت ہوا کہ اسماعیل دہلوی صاحب کے نزدیک بندہ جھوٹ بولتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی جھوٹ بولنے کی طاقت رکھتا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو بندہ کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ جائے اور جو جھوٹ نہ بول سکے جیسے گونگا تو اس کی مدح نہیں کی جاتی بخلاف اس کے کہ جسے جھوٹ بولنے کی طاقت ہو لیکن وہ نہ بولے۔ (نعوذ باللہ من هذه الخرافات)

غیر مقلد وہابی مولوی عبداللہ روپڑی صاحب امکان کذب کے متعلق دیوبندی نظریہ کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''لازم آتا ہے کہ جھوٹی کلام کرنا بھی اللہ کے لئے عیب نہ ہو چہ جائیکہ اس پر قدرت عیب کی ہو غرض اس قسم کے وجوہ بہت ہیں جو دیوبندیہ کے نظریہ کو ترجیح دیتے ہیں۔''

(توحید الرحمن صفحہ 138 محدث روپڑی اکیڈمی جامعہ اہل حدیث دالگراں چوک لاہور)

اس اقتباس میں مولوی عبداللہ روپڑی صاحب دیوبندیہ کے عقیدہ امکان کذب کو درست قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا مولوی زبیر علی زئی صاحب اور مولوی

عبدالمنان شورش صاحب سے گذارش ہے کہ جس طرح عقیدہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل دیوبندی حضرات کو گستاخ کافر اور جھوٹا قرار دیا ہے بالکل اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی اور مولوی عبداللہ روپڑی صاحب کو بھی عقیدہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل ہونے کی وجہ سے کافر، گستاخ، اور جھوٹا قرار دیا جائے۔ زبیر علی زئی صاحب سے گذارش ہے کہ یہ بات مدِ نظر رہے کہ انکار کی صورت میں معقول وجہ کا بیان کرنا ضروری ہے۔ جو آپ کی دوسری تحریرات کے ساتھ متعارض نہ ہو۔

براہین قاطعہ کی عبارت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی بہت بڑی توہین ہے: مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد

غیر مقلدین کے ''محدث دوراں'' زبیر علی زئی صاحب دیوبندی کتاب ''براہین قاطعہ'' میں درج گستاخانہ عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''بعض آل دیوبند نے نبی ﷺ کے علم کی وسعت کا انکار کیا اور دوسری طرف کہا ''شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے (دیکھیے براہین قاطعہ بجواب انوارِ ساطعہ ص 55)''

اس کے کچھ سطر بعد زئی صاحب اس عبارت کو گستاخانہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''مذکورہ عبارت باطل ہے اور نبی ﷺ کے علم کا شیطان کے باطل علم سے مقارنہ کرنا آپ ﷺ کی بہت بڑی توہین ہے''۔

(ماہنامہ الحدیث حضرو صفحہ 17 فروری 2013ء شمارہ نمبر 102)

مندرجہ بالا اقتباس سے کم از کم ہمارا موقف ثابت ہوگیا کہ دیوبندی حضرات

کے ''ہم مخرج بھائی'' زبیر علی زئی صاحب کے نزدیک بھی براہین قاطعہ کی عبارت میں رسول اللہ ﷺ کی بہت بڑی توہین ہے۔ لہٰذا یہ دیوبندی عبارت زبیر علی زئی صاحب کے فتویٰ کی رو سے شدید گستاخانہ ہونے کی بنا پر کفریہ قرار پائی۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی صاحب کے دعویٰ کا رد:

غیر مقلد مولوی عبدالمنان شورش صاحب، گنگوہی صاحب کا بھی رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''مولانا گنگوہی نے تو حد ہی کر دی کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ تیری زبان غلط نکلوائے گا۔ (ارواح ثلاثہ، صفحہ 276، حکایت نمبر 308)

یہ دعویٰ نبوت نہیں تو اور کیا ہے۔ اور یہ وعدہ تو اللہ نے نبی ﷺ سے کیا تھا اب وہی دعویٰ علماء دیوبند کر رہے ہیں۔''

(طمانچہ، صفحہ 58، 59۔ ناشر عبدالمنان شورش محلہ اسلام آباد، چوٹی زیریں، ڈیرہ غازی خان)

شورش صاحب اک نظر ادھر بھی:

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کے پیر و مرشد سید احمد رائے بریلوی صاحب اپنی ہمشیرہ کے سامنے ایک دعویٰ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''اے میری بہن میں نے تم کو خدا کے سپرد کیا اور یہ یاد رکھنا کہ جب تک ہند کا شرک اور ایران کا رفض اور چین کا کُفر اور افغانستان کا نفاق میرے ہاتھ سے محو ہو کر ہر مُردہ سنت زندہ نہ ہو لے گی اللہ ربُّ العزت مجھ کو نہیں اٹھائے گا اگر قبل از ظہور ان واقعات کے کوئی شخص میری موت کی خبر تم کو دے اور تصدیقِ خبر پر حلف بھی کرے کہ سید احمد میرے رُوبرُو مر گیا یا مارا گیا تو تم اس کے قول پر ہرگز اعتبار نہ کرنا، کیونکہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ واثق کیا ہے کہ ان چیزوں کو میرے ہاتھ پر پورا کر کے

مجھ کو مارے گا۔"

(تواریخ عجیبہ موسوم بہ سوانح احمدی، صفحہ 92، مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی، 1309ھ، ایضاً صفحہ 172، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی 1968ء)

اس کے علاوہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے بھی کتاب "صراط مستقیم" میں اپنے پیرومرشد سید احمد رائے بریلوی کے بارے میں لکھا ہے کہ

"ایک دن حضرت حق جل وعلیٰ نے آپ کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دستِ قدرت میں پکڑ لیا اور کوئی چیز امورِ قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع اور بدیع تھی آپ کے سامنے کر کے فرمایا کہ ہم نے تجھے ایسی چیز عنایت کی ہے اور، اور چیزیں بھی عطا کریں گے۔"

(صراطِ مستقیم، صفحہ 221، مترجم مطبوعہ ادارہ نشریاتِ اسلام، اُردو بازار لاہور)

اس کے کچھ سطر بعد دہلوی صاحب اپنے پیر کے متعلق مزید بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی

"طرف سے حکم ہوا کہ جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا، اگرچہ وہ لکھوکھا ہی کیوں نہ ہو ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے۔"

(صراطِ مستقیم، صفحہ 222، مترجم مطبوعہ ادارہ نشریاتِ اسلام، اُردو بازار لاہور)

شورش صاحب! آپ نے امام الوہابیہ کے پیرومرشد کے بلند بانگ دعوے ملاحظہ کیے۔ بتایئے یہ بھی دعویٰ نبوت ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں، تو گنگوہی صاحب کے دعویٰ اور سید احمد رائے بریلوی صاحب کے دعووں میں فرق واضح کیجیے۔

یہ یاد رہے کہ سید احمد صاحب کے زعم کے مطابق اُن کا کوئی دعویٰ پورا نہیں ہوا۔ اس بات کا اقرار ابوالحسن علی ندوی صاحب نے بھی کیا ہے۔

غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی کی طرف سے قاری طیب کا رد:

مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد صاحب نے "بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم" نے عنوان

"ختم نبوت پر ڈاکہ" کے ضمن میں قاری طیب صاحب کی عبارت کا رد بھی کیا ہے جس میں زئی صاحب لکھتے ہیں کہ

"قاری محمد طیب دیوبندی نے لکھا ہے کہ "تو یہاں ختم نبوت کا یہ معنی سن لینا کہ دروازہ بند ہو گیا، یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔ نبوت مکمل ہوگئی وہی کام دے گی۔ قیامت تک نہ یہ کہ منقطع ہوگئی اور دنیا میں اندھیرا پھیل گیا۔

(خطبات حکیم الاسلام، جلد 1، صفحہ 39)

حالانکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت

"بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی۔"

(سنن الترمذی 2272، وقال: صحیح غریب)

دیکھا یہ کہنا کہ اندھیرا پھیل گیا تو یہ طیب صاحب کی گپ ہے۔ جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ دین اسلام کے ساتھ چاروں طرف روشنی ہی روشنی پھیل گئی ہے اور اب نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نبی والحمد للہ۔"

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، صفحہ 26، مطبوعہ مکتبہ الحدیث حضرو اٹک)

غیر مقلد ڈاکٹر طالب الرحمن کی طرف سے قاری طیب کا رد:

مشہور غیر مقلد مناظر ڈاکٹر طالب الرحمن صاحب بھی قاری طیب دیوبندی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"قاری طیب صاحب کا یہ بیان بھی ختم نبوت کی طرف پیش قدمی ہے لکھتے ہیں، "حضور ﷺ کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے۔ کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آ گیا نبی ہو

گیا۔"

(آفتاب نبوت، صفحہ 19)

غیر مقلد وہابی علما سے ایک اور استفسار:

گستاخِ رسول کے بارے میں شریعتِ مطہرہ میں کیا حکم ہے؟ جو حکم بیان کریں اُس کی روشنی میں ان تمام غیر مقلد وہابی علماء سے (جنہوں نے اکابر دیوبند کی گستاخانہ عبارات کا رد کیا ہے) سوال ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری سمیت آپ کے وہ تمام اکابر جو علماء دیوبند کی گستاخانہ کفریہ عبارات پر اطلاع کے باوجود بھی ان کے حامی رہے ان کے متعلق کیا حکمِ شرعی ہے؟ مدلل بیان کیجئے۔

نوٹ: تنگیٔ وقت کی بنا پر کتاب کی کماحقہ پروف ریڈنگ نہ ہو سکی۔ اس لئے اگر اس میں کوئی غلطی پائیں تو برائے کرم مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

(مؤلف)

نسخۂ تازہ

از نوری دارالافتاء

۱۴۳۰ھ
۲۰۰۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ المختار وعلی اٰلہ واصحابہ الاطہار۔

"حُسامُ الحرمینِ علی منحرِ الکُفرِ والمَین" جسے خود امام اہل سنت قدس سرہٗ نے ترتیب دیا کہ "خلاصہ فوائد فتوے" میں فرماتے ہیں

"ایک بندۂ خدا یہاں بین الحرمین بھی تصدیقات فتوی کی تلخیص و ترتیب میں مصروف"

اس کی زیر نظر طباعت کو حتی الامکان اعلیٰ صحت کے ساتھ اور اصلی صورت میں پیش کرنے کی خاطر بالخصوص یہ نسخے سامنے رکھے گئے (۱) "طبع مطبع اہل سنت وجماعت بریلی جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ" کہ قدیم تر نسخہ ہے۔ (۲) طبع حزب الاحناف لاہور (۳) باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ بدایوں ۱۳۷۱ھ (۴) باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ کانپور ۱۳۸۶ھ۔

حواشی سب لائے گئے جن پر کوئی نام تحریر نہ تھا وہ بھی اور جن پر "مصحح" یا "مترجم" تحریر تھا وہ بھی۔

جدید حواشی جو لکھے گئے ان میں وسطی و طرفی رموز یہ ہیں

ن نوری دارالافتاء

ق القاموس المحیط

ت تاج العروس

ص صراح

م المعجم الوسیط

سہولت کی خاطر بیشتر مقامات پر اعراب لگا دیئے گئے۔ تقریظ ۲۳ صفحہ ۱۰۲ میں ہے تحرق بہا طوائف

الطغیان یعمہون۔ تحرق دعا کے حکم میں ہو تو " فیحوروا " بتقدیر اِن مجزوم ہے یعنی اِن یُحْرَقُوا فیحوروا رِمَمًا۔ اس وقت یحوروا فعل ناقص ہوگا اور رِمَمًا رِمَّۃ کی جمع، جس کا معنی ہے بوسیدہ ہڈی۔ رہا فاء۔ تو جزا جب مضارع ہو تو شرط خواہ کچھ ہو جزا میں فاء لانا نہ لانا دونوں جائز ہے۔ شرح جامی ص۳۰۶ میں اس پر یہ آیات کریمہ تلاوت فرمائیں

اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْا اَلْفَیْنِ (پ۱۰ع۵)	اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے۔
وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰہُ مِنْہُ (پ۷ع۳)	اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلا لے گا۔

رہا یہ کہ اس صورت میں رِمَمًا الف کے ساتھ چاہیے؟ ہاں چاہیے مگر رعایت سجع کے لیے بغیر الف کے ہے جیسا کہ تقریظ ثانی عشر[۱۲] میں اَلْاَعْصَار کی رعایت سے "حُمَاۃٌ وانصار" بغیر الف کے ہے۔ اور تقریظ سابع عشر[۱۷] میں بَدْرًا کی رعایت سے الغُرّا کا ہمزہ ساقط ہوا ہے۔

یا

فاء عاطفہ ہے یحور، تحرق پر معطوف ہے اور یحور کی ضمیر فاعل کا مرجع طوائف ہے بتاویل کل واحد یا مجموع بحیثیت مجموع جیسا کہ البشیر الکامل ص۶۰ میں الجواب والجزاء وھو لا یتحقق کے تحت ہے کہ

"یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر ھو کا مرجع الجواب والجزاء بتاویل کل واحد یا بتاویل المجموع من حیث المجموع ہو۔"

اور وارِمَمًا فعل ماضی بمعنی بوسیدہ ہونا بتقدیر قد فاعل سے حال ہے۔ اور فک ادغام رعایت سجع کی خاطر ہے اس صورت میں یحور بمعنی یرجع ہے۔ ترجمہ سے یہی صورت سمجھ میں آتی ہے۔

اور ایک صورت ہے

اَرَمَّ کا یحور پر عطف۔ اور عطف ماضی بر مضارع سے اس کا بمعنی مضارع ہو جانا۔ مگر اس صورت میں یحور "ہلاک ہو جائیں" کے معنی میں ہوگا اور یہ معنی فعل میں نہیں ملتا۔ البتہ حَوْر بمعنی "ہلاک" لغت میں ہے۔

بجنوری وادیبی اذہان کی طغیانی تابشہائے حسام الحرمین کی دید کے لیے مطالبہ کُناں تھی لہذا " تابش شمشیر حرمین " کی تمہید ضروری خیال ہوئی واللہ تعالیٰ ھو المستعان بجاہ حبیبہ سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ وعلی الہ وصحبہ وحزبہ وابنہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین۔ چہار شنبہ ۹ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ / ۷ / ۱ / ۲۰۰۹ء

کلمۂ تحسین

حضرت علامہ مولینا مفتی شاہ محمد کوثر حسن رضا صاحب قبلہ قادری رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ المختار وعلی الہ واصحابہ الاطہار۔

علمائے حرمین محترمین نے جن میں حضرت مولانا عبد الحق مہاجر مکی[عہ] جیسے اردو داں عالم جلیل بھی ہیں بالاتفاق فتوے دیئے کہ دیوبندیہ اپنے کلمات کفر و توہین کے سبب کافر و مرتد ہیں ایسے کہ جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ دیوبندیہ اپنی عبارات کفریہ کے عربی ترجمہ میں جو علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش کیا گیا فنی صرفی نحوی یا محاورہ کی کوئی خامی نہ دکھلا سکے — ہزار ہاتھ پیر مار کر بھی اپنی عبارات میں کوئی اسلامی پہلو نکالنے سے عاجز و قاصر رہے اور اپنی عبارات کے متعین فی الکفر ہونے پر اپنے عجز و سکوت سے بھی رجسٹری کر گئے۔ ہندوستان و پاکستان کے علمائے اہلسنت نے بھی عبارات دیوبندیہ کو متعین فی الکفر ہی جانا اور مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ کا دیوبندیہ کو مستحق مانا " الصوارم الہندیہ " اس پر گواہ کافی ہے۔

مگر ظفر ادیبی جیسے ابنائے زمانہ — جن کے اذہان، باطل پرستوں کی بے مغز تحریروں سے مسحور اور بازاری لغتوں کی تقلید جامد سے ورا، جن کی رسائی نہیں — وہ دین اسلام و مذہب اہلسنت میں رخنہ ڈالنے کو یہ شوشہ چھوڑتے کہ دیوبندیہ کی تکفیر امام اہل سنت کی انفرادی تحقیق ہے اور چوں کہ گزشتہ باطل پرستوں کی طرح نام کا سرمایہ بھی ان کے پاس نہیں — ناچار عبارات تقویت و صراط دہلوی میں محتمل احتمال تاویل کے استفسار کے پردے میں اپنا منھ چھپاتے ہیں۔

تبرائی روافض جیسے ادوار ماضیہ کے مبتدعین جن کی تکفیر میں علمائے اہل سنت مختلف ہوئے — کیا ان مبتدعین کے کلمات ضلال میں محتمل احتمال تاویل تک ان تہی دامنوں کا دست ادراک

[عہ] یہ ساکن مبارکپور، اعظم گڑھ یوپی۔ ۱۲ منہ

رسا ہے؟ — ہاں تو ہر ہر عبارتِ ضلال میں اظہار تاویل کا ذمّہ لیں اور نہیں تو غالی روافض زمانہ منکرانِ ضروریاتِ دین کے بارے میں کیا خیال ہے؟ — کیا اگلوں میں احتمال تاویل ان پچھلوں کی عدمِ تکفیر کے لیے ڈھال ہے؟ — مسلمانوں کے لیے تو ان کے رب کی امان ہے۔ اپنے دنیوی وقار کو داغدار ہونے سے بچانے والا کوئی باطل پرست بھی ایسا احمقانہ قول نہ کرے گا۔

ویسے تقویت و صراط دہلوی میں محتمل احتمال تاویل امام اہل سنّت قدس سرہٗ کی **تحریراتِ پُرتنویر** نیز "صمصام سنیت بگلوئے نجدیت ۱۳۱۶ھ" تصنیف علّامہ قاضی عبدالوحید فردوسی شاگرد رشید حضرت تاج الفحول علّامہ شاہ عبدالقادر بدایونی (علیہما الرحمۃ) اور "جمال الایمان والایقان ۱۳۶۹ھ بتقدیسِ محبوب الرحمٰن" تصنیف شیر بیشۂ سنّت حضرت علّامہ مفتی محمد حشمت علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عیاں ہے۔

مگر اس تک رسائی کے لیے ایمانی آنکھ اور تائید و توفیق ربانی سے موفق و موئید ذہن درکار ہے — وہ یہ ابنائے زمانہ کہاں سے لائیں — خود "تحقیق الفتویٰ" جو ان تہی دستوں کی منتہائے سند ہے کلماتِ دہلوی کو لازم الکفر و متبیّن فی الکفر ہی بتاتی ہے جیساکہ "کشفِ نوری" مطبوعہ ۱۳۱۸ھ اور "تحقیق جمیل" مطبوعہ ۱۳۲۳ھ میں اس کا بیان شافی و کافی ہے — اور کچھ نہیں تو — علم وجدان احتمال وجدان عدم احتمال نہیں — اور جو عدم سے دوچار ہے اسے صاحب وجدان کا دامن تھامے[1] بغیر دین میں چارہ نہیں دعلی من لم یمیز ان یرجع لمن یمیز لبراءۃ ذمتہٖ — مگر ہے یہ کہ ان ابنائے زمانہ کو ایک مبتدی طالب علم کی سی بھی سمجھ نہیں۔ مسئول کا کوہِ گراں برسوں سے دم پر سوار، کوئی علمی بات منھ سے نکلنا دشوار — آفتابِ حق انھیں دکھائی نہیں پڑتا، حقِ واضح انہیں سوجھائی نہیں دیتا تو پاکی ہے اسے جو دلوں کو الٹ دیتا ہے۔

"تابشِ شمشیرِ حرمین" میں فقیہ مبصر حضرت علّامہ اسرار احمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے "حسام الحرمین" کی ایسی تابشوں کو جلوہ دیا جنھوں نے بجنوری و ادیبِ مُنشوں کی منتہائے سعی کو ریزہ ریزہ کر دیا نیز امام اہلِ سنّت قدس سرہٗ کے فیضان سے تھانوی "اطلاق"[2] کے علاوہ تفسیر **جلالین** سے

---

[1] فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۸۳ بحوالہ درمختار ۱۲۔ [2] صفحہ ۵۲ تا صفحہ ۵۵ ۱۲

بجنوری استدلال کے رَدِّ بلیغ کے ساتھ ساتھ **روایتِ منقولہ جلالین** کو مفاہیم حقّہ طاہرہ سے لفظ بہ لفظ تطبیق دے کر وہ **پاکیزہ معنیٰ** کیا جو ایسی تفریح و توضیح کے ساتھ اس تحریر کے غیر میں نہ ملے گا۔

"تابشِ شمشیرِ حرمین" کو میں نے از اول تا آخر بامعان نظر و غور کامل دیکھا تو اس کو تحقیقِ حق کے ساتھ بخوبی موصوف پایا۔ مولیٰ تعالیٰ اس کے مؤلف کو جزائے خیر کرامت فرمائے کہ انھوں نے دشمنانِ دین کی سرکوبی فرما کر قلوبِ مومنین کو شفا اور صدورِ منکرین کو زیادتِ غیظ و شقا بخشی فرحم اللہ من شفیٰ واستشفیٰ واغنیٰ وکفیٰ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ عبدہ المفتاق الیہ المتوکل علیہ **محمد کوثر حسن** السنی الحنفی القادری الرضوی اصلح اللہ احوالہ وجعل الی خیرٍ مآلہ وجعلہ[3] لکلّ مؤمن ومؤمنۃ آمین یا ارحم الراحمین بجاہ حبیبک الامین علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ وحزبہ وابنہ الصّلاۃ والتسلیم الیٰ یوم الدین والحمد للہ رب العلمین۔

۲۰ر محرم الحرام روز جمعہ سید الایام ۱۴۲۵ھ نوری دار الافتاء بہریا۔

---

[1] اس کے لیے صفحہ ۵۶ تا صفحہ ۶۵ ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲ [2] دعوت لہ بخیر (تاج العروس صفحہ ۳۰۹/۱۹)۔ ۱۲

تابشِ شمشیرِ حرمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَیْرِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِالتَّبْجِیْلِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

ساری خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان سے زیادہ معظم کیا اور اُن کی تعظیم وتوقیر کو رکنِ ایمان بلکہ جانِ ایمان بنایا ارشاد فرماتا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ ط (پ۲۶ع۹)

اے نبی بیشک ہم نے تمھیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

یہ رسول کا بھیجنا کس لیے ہے ــ خود فرماتا ہے ــ اس لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو ــ معلوم ہوا کہ دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی سچی تعظیم کرے وہ مسلمان ہے اور جو ان کی تعظیم سے منھ پھیرے وہ مسلمان نہیں ۔ پھر یہاں اپنے محبوب کو خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا فرمایا یعنی محبوب جو تمھاری تعظیم کرے اسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ گستاخی و بے تعظیمی سے پیش آئے اسے دردناک عذاب کا ڈر سناؤ۔

حمد اسی کے وجہ کریم کے لیے ہے جس نے اپنے محبوب کی بارگاہ میں لوگوں کے آواز اونچی کرنے یا چلانے کو آخرت کی تباہی بتایا۔ فرماتا ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پ۲۶ع۱۳)

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور اُن کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

نیز ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ (پ۵ع۸)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی

ان کی بیعت کو اپنی بیعت فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ۚ (پ۲۶ع۹)

بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر۔

اور بے شمار اُمور میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملایا فرماتا ہے

اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ ۚ (پ۱۰ع۱۶)

اونھیں دولت مند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔

اور فرماتا ہے

وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَرَسُوْلُہٗٓ ۙ (پ۱۰ع۱۴)

اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو انھیں دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول۔

اور فرماتا ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (پ۲۶ع۱۳)

اے ایمان والو اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو۔

اور فرماتا ہے

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو جب اللہ و رسول کوئی بات ان کے معاملہ میں ٹھہرا دیں تو اونھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور

ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ۝ (پ۲۲ع۲)

رسول کا وہ صریح گمراہ ہوا بہک کر ۔

اور فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ۝ (پ۲۸ع۳)

تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں۔

اور فرماتا ہے

وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدًا فِیْھَا ؕ ذٰلِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ۝ (پ۱۰ع۱۴)

اللہ و رسول زیادہ مستحق ہیں اس کے کہ یہ لوگ انہیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انہیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ و رسول سے تو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور وہی بڑی رسوائی ہے۔

اور فرماتا ہے

اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (پ۱۰ع۱۱)

جب خلوص رکھیں اللہ و رسول کے ساتھ ۔

اور فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝ (پ۲۲ع۴)

بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے تیار کر رکھی ذلت کی مار ۔

یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے مگر وہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے

یہ عظیم عزت ' بلند رفعت اور یکتا قدر و منزلت اللہ نے اپنے محبوب کی بنائی ـــــــ پھر جو بدنصیب اس سے اپنی آنکھیں اندھی کرلے اور ان کی شان میں گستاخی کی زبان کھولے اس کے کافر و بے ایمان ہونے پر خود ہی مہر فرمادی ـــ ارشاد فرماتا ہے

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ (پ۱۰ع۱۶)

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہوگئے ۔

ابن جریر و طبرانی و ابو الشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ـــــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے ' ارشاد فرمایا ـــ عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا ـــ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا ـــــ تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں ـــــ وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا ـــــ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا ـــــ اس پر اللہ عز و جل نے یہ آیت اتاری کہ ـــــ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہوگئے

یعنی

نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی ' کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے ۔

اور فرماتا ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ؕ (پ۱۰ع۱۴)

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد ۔

ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ ' امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں

انه قال فی قوله تعالیٰ ولئن سالتهم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب ۞ قال رجل من المنٰفقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذا وکذا ومایدریه بالغیب ۔

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی، اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے، اس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں ؟

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ ـــــ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلاکر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہوگیے ۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴) " ـــــ (تمہید ایمان ص۲۲، ۲۳)

یعنی

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ ـــــ وہ غیب کیا جانیں ـــــ کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ ـــــ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہوگیے

(تمہید ایمان ص۲۳ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

یعنی

جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا ہو اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی ۔

اور درود نامحدود ہو اُس محبوب رب ودود اور ان کے اصحاب و آل مسعود پر جن کی محبت اقدم، مدار ایمان ہے ـــــ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۞ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۞ (پ۱۰ع۹)	محبوب ! فرمادو کہ اے لوگو ! تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا ۔

یعنی جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔ اور وہ خود فرماتے ہیں

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۔	تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں، باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ـــــ اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں ۔" (تمہید ایمان ص۳)

بارگاہ الٰہی میں جن کی یہ عظیم عزت، بلند رفعت اور رفیع قدر و منزلت ہے دنیا جہان کے سب پیاروں اور پیاری چیزوں سے بڑھ کر جن کی محبت دل میں رکھنے پر آخرت کی سرخروئی اور کامیابی مرتب ہے ان کی شان ارفع و اعلیٰ میں **وہابیہ دیوبندیہ** نے وہ سخت و شدید **گستاخیاں** کیں اور خود اپنی **چھاپی ہوئی کتابوں** میں لکھیں کہ الامان والحفیظ ـــــ ان کی ملعون گستاخیوں اور صریح کفروں میں سے ایک ان ہی کے بدالفاظ میں یہ ہے

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے ۔" ـــــ (ص۳)

—— " اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے " —— (ص١٤)

—— " بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا " —— (ص٢٥) (" تحذیر الناس " مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند)

حالانکہ صحابہ ، ائمہ اور پوری امت مرحومہ نے خاتم النّبیین کا یہی معنیٰ سمجھا اور مانا ہے کہ حضور آخری نبی ہیں ، حضور سب میں پچھلے نبی ہیں ۔ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ بکثرت احادیث صحیحہ میں خود حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النّبیّن کا یہی معنیٰ ارشاد فرمایا ہے —— دیوبندیہ نے اسی معنیٰ کو عوام اور ناسمجھ لوگوں کا خیال بتایا یعنی تمام صحابہ وائمہ حتّٰی کہ خود حضور اقدس صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو عوام اور ناسمجھ لوگوں میں گن دیا —— یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت وشدید گستاخی اور کیسا ملعون کفر ہے ۔

پھر حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین کا صراحۃً انکار بالاجماع کفر ہے ۔ الاشباہ والنظائر میں ہے

اذا لم یعرف ان محمدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات ۔

اگر محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا ' سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریاتِ دین سے ہے ۔

دیوبندیہ نے اس عقیدۂ دینیہ ضروریہ کا اپنی کتاب " تحذیر " میں صاف صریح انکار کر کے صریح کفر اختیار کیا ۔

وہابیہ دیوبندیہ کی دوسری ملعون گستاخی ان ہی کے بد الفاظ میں یہ ہے

—— " شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے ۔ شیطان و

ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے "

(" براہین قاطعہ " مصنفہ ومصدقہ مولوی رشید گنگوہی وخلیل انبیٹھی ص٥١)

حالانکہ اللہ عزّ وجلّ اپنے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم کو خود بیان فرما رہا ہے ارشاد فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ٥ (پ٥ ع١٤)

اس نے بتا دیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۔

اور فرماتا ہے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (پ١٤ ع١٨)

اور ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو ۔

اور وہ محبوب دانائے غیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اپنے رب کی عطا کی ہوئی اس نعمت یعنی اپنی وسعت علم کو یوں بیان فرما رہے ہیں

" جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا

فَرَاَيْتُهٗ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَّ عَرَفْتُ ۔

میں نے اپنے رب عزّ وجلّ کو دیکھا اس نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں

ھذا حدیث حسن سألت محمد بن اسمٰعیل عن ھذا الحدیث فقال صحیح ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری سے اس کا حال پوچھا فرمایا صحیح ہے ۔

اسی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی معراج منامی کے بیان میں ہے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ | جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب میرے علم میں آگیا۔

(انباء المصطفےٰ بحوالہ سر واخفیٰ صـ۱۴ ۱۳۱۸ھ)

اور دوسری روایت میں ہے

فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ | جو کچھ مشرق و مغرب تک ہے سب مجھے معلوم ہوگیا۔

(الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ صـ۲۶)

مگر **دیوبندیہ** کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے **عداوت** دیکھو کہ دیوبندیہ ابلیس کے علم پر تو ایمان لاتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور ابلیس کو علم میں حضور سے معاذ اللہ زیادہ بتاتے ہیں یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت و شدید توہین اور ملعون گستاخی ہے۔

"نسیم الریاض" میں فرمایا

مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ سَابٌّ حُکْمُهٗ حُکْمُ السَّابِّ۔ | **جو کسی کو حضور اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **سے زیادہ علم والا بتائے وہ حضور کو گالی دیتا ہے اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے۔**

وہابیہ دیوبندیہ کی تیسری ملعون گستاخی ان ہی کی ملعون عبارت میں یہ ہے

__________ "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (الیٰ قولہٖ) اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے" __________

(حفظ الایمان صـ۸ مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی)

اس عبارت میں علم غیب کی دو ہی قسمیں کیں۔ ایک کل علم غیب __________ دوسرے بعض علم غیب

کل علم غیب کو عقلی و نقلی دلیلوں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے باطل بتایا __________ رہا بعض علم غیب تو اسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے باطل نہیں بتایا بلکہ حضور کے بعض علم غیب کے لیے یوں منہ بھر کر بک دیا کہ __________ اس بعض علم غیب میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو زیدؔ و عمروؔ یعنی ہر خاص و عام شخص کو بلکہ ہر صبی و مجنون یعنی ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کو بلکہ جمیع حیوانات و بہائم یعنی سب جانوروں اور چارپایوں کو بھی حاصل ہے۔

یہ کتنی گھنونی گالی اور کھلی گستاخی ہے جو دیوبندیہ کی زبان و قلم سے نکل رہی ہے دیوبندیہ کس ناپاک جرأت و جسارت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک اور عام انسانوں بچوں پاگلوں اور جانوروں کی معلومات میں برابری کر رہے اور بری تشبیہ دے رہے ہیں __________

__________ اتنی سی بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ عام انسان وغیرہ وہ مخلوقات جن کا انھوں نے نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات اگر معلوم ہوگی بھی تو **محض ظنی و تخمینی ہوگی گمان کے طور پر ہوگی۔**

غیب کی باتوں کا علم یقینی تو اصالۃً خاص انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو غیب کی جن باتوں پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بتانے ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (پ۲۹ ع۱۲) | اللہ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اور فرماتا ہے

وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ (پ۴ ع۹) | خدا اس لیے نہیں کہ اے عام لوگو! تمھیں اپنے غیب پر مطلع کردے ہاں اللہ اپنے رسولوں میں جس کو چاہے چن لیتا ہے۔

وہابیہ دیوبندیہ نے اپنی کتاب "خفض الایمان" میں قرآن عظیم کو جھٹلایا __________ بچوں پاگلوں کی ایک دو حرفی معلومات اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے چھلکتے دریاؤں میں

کچھ فرق نہ کیا اور صاف بک دیا کہ ——— بعض علم غیب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو عام انسانوں، تمام بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے معاذ اللہ۔

اللہ اللہ اے مسلمان تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ

کیا یہ الفاظ ایسے تھے کہ اللہ جل جلالہٗ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ان کے صریح گالی سخت دشنام ہونے میں کسی کلمہ گو کو ادنیٰ شک ہو سکے ——— خدارا ذرا صدق دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر آنکھیں بند کر کے کانوں میں انگلیاں دے کر گردن جھکا کر اسلامی دل کی طرف متوجہ ہو کر غور کر دیکھو ——— کیا یہ کلمات

(کہ شیطان کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے ——— نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو پچھلے نبی نہیں ان کے بعد اور نبی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ——— جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے۔)

کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں کیا ان کا کہنے والا مسلمان ہو سکتا ہے کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان رہ سکتا ہے؟ ——— نہیں نہیں لاکھ بار نہیں ——— مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا کہ یہ سب کلمات یقیناً کفر ہیں اور ان کے قائل قطعاً کافر ہیں۔

اے عزیز! ایمان، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے مربوط (اور جڑا ہوا) ہے اور آتشِ جاں سوز جہنم سے نجات اُن کی الفت پر منوط (و موقوف ہے) جو اُن سے محبت نہیں رکھتا واللہ کہ ایمان کی بو اُس کے مشام تک نہ آئی، وہ خود فرماتے ہیں

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

تم میں سے کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

محبوب بھی کیسا جانِ ایمان و کانِ احسان، جس کے جمالِ جہاں آرا کا نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب! جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لیے رحمت بھیجا، کیسا محبوب! جس نے اپنے تنِ نازک پر ایک عالم کا بار اٹھالیا، کیسا محبوب! جس نے تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کر دیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں منہمک اور لہو و لعب میں مشغول ہو اور وہ تمہاری بخشش کے لیے شب و روز گریاں و ملول۔

شب، کہ اللہ جل جلالہٗ نے آسائش کے لیے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے موقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مستِ خوابِ ناز ہے اور جو محتاج بے نوا ہے اُس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی میں دراز، ایسے سہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم بے گناہ، پاک داماں، عصمت پناہ اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ، خواب و آرام سے منھ موڑ، جبینِ نیاز آستانۂ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی! میری امت سیاہ کار ہے، درگزر فرما اور ان کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ سے بچا۔

جب وہ جانِ راحت کانِ رأفت پیدا ہوا، بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کیا اور رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ فرمایا جب قبر شریف میں اتارا، لبِ جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِیْ فرماتے تھے، بعض روایات میں ہے فرماتے ہیں جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں امتی امتی پکاروں گا۔

قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سائے کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، مَلِکِ قہار کا سامنا، عالم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمانِ بے یار دامِ آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ کچھ جواب نہ پائیں گے، اُس وقت یہی محبوبِ غمگسار کام آئے گا، قفلِ شفاعت اُس کے

زور بازو سے کھل جائے گا، عمامہ سرِ اقدس سے اُتاریں گے اور سربسجود ہو کر "امتی" فرمائیں گے۔ یہ محبوب تو ایسا ہے کہ بے اِس کی کفش بوسی کے جہنم سے نجات میسّر نہ دنیا و عقبیٰ میں کہیں ٹھکانہ متصور۔ **جانِ برادر!** اپنے ایمان پر رحم کر، خدائے قہار جبار جلّ جلالہٗ سے لڑائی نہ باندھ"

(مختصراً "قمرالتمام فی نفی الظل عن سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" صـ۷۴، ۷۶)

سنو مسلمان وہ ہیں جنہیں قرآن عظیم فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ پ ۲۸	تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اوس سے جس نے ضد باندھی اللہ اور اس کے رسول سے اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اُن کے دلوں میں ایمان اور مدد فرمائی ان کی اپنی طرف کی روح سے۔

حضور پُر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر جماؤ جو اُن کی جناب عالم پناہ میں گستاخی کرے اگر تمہارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ ہزار زبان اور لاکھ دل کے ساتھ اس سے بیزاری کرو تحاشی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لعنت کرو۔ الٰہی کلمہ گویوں کو سچا اسلام عطا کر صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وہابیہ دیوبندیہ کی وہ صریح توہینیں اور ناقابل تاویل ملعون کفر ہی تھے جن کی وجہ سے امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے "المعتمد المستند" میں قادیانیوں کے ساتھ ساتھ وہابیہ دیوبندیہ کے بارے میں بھی یہ احکام لکھے کہ

"ــــــ یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاویٰ خیریہ مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے" ــــــ (حسام الحرمین صـ۹[1])

نیز "تمہید ایمان" میں فرمایا

ــــــ "مسلمانوں کا علاقہ محبت و عداوت صرف محبت و عداوتِ خدا و رسول ہے جب تک ان دشنام دہوں (گستاخی کرنے والوں) سے دشنام (گستاخی) صادر نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سُنی تھی اُس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا ــــــ جب صاف صریح انکار ضروریاتِ دین و دشنام دہیِ رب العلمین و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سُن چکے کہ مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے ــــــ اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوامِ اہلِ اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ" (تمہید ایمان صـ۲۵)

"المعتمد المستند" سے وہابیہ دیوبندیہ اور قادیانیہ کی تکفیر کے بیان والا حصہ ان کی اصل کتابوں اور فوٹو فتوائے گنگوہی سمیت ۲۱ر ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۳ھ[1] روز پنجشنبہ کو اس وقت کے مکہ مکرمہ کے علمائے اہلِ سنّت کے سامنے نیز ۵ر ربیع الآخر شریف ۱۳۲۴ھ[2] کو مدینہ طیبہ کے علمائے اہلِ سنّت کے سامنے پیش کر کے ان حضرات سے استفتاء کیا گیا کہ

ــــــ "آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا ــــــ جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے" ــــــ

ان حضرات نے نہایت خوش اسلوبی اور جوش دینی سے "المعتمد المستند" کی تصدیقیں فرمائیں اور وہابیہ دیوبندیہ قادیانیہ کے قطعی اجماعی کافر و مرتد ہونے کے فتاوے دیئے جنہیں "حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین" میں دیکھا جا سکتا ہے۔

---

[1] حسام الحرمین صـ۹۲ و شمع منور رہ نجات صـ۱۳۵ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی ۱۲

[2] شمع منور رہ نجات صـ۱۳۵ نیز چار تصدیقات مدینہ طیبہ میں ۵، ۷، اور ۸ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ کی تاریخیں ہیں ۱۲ منہ

نیز ہندوستان پاکستان کے ڈھائی سو سے زیادہ علماء و مشایخ نے وہابیہ دیوبندیہ کی تکفیر پر جو مہر تصدیق ثبت کیں وہ "الصوارم الہندیہ" میں موجود ہیں۔

ان دونوں مبارک کتابوں کو رد کرنے اور اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے وہابیہ دیوبندیہ نے "المہنّد" اور "برارۃ الابرار" جیسی مکر و فریب، افترا و بہتان اور جھوٹ سے لبریز کتابیں لکھیں "**شمعِ منورہ نجات**" شیر بیشۂ سنّت حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ **حشمت علی** خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی وہ مبارک کتاب ہے جو بمدرسہ ضلع فیض آباد میں کی ہوئی آپ کی تقریروں کا خلاصہ ہے۔ وہابیہ دیوبندیہ نے فیض آباد **کورٹ** میں جب آپ کے خلاف مقدمہ دائر کیا تو یہی خلاصہ خود تحریر کرکے آپ نے کورٹ میں پیش فرمایا اور **وہابیہ دیوبندیہ پر ڈگری** حاصل کی۔

اسی مبارک کتاب "شمعِ منورہ نجات" میں آپ فرماتے ہیں

"— وہابیت دیوبندیت کے پرچارک جگن پور ڈاکخانہ رونا ہی ضلع فیض آباد کے اردو ٹیچر عبدالرؤف خاں نے پانچ سو اڑتالیس [۵۴۸] صفحات کی جو یہ مبسوط و ضخیم کتاب "برارۃ الابرار عن مکائد الاشرار" چھ سو سولہ [۶۱۶] وہابیوں دیوبندیوں کے دستخطوں کے ساتھ مدینہ برقی پریس بجنور میں رنگون کے وہابیۂ دیوبندیہ کے روپے سے جو اپنے وقت میں مالداری کے لحاظ سے شدّاد و قارون کی یادگار ہیں چھپوا کر شائع کرائی ہے اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۰ سے ۳۱۰ تک میں آپ کو مولوی ابوالوفا شاہجہاں پوری صاحب کا فتویٰ ابھی دکھا چکا ہوں ملاحظہ فرمایئے اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ٹیچر صاحب لکھتے ہیں

"— ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے اور محفلِ میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے" —

الکبریاء للہ ان وہابیوں دیوبندیوں کو حضور اقدس خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے کس قدر کھلی ہوئی عداوت و دشمنی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور

شیطان ملعون کے لیے تو ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت بتا دیا لیکن حضور اقدس محبوبِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے صرف محفل میلاد اقدس ہی میں تشریف لانے کا نصِ قطعی سے ثبوت ہونے کا قطعاً انکار کر دیا اور طرّہ یہ کہ اسی کفری مضمون کو "براہینِ قاطعہ" کی اس صفحہ ۵۱ والی کفری عبارت کا مطلب بتایا ہے۔

نان پارہ ضلع بہرائچ شریف کی جامع مسجد میں جو معرکۃ الآرا **مناظرہ** دیوبندی کفریات پر میں نے مولوی نور محمد صاحب ٹانڈوی کے ساتھ کیا تھا اس میں جب یہ عبارت میں نے پیش کی تو مولوی ٹانڈوی صاحب بھونچکا ہو کر مبہوت رہ گیے کچھ دیر سوچ کر بولے یہ عبارت "براہین قاطعہ" کے صفحہ ۵۰ سے ادھوری اور ناقص لی گئی ہے اس لیے اس کتاب میں اس عبارت کا صحیح مطلب نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ البتہ "براہین قاطعہ" کے صفحہ ۵۰ پر یہ پوری کامل عبارت درج ہے وہاں اس کا صحیح مطلب بالکل واضح ہے۔ میں نے فوراً "براہین قاطعہ" کا صفحہ ۵۰ کھول کر ان کے آگے رکھ دیا اور کہا براہِ کرم وہ پوری عبارت اس میں دکھا کر صحیح مطلب بتا دیجیے۔ مولوی ٹانڈوی نور محمد صاحب چُندھیا سے گیے اور کچھ جواب نہیں دے سکے۔ بالآخر جواب سے عاجز و مجبور ہو کر پولیس کو اندیشۂ فساد کی جھوٹی رپورٹیں دلوا کر بذریعۂ پولیس یہ زبردست مناظرہ بند کرا دیا اور اس طرح لاجواب اعتراضات قاہرہ سے اپنا پیچھا چھُڑا لیا۔

کہنا یہ ہے کہ اس کتاب "برارۃ الابرار" پر دستخط کرنے والے چھ سو سولہ [۶۱۶] وہابیہ دیوبندیہ جن کے فتوے اس کتاب میں چھپے ہیں جو اس کتاب کے مضامین کو درست مانتے ہیں ان سب حضرات کا عقیدہ اس عبارت سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان لعین کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت مانتے ہیں لیکن جو شخص رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو یہ مانے کہ جہاں محفل میلاد شریف ہوتی ہے وہاں بحکم الٰہی تشریف فرما ہوتے ہیں اس بےچارے کو یہ حضرات وہابیہ دیوبندیہ مشرک و بے ایمان جانتے ہیں ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

لیکن پیچھا تو پھر بھی نہیں چھوٹا۔ میں ابھی سُنا چکا ہوں کہ وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام "تقویۃ الایمان" کا فتویٰ ہے کہ

"جو کسی نبی و ولی کو پیر و شہید کو کسی امام اور امام زادے کو کسی بھوت اور پری کو کسی جن اور شیطان کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانے وہ ہر طرح مشرک و کافر ہے خواہ یہ حاضر و ناظر ہونے کی صفت اس کے لیے ذاتی مانے یا اللہ کی دی ہوئی مانے دونوں صورتوں میں شرک و کفر ثابت ہے ــــــ"

تو اب بے چارے سنّی مسلمانوں کو مشرک و کافر بنانے والے یہ چھ سو سولہ (۶۱۶) حضرات مولویان **وہابیہ دیوبندیہ خود اپنے ہی عین اسلام "تقویۃ الایمان" کے فتوے سے مشرک و کافر ہوگیے** ــــــ لہذا **"براءۃ الابرار"** کتاب ساری کی ساری **مردود و نامعتبر ہوگئی** کیوں کہ **مشرکوں کی تصنیف** ہے۔ سچ ہے چاہ کن راچاہ درپیش[۱] وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ بُرا مکر کرنے والے کا مکر خود اسی پر پلٹ پڑتا ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ــــــ"

(شمع منور رہ نجات ص۱۱۶ تا ص۱۱۸ مطبوعہ رضا اکیڈمی)

نیز فرماتے ہیں

ــــــ "موضع بسڈیلہ ڈاکخانہ دودھارا ضلع بستی کے مناظرے میں بھی مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری صاحب نے جو جلسۂ مناظرہ میں وہابیوں دیوبندیوں کے صدر بنے ہوئے تھے یہی (براءۃ الابرار نامی) ناپاک کتاب مناظر وہابیہ دیوبندیہ مولوی عبداللطیف مئوی صاحب سے میرے آگے پیش کروائی میں نے باعانۃ اللہ تعالیٰ وبعنایۃ حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم اس پر اتنا ہی رد کر دیا کہ اس کے صفحہ ۵۰ پر ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان رجیم دونوں کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کو نصِّ قطعی سے ثابت لکھ دیا ہے تو خود وہابیوں **دیوبندیوں کے عین** اسلام **"تقویۃ الایمان"** ہی کے **فتوے** سے یہ کتاب **"براءۃ الابرار"** **مشرک** و کافر کی **تصنیف** اور مردود مطرود و **نامعتبر ہوگئی**۔

---

[۱] کنواں کھودنے والے کو خود کنوئیں کا سامنا ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

میں نے جو یہ مختصر رد کیا تھا اس کا جواب نہ مولوی ابوالوفا صاحب دے سکے نہ مولوی عبداللطیف صاحب دے سکے ــــــ اس مناظرے میں پچاسی (۸۵) مولوی صاحبان اکٹھا ہوگیے تھے ان میں سے بھی کوئی صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وعلیٰ حبیبہٖ وآلہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" (شمع منور رہ نجات ص۱۲۱)

"حسام الحرمین" میں علمائے حرمین شریفین کے سامنے دیوبندی گستاخیوں کی اصل عبارتیں پھر ان کے **محاورۂ عرب** کے مطابق صحیح صحیح **ترجمے** ان کی **اصل** کتابوں **سمیت** پیش کر کے علمائے حرمین شریفین سے **استفتا** کیا گیا دیکھیے "حسام الحرمین" ص۴۳، ۴۴

یا سادا تنا بینوا نصراً لدین ربکم ان ھؤلاء الذین سماھم ونقل کلامھم (وھا ھو ذا نبذ من کتبھم کالاعجاز الاحمدی وازالۃ الاوھام للقادیانی وصورۃ فتیا رشید احمد الکنکوھی فی فوتو غرافیا والبراھین القاطعۃ حقیقۃ لہ ونسبۃ لتلمیذہٖ خلیل احمد الانبھتی و حفظ الایمان لاشرفعلی التانوی معروضات مضروب بخطوط ممتازۃ علی عباراتھا المردودات) ھل ھم فی کلماتھم ھذہٖ منکرون لضروریات الدین ، فان کانوا وکانوا کفاراً مرتدین ، فھل یفترض علی المسلمین اکفارھم کسائر منکری الضروریات ، الذین قال فیھم العلماء الثقات ، من شک فی کفرہٖ وعذابہٖ فقد کفر۔

اے ہمارے سردارو ! اپنے رب عزّ وجلّ کے دین کی مدد کو بیان فرمائیے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا اور ان کا کلام نقل کیا (اور ہاں یہ ہیں کچھ **ان کی کتابیں** جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہینِ قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان کہ **ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گئے ہیں**) آیا یہ لوگ **اپنی ان باتوں** میں **ضروریاتِ دین کے منکر** ہیں اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

اس استفتا میں **قابلِ غور** یہ بات ہے کہ دیوبندیہ کا **منکرِ ضروریات دین** ہونا پوچھا گیا اور

منکر ضروریات دین اسی کو کہتے ہیں جو انکار ضروریات کا **التزام** کرے ضروریاتِ دین کا صراحۃً انکار کرے اور بنابریں اس کی **تکفیر، قطعی کلامی اجماعی** ہو جیسا کہ استفتاء کے الفاظ اس پر صاف ناطق ہیں کہ فرمایا

کسائر منکری الضروریات الذین قال فیھم العلماء الثقات من شکّ فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔	جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

جواب میں **علمائے حرمین شریفین** نے "المعتمد المستند" پر **تقریظیں** لکھیں، **تصدیقیں** فرمائیں تو **دیوبندیہ** اور ان کی **بولیوں** پر جو **احکام** "**المعتمد المستند**" میں امام اہل سنّت قدس سرہٗ نے لکھے ازراہِ **تقریظ و تصدیق** وہ سب **احکام، دیوبندیہ** اور ان کے اقوال پر **علمائے حرمین شریفین کی طرف سے بھی ہوئے** ـــــ یعنی علمائے حرمین شریفین کے نزدیک بھی استفتاء میں مذکور دیوبندیہ کی بولیاں دیوبندیہ کے الفاظ و کلمات معنیٔ کفر میں صاف صریح متعین ناقابل تاویل ہیں اور دیوبندیہ اپنی ان بولیوں میں ضروریات دین کا صراحۃً التزاماً انکار کرنے والے ہیں ـــــ دیوبندیہ کا کفر، کفر صریح اور اس کفر کی بنا پر دیوبندیہ کی تکفیر، تکفیر قطعی کلامی اجماعی ہے کہ جو دیوبندیہ کے اقوال پر آگاہ ہو کر دیوبندیہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ـــــ حتیٰ کہ بعض علمائے حرمین شریفین نے مزید وضاحت کے لیے خود اپنے الفاظ میں یہ دہرایا کہ

ھو کما قال ذلک الھمام یوجب ارتدادھم۔	واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان **لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں۔**

(حسام الحرمین صـ۱۲۵ تقریظ مولانا علی بن حسین مالکی)

مانقلہ من الاقوال الفظیعۃ عن اھل ھذہ البدعۃ الشنیعۃ کفر صراح۔	وہ **ہولناک بولیاں** جو اُن بُری بدمذہبی والوں سے (امام اہلسنّت نے) **نقل کیں وہ صریح کفر ہیں۔**

(حسام الحرمین صـ۱۶۵ تقریظ مولانا سید احمد جزائری)

قد اطلعت علی کلام المضلین الحادثین الاٰن فی بلاد الھند فوجدتہ موجبا لردتھم۔	میں ان گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے تو میں نے پایا کہ **ان کے اقوال** ان کے **مرتد** ہو جانے کو **واجب** کر رہے ہیں۔

(حسام الحرمین صـ۱۳۲ تقریظ مولانا محمد جمال بن محمد)

من قال بھذہ الاقوال معتقدا لھا کما ھی مبسوطۃ فی ھذہ الرسالۃ لاشبھۃ انہ من الکفرۃ لدیٰ کل عالم من المسلمین۔	جو ان **اقوال کا معتقد** ہو جن کا حال اس رسالے میں مشرح لکھا ہے وہ **بیشک بالاجماع کافر ہے۔**

(حسام الحرمین صـ۹۶، ۹۷ تقریظ مولانا ابو الخیر میرداد)

مگر "**المہنّد**" "حسام الحرمین" کے بالکل برعکس ہے "المہنّد" میں حفظ الایمان و براہین و تحذیر کی عبارتوں، ان کے ترجموں کا نام و نشان تک نہیں بلکہ "المہنّد" نے دیوبندی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں **الٹا اقرار کفر اپنوں کے سر دھر دیا۔**

وہ کیسے؟ ـــــ گوش شنوا و دیدۂ انصاف سے سنیے دیکھیے ـــــ شیر بیشۂ سنّت علیہ الرحمۃ و الرضوان فرماتے ہیں

ـــــ "مولوی خلیل احمد انبہٹی صاحب نے غضب بالائے غضب تو یہ ڈھایا، ستم بر ستم تو یہ توڑا کہ "المہند" میں نہ تو حفظ الایمان تھانوی کی اس عبارت صـ۸ کا عربی ترجمہ دیا نہ "براہین قاطعہ" گنگوہی کی اس عبارت صفحہ ۵۱ کا عربی ترجمہ لکھا نہ "تحذیر الناس" نانوتوی کے صفحہ ۳ و ۱۴ و ۲۸ کی ان عبارتوں کے عربی ترجمے لکھے ـــــ بلکہ ـــــ بالکل نئی نئی انوکھی نرالی عبارتیں لکھدیں جو دنیا بھر کی کسی "حفظ الایمان" کسی "براہین قاطعہ" کسی "تحذیر الناس" میں قطعاً نہیں اور کمال بے باکی کے ساتھ کسی عبارت کو لکھ دیا کہ ـــــ یہ ہماری "براہین قاطعہ" کے مضمون کا خلاصہ ہے ـــــ کسی عبارت کو کہدیا کہ ـــــ یہ "تحذیر الناس" کے مضمون کا خلاصہ ہے ـــــ کسی عبارت کو لکھنے کے بعد کہدیا ـــــ مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا۔

کہنا یہ ہے کہ اگر مولوی انبہٹی صاحب کے نزدیک ان عباراتِ "حفظ الایمان" صـ۸ و "براہین قاطعہ" صـ۵۱

و "تحذیر الناس" ص۳ ص۱۴ ص۲۸ میں کوئی کفر نہ تھا تو ان کو ڈر کس بات کا تھا۔ ان پر لازم تھا کہ وہی اصل عبارتیں علمائے حرمین طیبین کے سامنے پیش کرتے ان کے صحیح ترجمے عربی میں لکھتے پھر ان عبارتوں کے جو صحیح مطلب ان کے نزدیک تھے وہ بتاتے اور پھر ان حضرات سے پوچھتے کہ ان عبارتوں کے یہی مطلب ہیں یا نہیں؟ اور یہ عبارتیں کفر سے پاک ہیں یا نہیں؟ ــــــ اور جب مولوی انبہٹی صاحب نے ایسا نہیں کیا تو ثابت ہوگیا کہ خود مولوی انبہٹی صاحب کو بھی قطعی یقین تھا کہ عبارات "حفظ الایمان" ص۸ و "براہین قاطعہ" ص۵۱ و تحذیر الناس" ص۳ ص۱۴ ص۲۸ میں یقیناً کفریات بھرے ہوئے ہیں۔ اگر پھر انہیں عبارتوں کو علمائے حرمین شریفین کے سامنے عربی میں ترجمہ کرکے پیش کر دیا جائے گا تو پھر وہی کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت کے فتوے صادر ہوں گے جو "حسام الحرمین شریف" میں صادر ہو چکے ہیں۔

ــــــ اسی لیے اور صرف اسی لیے مولوی انبہٹی صاحب اس بات پر مجبور ہوئے کہ اُن اصل عبارتوں کو چھپائیں اُن کے عربی ترجمے بھی علمائے حرمین کریمین کو نہ دکھائیں اور بالکل نئی نرالی انوکھی عبارتیں اپنے جی سے گڑھ کر پیش کر دیں اور کہہ دیں کہ حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس کے مضامین کے یہی خلاصے یہی مطالب ہیں ــــــ پھر مولوی انبہٹی صاحب کی اس حرکت پر مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کے بھی تصدیقی دستخط ہیں تو وہابیوں دیوبندیوں کی اسی مایۂ ناز کتاب "المہنّد" ہی سے ثابت ہوگیا کہ حفظ الایمان ص۸ و براہین قاطعہ ص۵۱ و تحذیر الناس ص۳ ص۱۴ ص۲۸ کی ان عبارتوں میں خود تھانوی و انبہٹی صاحبان کے نزدیک بھی یقیناً کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت ہے اور ان کے لکھنے والوں پر کافر مرتد بے دین وہابی ہونے کے جو فتوے حسام الحرمین شریف میں صادر فرمائے گیے ہیں وہ قطعاً بلاشبہہ حق و صحیح و درست ہیں" ــــــ (شمع منورہ نجات ص۱۴۲ تا ۱۴۳)

یہ قاہر رَدّ شیر بیشۂ سنّت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اوّلاً "رَدّ المہنّد" ص۱۲ میں فرمایا پھر راندیر سورت میں دیوبندی مولوی محمد حسین کے ساتھ اسی کے مدرسہ محمدیہ میں مناظرہ کرتے ہوئے یہ قاہر رَدّ فرمایا جس میں مزید فرمایا کہ

ــــــ "ورنہ اسی بات پر فیصلہ ہے کہ "حسام الحرمین شریف" میں حفظ الایمان تھانوی و براہین قاطعہ گنگوہی و

تحذیر الناس نانوتوی کی جن عبارتوں پر مکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت کے فتوے دیئے ہیں "المہنّد" کی اصل عربی میں ان عبارتوں کے عربی ترجمے اور "المہنّد" کے اردو ترجمے میں وہ اصل عبارتیں دکھا دیجیے" ــــــ (شمع منورہ نجات ص۱۴۴)

دیوبندی مولوی ابو الوفا شاہجہاں پوری کے ساتھ فیض آباد کورٹ کے مناظرہ میں بھی حضرت شیر بیشۂ سنّت نے یہی قاہر رَدّ فرمایا۔ اور پھر راندیر میں دیوبندیہ کی اِس قاہر رَدّ پر کیا حالت ہوئی اس کا تذکرہ فرمایا کہ

ــــــ "مولوی راندیری صاحب ان عبارات حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس میں سے نہ تو کسی عبارت کا عربی ترجمہ "المہنّد" کی اصل عربی میں اور نہ کوئی اصل عبارت "المہنّد" کے اردو ترجمے میں دکھا سکے اور نہ کبھی کوئی وہابی دیوبندی مولوی صاحب قیامت تک دکھا سکتے ہیں اور مدرسۂ محمدیہ تو اس وقت وہابی دیوبندی مولوی صاحبوں سے بھرا ہوا تھا ــــــ ان میں کے مشہور لوگوں کے نام یہ ہیں ــــــ مولوی عزیز گل کابلی، مولوی مہدی حسین شاہجہانپوری، مولوی ابراہیم راندیری، مولوی احمد اشرف راندیری، مولوی اسمٰعیل بسم اللہ، مولوی اسمٰعیل صادق، مولوی عبد الرحیم راندیری صاحبان سب کے سب خاموش و دم بخود رہ گیے فللہ الحمد وعلی حبیبہ والہ الصلوٰۃ والسلام" ــــــ (شمع منورہ نجات ص۱۴۴)

"المہنّد" کی مُہروں کا حال

ــــــ "المہنّد" نے علامہ برزنجی کے رسالہ "تنقیف الکلام" کے اوّل سے ایک عبارت نقل کی اور ایک عبارت بیچ میں سے نقل کی اور ایک عبارت آخر میں سے نقل کی اور باقی رسالہ پورے کا پورا ہضم کر لیا اور اس کو "المہنّد" کی تقریظ بتایا ــــــ کہیے یہ کھُلا ہوا فریب اور دھوکا ہے یا نہیں؟ ــــــ

برزنجی صاحب کے اس رسالہ پر تیئیس مہریں تھیں وہ تیئیس مہریں سب کی سب "المہنّد" پر اتاریں کیا یہ انبہٹی صاحب کا ڈبل فریب نہیں۔ کیا ہر شخص اس طرح اپنی کتاب پر دنیا بھر کی کتابوں سے مہریں نہیں اتار سکتا ہے ــــــ اسی "المہنّد" کے صفحہ ۶۶ و ۶۷ پر مفتیٔ مالکیہ اور

ان کے بھائی صاحب کی تقریظیں چھاپی ہیں اور بمصداق چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد[1] - یہ بھی لکھ دیا کہ

"مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے بحیلۂ تقویت کلمات واپس لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے اون کی نقل کرلی گئی تھی سو ہدیۂ ناظرین ہے"——

کیا انبہٹی صاحب سے سیکھ کر اسی طرح ایک شخص اپنی تحریر پر دنیا بھر کے موافق و مخالف تمام علما کی تقریظیں چھاپ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان حضرات نے بعد اس کے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تصدیقات کو بحیلۂ تقویت کلمات واپس لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے ان کی نقلیں کرلی گئیں تھیں سو ہدیۂ ناظرین ہیں۔

پھر یہ بات بھی قابل ملاحظہ ہے کہ اگر مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے انبہٹی صاحب کا مکر و فریب معلوم کرنے کے بعد اپنی تقریظوں کو واپس لے لیا تو وہ "المہند" کے مقرظ و مصدق ہی نہیں رہے پھر ان کی تصدیق چھاپنا کتنی بڑی بے ایمانی ہے اور اگر مخالفین کی خوشامد کی وجہ سے انھوں نے حق کو چھپایا تو وہ حضرات معاذ اللہ حق پوش باطل کوش ٹھہرے پھر بھی ان کی تقریظ کو چھاپنا کتنی بڑی بد دیانتی ہے" (مناظرہ ادری ص۱۵ تا ص۱۶)

یہ رد بالغ "رادّ المہند" میں ۳۶ویں، ۳۷ویں نمبر کے تحت بھی ص۱۸ سے دیکھا جاسکتا ہے۔

"المہنّد" کی حالتِ زار

"مکہ معظمہ کے مفتی حنفیہ کے دستخط اور مہر "المہند" پر نہیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر انبہٹی جی کی مکاری کھل گئی اور انھوں نے اس کی تصدیق نہیں فرمائی حالانکہ "حسام الحرمین" میں ان کی تقریظ موجود ہے۔

حضرت شیخ الدلائل مولانا مولوی شاہ عبدالحق صاحب الٰہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریظ شریف "حسام الحرمین" میں موجود ہے اور "المہند" پر ان کے دستخط بھی نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت شیخ الدلائل عربی اردو دونوں زبانیں جانتے اور دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے بخوبی واقف تھے اگر انبہٹی جی ان کی خدمت میں

[1] چور کتنا دلیر ہے کہ ہاتھ میں چراغ لیے ہوئے ہے۔ ۱۲ منہ

حاضر ہوتے تو ان کی ساری دجالی کالفاف حضرت ہی کھول ڈالتے اس لیے ان کے دستخط بھی نہیں لیے گئے یہ بھی کذابی کی دلیل ہے۔

مدرسہ صولتیہ جو مکہ مکرمہ میں تھا اس کے مدرسین اکثر دیوبندیہ کے عقائد سے واقف تھے ان میں کے بعض حضرات نے "حسام الحرمین" پر تقریظ لکھی مگر "المہند" میں ان میں سے کسی کے دستخط بھی نہیں یہ بھی کذابی کی دلیل ہے"——

(رادّ المہند ص۱۱۷، ۱۱۸ شائع کردہ ازہبی)

"المہنّد" کی دن دہاڑے آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش

"جب انبہٹی جی نے دیکھا کہ کھایا اور کال بھی نہ کٹا اس قدر کذب و فریب کے بعد بھی حرمین شریفین سے کچھ زائد مہریں نہیں ملیں تو مجبوراً اپنے جرگہ کے دیوبندیوں سے ہی تقریظیں لکھوا کر ان کے ترجمے کر کے چھاپ دیں اور اس طرح "حسام الحرمین شریف" کی نقل اتاری مگر بات تو یہ ہے کہ

"المہند" نقل میں ہے کچھ نہ کم   آنچہ آدم می کند بوزینہ ہم

جس قدر دیوبندی وہابیوں کی تقریظیں "المہند" پر ہیں ان کے نام یہ ہیں محمود حسن[1] دیوبندی احمد حسن[2] امروہی عزیز الرحمٰن[3] دیوبندی دیوبندی دھرم کے حکیم الامۃ اشرف علی[4] تھانوی محمود حسن[5] دیوبندی قدرت اللہ[6] مرادآبادی حبیب الرحمٰن[7] دیوبندی قاسم[8] نانوتوی لخت جگر محمد احمد نانوتوی غلام رسول[9] مدرس دیوبند سہول[10] مدرس دیوبند عبدالصمد[11] بجنوری مدرس دیوبند محمد اسحٰق[12] سنھوری ریاض الدین[13] میرٹھی امام الوہابیہ[14] کے نئے خلیفہ اور جمعیۃ الوہابیہ کے صدر کفایت اللہ شاہجہاں پوری ضیاء الحق[15] مدرس امینیہ دہلی محمد قاسم[16] مدرس امینیہ دہلی عاشق الٰہی[17] میرٹھی سراج احمد[18] مدرس سردھنہ ضلع میرٹھ محمد اسحٰق[19] میرٹھی حکیم مصطفیٰ[20] بجنوری رشید احمد[21] گنگوہی کے دلبند مسعود احمد گنگوہی محمد یحییٰ[22] سہسرامی مدرس مظاہر علوم سہارن پور کفایت اللہ[23] گنگوہی عبدالرحیم[24] رائے پوری —— ملاحظہ ہو چنے ہوئے دیوبندیوں وہابیوں سے تقریظیں لکھوائیں اور ترجمہ کے ساتھ چھپوائیں تاکہ دیکھنے والا سرسری نظر سے دیکھ کر تو شبہہ میں پڑ جائے کہ آہا "المہند" پر بھی بہت سے علماء کی مہریں ہیں"—— (رادّ المہند ص۱۲)

"المہنّد" پر حرمین طیبین کی قابلِ اعتماد ایک مہر بھی نہیں

"المہند" پر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کی کل اکتیس[31] مہریں ہیں ان میں دو[2] تو مفتی مالکیہ اور ان کے

بھائی صاحب کی مُہریں فرضی ثابت ہوئیں اور ایک مُہر مفتی برزنجی کی ان کے رسالہ سے اتاری گئی ہے تیئیس[۲۳] اس کے ساتھ کی "المہند" پر نہیں علامہ برزنجی کے رسالہ[۱] پر ہیں اور ایک محمد صدیق افغانی کی ہے ایک کسی محب الدین مہاجر کی ہے تو "المہند" پر حرمین شریفین کی نہ رہیں مگر تین مُہریں"۔ (راد المہند ص۱۹)

پھر حاشیہ میں فرمایا

"ان تین کا بھی حال یہ ہے کہ علامہ شنقیطی نے تو "المہند" ہی کا رَد لکھا اور احمد رشید خاں نواب میں نواب اور خاں بتا رہا ہے کہ یہ بھی کوئی المہند ہی ہیں انبہٹی جی کی تلبیس ہے کہ نواب کو نام کے بعد ڈال دیا۔ اب رہے علامہ محمد سعید بابصیل تو ان کی تقریظ پوری نقل نہیں کی بلکہ کتر بیونت کاٹ چھانٹ کر کے خلاصہ لکھا جس کا صفحہ ۲۰ پر اقرار بھی ہے تو "المہند" کے پاس ایک سر بھی قابلِ اعتماد نہیں رہی۔ ۱۲ منہ"۔ (راد المہند ص۱۹)

پھر آگے فرمایا

"یہی "المہند" تھی جسے راندیر کے دیوبندیہ لے کر بہت ناز سے اچھلتے تھے کہ "المہند" میں حرمین شریفین کی پچاس مُہریں ہیں جب اصل واقعہ انہیں اچھی طرح کھول کر دکھا دیا گیا تو سب ساکت و مبہوت ہو گئے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ انبہٹی جی "المہند" کے ساتھ ردِّ وہابیہ میں بھی کوئی رسالہ لکھ کر لے گئے تھے جن پر "المہند" کا جادو چل گیا اُن سے "المہند" پر تقریظ لکھوائی اور جہاں فریب و مکر سے کام بنتا نہ دیکھا وہاں رَدِّ وہابیہ کا رسالہ پیش کر کے اس پر تقریظ لکھوائی اور ہندوستان آ کر وہ سب مہریں "المہند" پر چھاپ دیں۔ چنانچہ دمشق کے علامہ شیخ مصطفےٰ بن احمد شطی حنبلی کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے

"خاصانِ خدا میں سے جناب عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کے لیے"۔

اسی طرح علامہ شیخ محمود رشید عطار کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے

---

[۱] یعنی "تنقیف الکلام" جس کے اول آخر اور بیچ سے ایک ایک عبارت نقل کر کے اسے "المہند" کی تصدیق بتایا جیسا کہ ص۳۲ پر "مناظرہ ادری" اور "راد المہند" سے گذرا۔ ۱۲ منہ

"میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر، پس پایا اس کو جامع ہر باریک و باعظمت مضمون کا۔ جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر"۔

ان دونوں عبارتوں سے صاف ثابت ہوگیا کہ ان دونوں صاحبوں نے کسی ایسے رسالہ پر دستخط کیے تھے جو وہابیوں کے رَد میں تھا اور ظاہر ہے کہ "المہند" وہابیوں کے رَد میں نہیں بلکہ دیوبندیوں کے اوپر سے وہابیت کا الزام دور کرنے میں ہے تو ظاہر ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے "المہند" پر مہریں نہیں کیں بلکہ انبہٹی جی نے ردِّ وہابیہ کے رسالہ پر حاصل کیں اور اس پر سے "المہند پر اتارلیں۔

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا اے ظالم ؎ تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

(۴۰) جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ انبہٹی جی نے رسالہ رَدِّ وہابیہ پر بھی کچھ مُہریں لیں اور اس پر سے "المہند" پر اتارلیں تو اب جتنی تقریظیں ایسی ہیں جن میں مضمون کا تذکرہ نہیں صرف اتنا لکھ کر تصدیق کر دی ہے کہ ہم نے یہ رسالہ دیکھا اسے صحیح پایا وغیرہ وہ سب اعتبار کے قابل نہیں رہیں کیا معلوم وہ مُہریں بھی رَدِّ وہابیہ ہی کے رسالہ پر سے "المہند" پر اتاری گئی ہوں"۔

"المُہنّد" کی دجّالیاں مکّاریاں

"ہاں اشرفعلی تھانوی و خلیل احمد انبہٹی و مرتضیٰ حسن دربھنگی و مبلغ وہابیہ ایڈیٹر النجم عبدالشکور کاکوروی و محمد حسین راندیری و غلام نبی تاراپوری و احمد بزرگ ڈابھیلی اور تمام وہابی دیوبندی صاحبان آپ لوگ ملاحظہ فرمائیے آپ صاحبوں کی مایۂ ناز "المہند" کیسی کیسی دجالیاں کر رہی ہے

اپنے[۱] دھرم کے پیشواؤں کی اصل عبارتیں پیش نہ کرنا اپنا[۲] عقیدہ اپنی مذہبی کتابوں کے خلاف بتانا۔ چھپی[۳] ہوئی کتابوں کے مضمون سے انکار کر جانا۔ خلاصہ[۴] کے نام سے بالکل نیا مضمون لکھنا جس کے معنیٰ کا بھی اُن کتابوں میں پتہ نہیں۔ ایک[۵] نئی عبارت گڑھ کر اسے اپنی کتابوں کی عبارت بنا دینا۔ جو[۶] مضمون اصل کتابوں میں ہے اُس پر کفر کا فتویٰ دے دینا۔ جو[۷] ان کی کتابوں میں چھپے ہوئے مضمون کے مطابق عقیدہ رکھے اُسے ملحد[۸] زندیق[۹] ملعون[۱۰] کافر[۱۱] مرتد[۱۲] کہنا۔ جس[۱۳] بات کو ان کی کتابوں میں شرک یا بدعت سیئہ یا حرام لکھا ہے اسے اعلیٰ درجہ کی عبادت جنت[۱۴] کے درجے حاصل ہونے کا ذریعہ نہایت[۱۵] ثواب بلکہ واجب[۱۶] کے قریب نہایت[۱۷] پسندیدہ اعلیٰ[۱۸] درجہ کا مستحب (لکھ دینا)

[19] علم غیب کے حکم کو لفظ عالم الغیب کا اطلاق بنانا [20] انکار تخصیص کو اقرار تخصیص بنانا [21] انکار فرق کو طلب فرق بنانا۔ [22] ایسا کے لفظ کو اڑا دینا [23] جھوٹ بول کر علمائے حرمین کو دھوکے دینا [24] حضور اعلیٰحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دینا [25] علماء کی مہریں لے کر "المہند" کی عبارت بدل ڈالنا [26] دیوبندی جرگہ کے مولویوں کی تقریظیں چھاپنا [27] مہریں چھاپ کر کہہ دینا کہ ان کی اصل ہمارے پاس نہیں [28] دوسرے رسالہ سے "المہند" پر مہریں اتار لینا [29] ردِّ وہابیہ کے رسالہ پر مہریں لے کر "المہند" پر اتار لینا وغیرہ وغیرہ۔

ارے بولو بولو جلد بولو کیا اسی کا نام حقانیت ہے کیا اسی "المہند" پر اُچھلتے کودتے ناچتے تھے کیا اسی "المہند" کو حسام الحرمین شریف کے سامنے پیش کرتے تھے ارے شرم! شرم!! شرم!!! خدا سے ڈرو۔ دیوبندی دھرم سے توبہ کرو۔

مسلمانو! للہ انصاف! ایسے ناپاک تقیوں ایسے ملعون جھوٹوں فریبوں اور ناپاکیوں بے باکیوں چالاکیوں عیاریوں مکاریوں دغابازیوں خباثتوں شناعتوں شرارتوں سے اگر انبہٹی جی نے اپنے موافق فتاویٰ حاصل کر بھی لیے ہوں تو کیا اس سے دیوبندیوں کا کفر اٹھ سکتا ہے ہرگز نہیں ——— پھر کچھ معلوم ہے یہ ناپاک حرکتیں کسی جاہل دیوبندی کی نہیں بلکہ ایسی خبیث ملعون کتاب کا مصنف دیوبندی دھرم کا سرغنہ خلیل احمد انبہٹی ہے اور اس پر تصدیق کرنے والا دیوبندی دھرم کا بڑا گرو طائفۂ وہابیہ کا حکیم الامۃ اشرفعلی تھانوی ہے پھر اس پر بہت بڑے چھوٹے چنگی پوٹے وہابیوں دیوبندیوں کی تصدیقیں ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ اور تقیہ اور فریب جس پر سنیوں کا بچہ بچہ لعنت بھیجتا ہے وہی دیوبندیت کے تاج کا سب سے اعلیٰ موتی ہے فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔

پیارے بھائیو! اب تم خود ہی انصاف کرو "حسام الحرمین شریف" میں تو **دیوبندیوں کی اصل عبارتیں** لکھی گئی ہیں جن پر علمائے کرام و مفتیان عظام مکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ نے بالاتفاق کفر و ارتداد کے فتوے دیئے لیکن "المہند" میں ان کفری عبارتوں میں سے کسی ایک کا بھی پتہ نہیں تو اب تم خود ہی سمجھ لو کہ "حسام الحرمین شریف" حق و صحیح اور "المہند" جھوٹی ناپاک ملعون فضیح ہے یا نہیں"۔ (زلزلہ المہند ص۱۱۹ تا ص۱۲۳)

ایک سہل بات

"المہند" میں شائع شدہ تصدیقات میں

نہ تو یہ ہے کہ

——— تھانوی، گنگوہی، انبہٹی و نانوتوی صاحبان، حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارات قطعیہ کے (معاذ اللہ) لکھنے اور قائل و معتقد ہونے کے باوجود مسلمان ہیں

اور نہ یہ ہے کہ

——— حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فوٹو فتوائے گنگوہی میں کفریاتِ قطعیہ یقینیہ نہیں ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

——— حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارات کی بنا پر تھانوی و گنگوہی و انبہٹی و نانوتوی صاحبان کے خلاف **حسام الحرمین** میں جو فتاوے صادر فرمائے گئے وہ (معاذ اللہ) غلط اور ناقابل عمل ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

——— حسام الحرمین میں جو ہمارے فتاوے ہیں وہ ہمیں دھوکہ دے کر ہم سے لیے گئے ہیں ہم نے ناواقفی بے علمی میں لکھے ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

——— حسام الحرمین والے فتاوے ہم نے واپس مانگ لیے اور اب جو انہیں پیش کرے وہ جھوٹا ہے۔

اور نہ یہ ہے کہ

——— اب مولوی خلیل انبہٹی صاحب نے ہمارے سامنے حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس اور فوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارتیں بعینہا و بالفاظہا پیش کیں، ہم نے ان عبارتوں میں غور کیا اور سمجھا کہ وہ عبارتیں کفر نہیں ان عبارتوں کا قائل و مصنف و معتقد اور مصحح و مصدق کافر نہیں۔ مرتد نہیں۔ گمراہ نہیں۔

جب "المہند" میں یہ **تفصیل نہیں** یہ توضیح نہیں اور **ہرگز نہیں** [1] تو وہ "حسام الحرمین" کا جواب تو کیا ہو سکے گی اس سے "**حسام الحرمین**" کی **حقانیت و صداقت** کے روئے روشن پر ذرہ برابر **آنچ بھی نہیں آسکتی**۔

---

[1] جیسا کہ محبوب ملت حضرت علامہ مولٰینا محبوب علی خاں علیہ الرحمۃ والرضوان نے "لاجواب تحقیق واقعیت المہند" ص۹ میں ۱۳۷۸ھ افادہ فرمایا۔ ۱۲ منہ

"دیوبندیہ وہابیہ اگر سچے ہوتے تو اس فتوی کے حکم سے برارت کی صرف یہی صورت ہو سکتی تھی کہ اپنی وہ تمام اصل عبارتیں جنھیں علمائے اہل سنت کفر بتاتے ہیں اور جن پر "حسام الحرمین شریف" میں کفر کا فتویٰ لیا گیا سب کی سب بعینہا بلا کم وکاست بغیر کسی قسم کی تغیر وتبدیل وتحریف اور کمی بیشی کے علمائے کرام حرمین طیبین کے سامنے پیش کر دیتے ــــــ پھر جس قدر چاہتے اُن کی تاویلیں بھی عرض کرتے علمائے کرام ان عبارتوں کو ملاحظہ کرتے ان کی تاویلوں پر نظر فرماتے پھر اگر کفر ہوتا تو کُفر کا فتویٰ دیتے کفر نہ ہوتا تو صاف لکھ دیتے کہ ان عبارتوں میں کفر نہیں ان کے لکھنے والے کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اس قسم کا اگر فتویٰ لاتے تو بیشک وہ اعتبار کے قابل ہوتا ــــــ مگر انبہٹی جی نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کی کُفری عبارتوں میں سے ایک بھی نہیں پیش کی بلکہ سب کی سب اپنی اندرونی جیب میں چھپالیں اور جھوٹی عبارتیں گڑھ کر پیش کیں" ــــــ (رادّ المہند صہ ۱۲۴، ۱۲۵)

آخر انبہٹی صاحب نے ایسا کیوں کیا

حضرت شیر بیشۂ سُنّت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

"انبہٹی جی اور سارے کے سارے **دیوبندی** وہابی سب کے سب **جانتے** تھے کہ ضرور ضرور بیشک بلاشبہہ ان کی ان **ملعون عبارتوں** میں قطعاً یقیناً اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی **توہین** اور گستاخی اور ضروریات دین کا انکار اور کفر وارتداد ہے۔ اگر وہی اصل عبارتیں پیش کر دیں گے تو پھر وہی کفر وارتداد کا فتویٰ لگے گا جو "حسام الحرمین شریف" میں پہلے لگ چکا ہے۔ ہزار بہانے کریں گے ایک نہیں چلے گا لاکھ تاویلیں گڑھیں گے ایک نہیں سُنی جائے گی اسی لیے اُن اصل عبارتوں کو پیش کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور نئی عبارتیں گڑھ کر پیش کرنی پڑیں تو **"المہند" سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی یہ عبارتیں کُفر اور ان کے لکھنے والے کافر مرتد ہیں** وللہ الحمد۔

ارے وہابیو دیوبندیو دیکھو اسے حق کا غلبہ کہتے ہیں کہ تمہاری ہی "المہند" تمہارے ہی ہاتھوں سے تمہاری ہی گردنوں پر چل گئی اور دیوبندیت کا کام تمام کر گئی۔ یہ "المہند" کیا ہے گویا حسام الحرمین شریف" کی صیقل ہے۔ حق وہ ہے جو سر پر چڑھ کر بولے" ــــــ (رادّ المہند صہ ۱۲۸)

مسلمانو!

اس دنیا میں جہاں

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۚ (پ۵ع۷) | ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔

کا نُور پُر سرور ہے وہیں

وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ الطَّاغُوۡتِ (پ۵ع۷) | اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں۔

کا بھی ظہور ہے۔

کافروں کے لیے

وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَوۡلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوۡتُ ۙ یُخۡرِجُوۡنَهُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ (پ۳ع۲) | اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں، وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں۔

کی قہری مار ہے ــــــ اور

ایمان والوں کے لیے

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ (پ۳ع۲) | اللہ والی ہے ایمان والوں کا۔ انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

کی بشارت ہے

اور حق کا طالب نامراد نہیں رہتا

وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ؕ (پ۲۱ع۲) | اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔

دیوبندیہ قتال فی سبیل الطاغوت سے کب باز آتے ہیں اگرچہ ہر بار منھ کی کھاتے اور ذلت وشکست سے دوچار ہوتے ہیں ــــــ فتح ونصرت اور غلبہ وشوکت تو نصیبۂ اہل حق ہے

اَلۡاِسۡلَامُ یَعۡلُوۡ وَلَا یُعۡلٰی۔ | اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

دیوبندیہ اپنی انہیں طاغوتی کوششوں سے ایک اندھیری یہ ڈالتے ہیں کہ

" حسام الحرمین شریف" میں پہلے " تحذیر الناس " کے صفحہ ۱۴ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۲۸ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۳ والی عبارت لکھی ہے اور اس طرح مقدم و مؤخر کر کے مسلسل ایک عبارت بنا کر کفری معنیٰ پیدا کر لیے گئے ہیں۔

سرخیل گروہ اہل حق حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں

"______ موضع ادری ڈاکخانہ اندارا ضلع اعظم گڑھ کے مناظرہ میں پھر شہر گیا کے مناظرے میں بھی مولوی منظور سنبھلی صاحب نے یہی اعتراض کیا ______ میں نے جواب دیا کہ ______ " تحذیر الناس " صفحہ ۳ کی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے وصفِ مبارک خَاتَمَ النَّبِیِّیْن کے اس ضروری دینی معنیٰ کو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے مبعوث ہو چکنے کے بعد مبعوث ہوئے ہیں اور حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہیں۔ عوام یعنی نا سمجھ لوگوں کا خیال اور اہلِ فہم یعنی سمجھ دار لوگوں کے نزدیک غلط و باطل بتایا۔ یہ ایک عقیدۂ ضروریہ دینیہ کا انکار اور ایک مستقل کفر ہے۔

" تحذیر الناس " صفحہ ۱۴ والی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کسی اور نئے نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال و غیر ممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا

"______ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"______

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانۂ مبارک میں اور نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اسے ختم نبوت کے خلاف نہ ٹھہرانا' یہ ایک دوسرے عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کی تکذیب اور دوسرا مستقل کفر ہے۔

" تحذیر الناس " صفحہ ۲۸ والی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعد بھی جدید نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال اور ناممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا

"______ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"______

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعد جدید نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اس کو ختم نبوت کے مخالف نہ ٹھہرانا یہ ایک تیسرے عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کو جھٹلانا اور تیسرا مستقل کفر ہے تو ہر ایک عبارت میں ایک ایک کفر بکا ہے۔ لہٰذا اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں لکھی جائیں تو بھی تین کفر ہوتے۔

اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں نقل کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں درج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں تحریر کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں مندرج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اور اب کہ پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں پیش کی گئی ہیں اب بھی وہی تین کفر ہیں **ہر ایک عبارت الگ الگ کفری معنیٰ میں مستقل اور متعین ہے۔** ______ ترتیب بدل جانے سے کفری معنیٰ پیدا نہیں ہوئے بلکہ **ہر ایک عبارت کفری معنیٰ بتانے میں ایسی صریح نصّ مفسّر** ہے کہ ان تینوں عبارتوں میں سے کسی عبارت میں کسی اور اسلامی معنیٰ کا قطعاً کوئی احتمال ہی نہیں پھر ترتیب بدل جانے پر آپ کا اعتراض لغو اور مہمل و بے کار ہو گیا یا نہیں۔

اس لاجواب قاہر جواب پر ادری کے مناظرے میں مولوی منظور سنبھلی صاحب کو قطعاً ساکت و صامت ہی ہونا پڑا تھا اور ان کی حمایت و امداد کے لیے ضلع اعظم گڑھ و ضلع گورکھپور و ضلع بلیا و ضلع جون پور کے جو ڈیڑھ سو وہابی دیوبندی مولوی صاحبان ادری کے جلسۂ مناظرہ میں جمع ہو گئے تھے ان میں سے بھی کوئی صاحب اس قاہر و لاجواب ایراد کا کوئی جواب نہیں دے سکے تھے۔

کمال حیا داری یہ ہے کہ مناظرۂ گیا میں بھی وہی بات اپنی پرانی بوسیدہ جس کی دھجیاں برسوں پہلے اڑ چکا تھا پھر میرے آگے پیش کر دی اور میں نے پھر اپنا وہی قاہر و زبردست ایراد کچھ توضیح و تمثیل کے اضافے کے ساتھ اس پر نازل کر دیا۔ اور مولوی منظور سنبھلی صاحب کو اس جواب کے جواب سے پھر **عاجز و مبہوت** ہی ہونا پڑا اور گیا کے اس جلسۂ مناظرہ میں مولوی عبد القدوس و مولوی ولایت حسین و مولوی ناظر امام وغیرہم پینسٹھ وہابی دیوبندی مولوی صاحبان مولوی منظور سنبھلی صاحب کی امداد و اعانت کے لیے موجود تھے اُن میں سے بھی کسی صاحب سے اس لاجواب جواب کا کچھ جواب نہیں دیا جا سکا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَعَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" (شمع منور ص ۱۳۹ تا ۱۴۰ ملخصاً)

ایک اندھیری دیوبندیہ نے یہ بھی ڈالی کہ

"______ اعلیٰحضرت نے " حسام الحرمین " میں عبارت " حفظ الایمان " کا لفظی ترجمہ پیش کر دیا اس لفظی ترجمہ کی وجہ سے علمائے حرمین نے کفر کا فتویٰ دے دیا اور .... انبہٹی صاحب کا مقصد یہ تھا کہ علمائے حرمین

"حفظ الایمان" کی عبارت کا پورا پورا صحیح مطلب سمجھ کر علیٰ وجہ البصیرۃ فتویٰ دیں اس لیے ... تھانوی کے کلام کا خلاصہ اور مطلب اپنے لفظوں میں لکھ کر اس پر فتویٰ لیا آپ کے **اعلیحضرت کا پیش کیا ہوا ترجمہ بیشک صحیح اور مطابقِ اصل ہے** مگر لفظی ہونے کی وجہ سے توہین ہوگیا اور "المہند" میں پیش کیا ہوا ترجمہ بامحاورہ ہے اس لیے توہین نہ ہوا"۔

موضع ادری ضلع اعظم گڑھ میں مولوی منظور سنبھلی نے یہ اعتراض کیا تھا ــــــ اس کے جواب میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا

ــــــ "المہند" پر میرے لاجواب اعتراضات کے جواب سے عاجز ہوکر مولوی سنبھلی صاحب نے یہ تو قبول دیا کہ "حسام الحرمین شریف" میں عبارت تھانوی کا جو ترجمہ پیش کیا گیا ہے وہ صحیح اور مطابقِ اصل ہے مگر اتنے ہی پر اکتفا کرتے تو ہمارا اُن کا اتفاق ہوجاتا لیکن افسوس کہ اتنا کہنے کے بعد پھر احبار پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی ہے، تو تھانوی کے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے یوں کہتے ہیں کہ یہ بامحاورہ نہیں لفظی ترجمہ ہے اسی وجہ سے یہ مصیبت تھانوی صاحب پر آگئی کہ اُن پر خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے گھروں سے کفر کا فتوے لگ گیا۔ الحمد للہ والحق مَاشَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ[1] ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

اب میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ اس بات کا ثبوت دیں کہ وہ ترجمہ عربی محاورے کے خلاف ہے اور وہ کون سی بات ہے جس پر اصل عبارت تھانوی دلالت نہیں کرتی مگر ترجمہ اس پر دلالت کررہا ہے آپ نے جو جملہ کانت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ثم علیہا وبارک وسلم تحت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ پیش کیا ہے اُس پر قیاس مع الفارق ہے۔ عربی میں کسی معظم کے لیے واحد کی ضمیر بولنا توہین نہیں اردو میں واحد کی ضمیر سے اگر مقصود اظہار عظمت ومحبت نہ ہو تو توہین ہے۔ عربی کانت فلانۃ تحت فلان کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی اردو میں اس رشتہ کو یوں نہیں بتاتے کہ فلاں عورت فلاں کے نیچے تھی بلکہ یہی کہتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی ان وجوہ سے اس جملہ کا لفظی ترجمہ توہین ہوگیا۔ لیکن عبارت "حفظ الایمان" میں یہ لفظ ہے

[1] اور حق وہ ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔ ۱۲ منہ

"اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے"

اس کا عربی ترجمہ صرف یہی ہے

"ای خصوصیۃ فیہ لحضرۃ الرسالۃ"

عبارت تھانوی میں یہ ہے ــــــ "ایسا علم غیب" ــــــ عربی میں اس کا ترجمہ اس کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا کہ ــــــ مثل ھٰذا العلم بالغیب ــــــ پھر اب آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ترجمہ بامحاورہ نہیں ــــــ پہلے آپ یہ بتا دیتے کہ عربی محاورے میں اس کا ترجمہ یوں ہونا چاہیے تھا اور اس پر کلام عرب سے دلائل پیش کرتے اس کے بعد یہ کہنا کچھ زیبا تھا کہ ترجمہ بامحاورہ نہیں۔

رہا آپ کا ترجمہ "المہند" کو بامحاورہ بتانا تو یہ آپ کا ایسا سفید جھوٹ ہے جس کے بولنے کی انبہٹی صاحب کو بھی ہمت نہ ہوسکی ورنہ وہ اپنی گڑھی ہوئی عبارت کے مقابل **اصل عبارت "حفظ الایمان"** لکھ دیتے، کوئی ان کا کیا کرلیتا، یہی نا کہ اہل انصاف اس کذب وفریب پر لعنتِ الٰہی کا تحفہ بھیجتے تو وہ اب کیا رکیں گے۔

آپ نے بزور زبان یہ کہدیا کہ "المہند" اور "حفظ الایمان" دونوں کی عبارتوں کے مطلب میں کچھ فرق نہیں۔ سُنیے "حفظ الایمان" میں ہے

ــــــ "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا"

اور "المہند" میں ہے

ــــــ "علم غیب کا اطلاق[1]"

کہیے ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہوا یا نہیں۔ حکم اور اطلاق دونوں کے درمیان فرقِ عظیم ہے یا نہیں؟

"حفظ الایمان" میں ہے

ــــــ "ایسا علم غیب تو حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے"

"المہند" میں ہے

ــــــ "بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید عمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے"

[1] حکم کا معنیٰ اور اطلاق " گرفتے پر آگے صـ پر تفصیلی رد آرہا ہے۔ ۱۲ منہ

"حفظ الایمان" میں لفظ "ایسا" حرف تشبیہ تھا۔ "المھند" کی عبارت میں تشبیہ پر دلالت کرنے والا کون سا لفظ ہے جو اصل کفر تھا اوسی کو اڑا دیا۔ کہیے فرق ہوا یا نہیں؟ ــــ" (روداد مباحثۂ اہلسنت و وہابیہ صـ۱۱۳ تا صـ۱۱۴)

پھر دیوبندیت کا وہ سپوت پیدا ہوا جس نے ایمان کے ساتھ ساتھ عقل و فہم کی آنکھ پر بھی ٹھیکری رکھ لی۔ جس مکر کے کرنے اور جس جھوٹ کے بولنے میں دیوبندیہ کو شرم خلق آڑے آئی۔ دیوبندیت کا یہ سپوت اس مکر و زور پر بھی اقدام کر گیا بلکہ **دیوبندیہ کو تو اقرار** ہی کرتے بنی تھی کہ ــــ "حسام الحرمین" میں پیش کردہ "حفظ الایمان و براہین و تحذیر" کا ترجمہ صحیح اور اصل کے مطابق ہے ــــ دیوبندیت کے اس سپوت نے ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند حـ کا نقشہ کھینچ دیا اور اپنی کتاب انکشافِ مکر و باطل مسمّٰی بہ غلط "انکشاف حق" میں لکھ گیا

ــــ" تحذیر الناس و حفظ الایمان و براہین قاطعہ کے کلام کو وہ حضرات (علمائے حرمین شریفین) نہیں پہچانتے تھے ان کے سامنے ان کی زبان میں جو **مضمون** بنا کر پیش کیا گیا اس پر ان حضرات نے حکم کفر دیا۔ جو مضمون ان حضرات کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس مضمون کو جس مسلمان کے سامنے بھی پیش کیا جائے گا اگرچہ وہ مسلمان کم علم ہو اُس کو تو وہ بھی یقیناً کفر ہی بتلائے گا اُس کے کفر ہونے میں کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا مگر کلام تو اس میں ہے کہ وہ مضمون ان عبارات کا قواعد شرعیہ و اصول علیہ کے مطابق ہے نہیں" ــــ (انکشاف صـ۳۰)

بصیرت کا یہ اندھا اپنی بصارت اور نحو و صرف و عربی دانی سے بھی کورا تھا یا ہو گیا تھا کہ اُسے "حسام الحرمین" میں "حفظ الایمان، براہین و تحذیر" کی اصل عبارات اور اصل کے مطابق اُن کے ترجمے نظر نہ آئے حالانکہ اس کے سگے اپنے دیوبندیہ اس کا اقرار دے چکے۔

پھر حضرات علمائے حرمین شریفین کے سامنے استفتاء میں تکفیر دیوبندیہ سے متعلق "المعتمد المستند" کا کلام ہی نہیں پیش کیا گیا بلکہ ــــ فوٹو فتوائے گنگوہی سمیت دیوبندیہ کی **اصل کتابیں** حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس بھی **حاضر کی گئیں**۔ "تمہید ایمان" میں ہے

ــــ" ایک فوٹو (فتوائے گنگوہی) علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لیے مع کتب دیگر دشنامیاں گیا تھا۔" (تمہید ایمان صـ۲۳)

خود "حسام الحرمین" کے استفتاء میں ہے

ھا ھو ذا انبذ من کتبھم ہ اعجاز الاحمدی و

ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور

حـ باپ سے اگر [illegible] سکا بیٹے نے پورا کر دیا۔ ۱۲ منہ

ازالۃ الاوھام للقادیانی و صورۃ فتیا رشید احمد الکنکوھی فی فوتوغرافیا والبراھین القاطعۃ حقیقۃ لہ ونسبۃ لتلمیذہ خلیل احمد الانبھتی و حفظ الایمان لاشرفعلی التانوی معروضات ہ مضروب بخطوط ممتازۃ علی عباراتھا المردودات ہ

ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی تھانوی کی "حفظ الایمان" کہ ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیے گئے ہیں۔ (حسام الحرمین صـ۱۳، ۱۴)

پھر **علمائے** حرمین شریفین میں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر الہ آبادی بھی ہیں جو اردو زبان سے واقف ہیں ــــ نیز ایک معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی دیکھ سکتا سمجھ سکتا ہے کہ استفتاء میں دیوبندیہ کا عقیدہ اپنے لفظوں میں پیش کر کے اس کے متعلق استفسار نہیں کیا گیا بلکہ خود دیوبندیہ کی **بولیاں** پیش کر کے صاف صاف ان **بولیوں** کے بارے میں پوچھا گیا

ھل ھم فی کلماتھم ھذہ منکرون لضروریات الدین

آیا یہ لوگ اپنی ان **بولیوں** میں ضروریات دین کے منکر ہیں۔

(حسام الحرمین صـ۱۵)

نیز صرف قول و عقیدہ کے متعلق بھی سوال نہیں کیا گیا بلکہ **قائلین کے نام** لے کر ان کا حکم پوچھا گیا

تو یہ کور دیدہ کیا کہے گا

کیا یہ کہے گا کہ ان حضرات نے یہ **اطمینان** کیے بغیر کہ استفتاء میں پیش کی ہوئی حفظ و براہین و تحذیر کی بولیاں ان اصل کتابوں کے مطابق ہیں ــــ اور یہ **غور** کیے بغیر کہ ــــ ان بولیوں میں کسی طرح کا کوئی اسلامی پہلو نہیں ــــ دیوبندیہ کی بولیوں کو کفر صریح اور دیوبندیہ کو ایسے کافر و مرتد قرار دے دیا کہ جو دیوبندیہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ــــ حاشا کہ وہ **علمائے ربانیین** بے غور و اطمینان کے **نام بنام** ایسا سخت حکم فرمائیں۔

خود "حسام الحرمین" میں ہے حضرت مولانا علی بن حسین مالکی علیہ الرحمہ مدرس مسجد حرام فرماتے ہیں

حضرۃ المولی احمد رضا خان ہ اطلعنی علی وریقات بین فیھا کلام من حدث فی الھند

حضرت مولی احمد رضا خاں تو انھوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں ان گمراہوں کے کلام بیان کیے جو ہند میں

من ذوی الضلالات وھم غلام احمد القادیانی ورشید احمد واشرفعلی، وخلیل احمد وخلافھم من ذوی الضلال والکفر الجلی، وان منھم من تکلم فی حق رب العالمین، ومنھم من الحق النقص باصفیائہ المرسلین، وانہ قد ابطل کلام کل من ھؤلآء المضلین، برسالۃ بدیعۃ رفیعۃ واضحۃ البراھین، وامرنی بالنظر فی کلام ھؤلآء القوم، وماذا یستحقونہ من اللوم، فنظرت اطاعۃ لامرہ فی کلامھم فاذا ھو کما قال ذلک الھمام یوجب ارتدادھم فھم یستحقون الوبال، بل ھم اسوء حالا من الکفار ذوی الضلال۔

(حسام الحرمین ص۱۲۲)

نے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد **قادیانی** ورشید احمد و **اشرفعلی وخلیل** احمد وغیرہ ہیں جو گمراہی اور **کھلے کفر والے** ہیں اور یہ کہ ان میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العٰلمین کی شان میں کلام کیا اور ان میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا اور یہ کہ مصنّف نے ان سب گمراہ گروں کے کلام کا رد ایک نو طرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں۔ اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے **کلام میں غور کروں** اور **دیکھوں** کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں تو میں نے مصنّف کا حکم ماننے کے لیے ان لوگوں کے **اقوال میں نظر** کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی جس طرح مصنّف بلند ہمت نے بیان کیا ان **لوگوں** کے **اقوال** ان کا **کفر واجب** کر رہے ہیں تو وہ سزا وار عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں۔

اللہ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے کتنا صاف تر فرمایا

"النظر فی کلام ھؤلآء القوم"

ان لوگوں کے کلام میں غور کروں۔

اور مکر باطل کی جڑ کیسی کاٹ ڈالی کہ

"نظرت فی کلامھم . . . . . .

یوجب ارتدادھم"

ان لوگوں کے اقوال میں غور کیا ان لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں۔

نیز شیخ مالکیۃ مدینہ طیبہ حضرت مولانا سید احمد جزائری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

فقد اطلعت علی ما تضمنہ ھذا السؤال مع الامعان، الذی عرضہ حضرۃ الشیخ احمد رضا خان، متع اللہ المسلمین بحیاتہ، ومتعہ بطول العمر

استفتاء جو حضرت جناب احمد رضا خاں نے پیش کیا اس کے اندر جو کچھ تھا میں نے **نہایت غور سے دیکھا**۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اسے درازیٔ عمر

والخلود فی جناتہ، فوجدت ما نقلہ من الاقوال الفظیعۃ، عن اھل ھذہ البدعۃ الشنیعۃ، کفرا صراحا،

اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے تو میں نے پایا کہ وہ ہولناک **بولیاں**، ہولناک **اقوال صریح کفر ہیں** جو ان بُری بدمذہبی والوں سے انھوں نے نقل کیے۔

یہی وہ **غور وخوض** اور **اظہار حکم شرعی** ہے جس کی گذارش تمام **علمائے حرمین شریفین** سے استفتاء میں کی گئی تھی جسے ان حضرات نے باحسن وجوہ **شرف قبول بخشا** ـــــــ مگر کور دیدہ کو کچھ نظر نہ آیا اور کیسے نظر آئے جب کہ اس کا مقصود تو صرف یہ تھا کہ ـــــــ کسی طرح اس کے اور اس کے اپنوں کے کفر پر پردہ پڑے اور عام مسلمانوں کو اپنے جال میں گرفتار کرنے کا موقع ہاتھ آئے۔

اب کہ وہ مضمون مضمون کی رٹ لگانے والا کور دیدہ تو درگور ہوا اس کے اتباع واذناب چشم انصاف رکھتے ہوں تو ـــــــ شمشیر حرمین کی ان تابشوں کے لیے جو ان حضرات کے کلام باصواب کا شف حجاب دافع شک وارتیاب سے ہویدا ہیں۔ چشم انصاف کے دریچے کھولیں ـــــــ اور ـــــــ مکر باطل وفریب کُفر کے دلدل سے نکلیں ـــــــ ورنہ ـــــــ اپنے اس کور دیدہ کی مضمون مضمون کی رَٹ کو بیٹھ کر روئیں ـــــــ جسے گستاخان بارگاہِ رسالت پر فریفتہ ہوکر حمایت کفر وارتداد کے نشہ میں چور ہوکر اس کی کچھ پروا نہ رہی تھی کہ ـــــــ عالم اسلام وسنیت ہی میں نہیں بلکہ دنیائے علم وفہم میں بھی کیا کچھ اس کی رسوائی ہوگی اور جہالت وعشق اجبار دیوبندیت سے دنیا اسے مطعون کرے گی ـــــــ وہ مفید ومضر کی تمیز سے آنکھیں بند کرکے "حسام الحرمین" میں مولینا شیخ ابو الخیر میرداد کی تقریظ سے "انکشاف" ص۲۰۹ میں یہ جملے نقل کرلایا

"فان من قال بھذہ الاقوال معتقدا لھا کما ھی مبسوطۃ فی ھذہ الرسالۃ لاشبھۃ انہ من الکفرۃ الضالین اھ"

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

"جس شخص نے یہ اقوال کہے ان پر اعتقاد رکھتے ہوئے جیسے کہ اس رسالہ میں بسط کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں وہ بیشک کافروں گمراہوں میں سے ہے" ـــــــ

اور پھر اس پر اپنی جہالت وحماقت اور شقاوت وغباوت کی جولانی دکھاتے ہوئے یوں بول پڑا

"اس میں صاف تصریح ہے کہ جو مضمون فاضل بریلوی نے اپنے رسالہ میں لکھ کر پیش کیا ہے اس مضمون پر

حکم کفر کی تصدیق فرما رہے ہیں اور یہ بھی فرما رہے ہیں کہ اگر قائل اس کا معتقد ہو کیونکہ رسالہ میں ان علمائے دیوبند کو اس مضمونِ خبیث کا معتقد بتایا گیا ہے۔ اب ذرا غور کیجیے وہ جب صاف صاف تبری و تحاشی کے ساتھ متعدد بار اس کا انکار کر چکے اور اس مضمون کو خود کفری مضمون بتا چکے اور ایسے مضمون کے قائل باعتقاد بلکہ بغیر اعتقاد کو بھی کافر و خارج اسلام بتا چکے اور اس عبارت کا مضمونِ صحیح بھی بیان کر چکے تو یہ حکم کفر حسب ارشاد علمائے حرمین بھی ان لوگوں پر کیسے ہو گیا۔" (الکشاف ص۲۰۹)

اس جہالت و حماقت کی کوئی حد ہے ــــ حضرت مولٰینا میر داد علیہ الرحمہ تو فرما رہے ہیں کہ ــــ جو ان بولیوں کا معتقد ہو کافر ہے ــــ اور یہ کوریدہ لے اڑا کہ ــــ بنائے ہوئے مضمون پر حکم کفر کی تصدیق ہے ــــ منقول اقوال دیوبندیہ ــــ اور ــــ بنائے ہوئے مضمون ــــ میں تمیز نہیں اور اکابر علمائے حرمین شریفین اور امام اہلسنت کے کلام کو جانچنے پرکھنے کی ہوس ؟ ع

ایں خیال ست و محال ست جنون

رہا دیوبندیہ کا دن دوپہر کے سورج کا انکار کرنا یعنی اپنی بولیوں میں کفر و توہین ہونے سے منکر ہونا تو **اولاً** "صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ــــ ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے ــــ مثلاً زید نے کہا کہ خدا دو ہیں اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں مبرم و معلق۔ جیسے قرآن عظیم میں فرمایا اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ ای اَمْرُ اللّٰہ ــــ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنٰی مراد ہے یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔ شفا شریف میں ہے

ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل	صریح لفظ میں تاویل کا دعوٰی نہیں سنا جاتا۔

شرح شفائے قاری میں ہے

ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ۔	ایسا دعوٰی شریعت میں مردود ہے۔

نسیم الریاض میں ہے

لایلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا۔	ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔

فتاوٰی خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاوٰی ہندیہ وغیرہا میں ہے

واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر۔	اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنی یہ لے کر میں پیغام لے جاتا ہوں، قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا یہ تاویل نہ سنی جائے گی" ــــ (تمہید ایمان ص۳۷،۳۸)

تاویل تین قسم ہے قریب بعید متعذر ــــ متعذر حقیقت میں تاویل نہیں ــــ تحویل و تحریف ہے بزعم مرتکب یا تجریداً متعذر پر بھی تاویل کا اطلاق ہے۔ اور ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل۔ صریح و متعین المعنٰی لفظ میں تاویل کا دعوٰی نہیں سنا جاتا۔ یہاں تاویل سے تاویل متعذر ہی مراد ہے یعنی متعین میں قائل جو کچھ بات بنائے گا وہ تاویل متعذر ہی ہوگی۔ کیونکہ تاویل متعذر نہ ہو بلکہ تاویل قریب یا بعید ہو تو پھر متعین متعین نہیں رہے گا۔

ثانیاً دیوبندیہ نے بزور زبان اپنی بولیوں میں جو تاویلات یعنی تحریفات کیں ان کا بھی رد رسائل اہل حق مثلاً تمہید ایمان، وقعات السنان، ادخال السنان، الاستمداد، الموت الاحمر وغیرہ سے پا چکے اور جواب سے عاجز و ساکت و مہر بہ لب رہے ــــ تو اپنی بولیوں کا مطلب کفر و توہین ہونا خود بھی قبول دیا۔

اور ضرور دیوبندیہ ان بولیوں کے معتقد ہیں اس لیے کہ ان بولیوں کے بکتے وقت لکھتے وقت دیوبندیہ سوتے نہ تھے، پاگل نہ تھے، شراب پیے ہوئے نہ تھے اور جب وہ بولیاں نہیں ہیں مگر کفر و توہین۔ تو یقیناً کفر و توہین ہی ان کی مراد اور ان کا اعتقاد ہوا ــــ تو مولٰینا میر داد ممدوح نے جو معتقد الٰہا فرمایا۔ دیوبندیہ کا حال واقعی ہوا ــــ اور وہ بسط البنانی تکفیر بھی کہ

"جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے، میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں" ــــ (بسط البنان ص۲۱)

خود تھانوی جی کی تکفیر ہوئی ــــ اور خود ان کے اپنے منہ سے ہوئی۔ تو مولانا میر داد علیہ الرحمہ کے معتقد الہا فرمانے نے **بجنوری جی** یا دیوبندیہ کو کیا نفع ملا؟۔

پھر علامہ شیخ صالح کمال علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقریظ سے یہ نقل کیا

"فھم والحال ما ذکرت مارقون من الدین اھ"

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

"یعنی تم نے جو حال ان کا بیان کیا ہے اگر وہ ایسے ہی ہیں تو بیشک وہ لوگ دین سے باہر ہیں"۔

یہاں بھی یہ کندۂ ناتراشیدہ ترجمہ عبارت میں اور بعد میں بھی اگر لگا کر والحال کو شرط بنا کر خوب لیے اڑا۔ اس جاہل گنوار کو تمیز نہ ہوئی کہ **والحال** شرط مشعر عدم جزم ہے **یا بعد جزم، بیان بنائے حکم تکفیر ہے۔**

اگر علم وفہم کی کچھ بھی بینائی ہوتی تو اسی سے متصل اوپر کے جملے بھی دیکھتا جن میں علامۂ موصوف نے بلا شرط صاف فرمایا

وان ائمة الضلال الذين سميتم كما قلت ومقالك فيهم بالقبول حقيق فهم والحال ما ذكرت مارقون من الدين۔	اور بیشک گمراہی کے وہ **پیشوا** جن کا تم نے **نام لیا** **ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا** اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے اور ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر اور دین سے باہر ہیں۔

یعنی وہ دیوبندیوں کی تکفیر حتماً جزماً فرما رہے ہیں اور والحال سے دیوبندیہ کی تکفیر جزمی حتمی کی **بنا** بتا رہے ہیں یعنی دیوبندیہ نے اپنی "حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفتوائے گنگوہی" میں جو صریح ومتعین وناقابل تاویل کفریات وکلمات توہین بکے ان کی وجہ سے وہ کافر ہیں ——— مگر بجنوری جی کو یہ سمجھ کہاں ——— اگر تھوڑی بہت تھی تو بھی نثار دیوبندیت ہوگئی۔

پھر علامہ برزنجی مرحوم کی تقریظ سے بجنوری جی نے یہ جملہ نقل کیا

"ھذا الحکم لھؤلاء الفرق والاشخاص ان ثبتت عنھم ھذہ المقالات الشنیعۃ اھ" ———

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

"یعنی یہ حکم کفر ان فرقوں ——— اور اشخاص پر جب ہے کہ جب ان سے یہ مقالات شنیعہ ثابت ہو جائیں"۔ ———

علامہ موصوف نے صاف صریح مقالات (بولیاں) فرمایا اور انہیں بولیوں کو شنیعہ (گندی خراب) کہا تھا اس کا ترجمہ تو کوردیدہ "مقالات" کر گیا مگر فوراً ہی بحکم الکفر ملۃ واحدۃ یہود سے ترکہ میں ملی احبار پرستی کی رگ پھڑک اٹھی تو "یعنی" کا پچر لگا کر "مقالات مطابقۂ اصل" کو "مضامین مخترعۂ غیر" بنایا اور یوں بول پڑا

"یعنی جو مضمون رسالہ میں لکھ کر پیش کیا گیا؟ اس کے ثبوت شرعی ہو جانے پر حکم کفر ہے" ——— (انکشاف صفحہ ۲۱)

اس اندھیر کی کوئی حد ہے؟ وہ "مقالات شنیعہ" فرمائیں اور یہ کوردیدہ "مضامین مخترعہ" لے اڑے

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

نیز علامہ محمد بن حمدان محرسی مالکی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقریظ "حسام الحرمین" سے یہ نقل کیا

"وھؤلاء ان ثبت عنھم ما ذکرہ ھذا الشیخ من ادعاء النبوۃ للقادیانی وانتقاص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی المذکورین فلا شک فی کفرھم۔ یعنی جو کچھ اس شیخ (یعنی فاضل بریلوی) نے ان لوگوں کے متعلق بیان کیا ہے ادعائے نبوت قادیانی اور تنقیص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی سے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے تو ان کے کفر میں کچھ شک نہیں" ———

پھر اس پر اپنی جہالت کی ترنگ میں کہا

"صاف طور پر فرما رہے ہیں کہ ہم اپنے لیے ثابت ہو جانے کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ فاضل بریلوی کے بیان کردہ مضمون کے لیے فرما رہے ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے اور کوئی شبہ کلام ومتکلم اور تکلم میں باقی نہ رہے اس وقت یہ حکم کفر ہے" (انکشاف صفحہ ۲۱)

بجنوری جی کو علم سے کچھ لگاؤ رہ گیا تھا؟ یا سب دیوبندیت پر نچھاور کر دیا تھا؟ ——— یہ شبہہ فی الکلام شبہہ فی التکلم شبہہ فی المتکلم بجنوری جی سمجھتے بھی تھے یا سنی سنائی رٹی رٹائی پر شیخی بگھارنے کے عادی تھے اگرچہ اس کے نتیجے میں جہالت وغباوت کے القاب ان کا نصیبہ اور رسوائی کے ہار ان کے زیب گلو بنیں۔

سنو! اشخاص متعینہ کی تکفیر جیسے موضوع عظیم الخطر پر تقریظ وتصدیق میں علامہ مالکی ممدوح کا ان شرطیہ فرمانا غایت احتیاط کی تعبیر ہے نہ کہ تصریح والتزام ادعائے عدم جزم جس سے بجنوری جی نے تعبیر کی۔

ورنہ بجنوری جی کے ہمنوا ذرا بتائیں تو ——— جہاں شبہہ فی الکلام ہو شبہہ فی التکلم ہو شبہہ فی المتکلم ہو ——— وہاں ایک **صالح دیندار متقی مخلص مفتی** کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟ ——— کیا یہی ذمہ داری ہے کہ ——— اگر لگا کر شخص متعین ومشخص پر تکفیر جیسا حکم عظیم الخطر اپنے قلم اپنے مہر ودستخط سے لکھ کر شائع کرنے کے لیے فریق مخالف کے ہاتھوں میں تھما دے؟ ——— بجنوری جی کو خوف خدا نہیں کہ ایمان ہی نہیں مگر شرم خلق بھی رخصت ہو گئی تھی؟ کہ مسلمانوں کو دھوکا دیتے اور ——— ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور ——— کا مظاہرہ کرتے کچھ حیا نہ آئی۔

مسلمانو! تم نے کچھ سمجھا؟ ——— یہ کوردیدہ تمہارے خوف سے علمائے حرمین شریفین کے خلاف

کُھلم کُھلا کچھ بولنے کی جرأت نہ کر سکا ــــــ مگر دل کی دبی زبان پر آہی گئی اور پردے پردے میں یہ کور دیدہ جہالت کا پلندہ ــــــ ان حضرات معظمین کو معاذ اللہ ــــــ غیر ذمہ دار، نااہل، اور بے ثبوت کافی کلمہ گویوں کی تکفیر کرنے والا ــــــ بتا گیا۔

آخر مقالہ ۲ میں بجنوری نے علامہ عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مدرس مسجد کریم نبوی کی تقریظ "حسام الحرمین" سے یہ نقل کیا

ــــــ " اما بعد فاذا ثبت وتحقق ما نسب لهؤلاء القوم وهم غلام احمد القادیانی وقاسم النانوتوی ورشید احمد الکنکوهی وخلیل احمد الامبیتوی واشرفعلی التھانوی واتباعهم مما هو مبین فی السوال فهذ ذلك يحكم بكفرهم "۔

پھر لیعنی سے اس کا مطلب یہ بیان کیا

ــــــ " یعنی جب ثابت اور متحقق ہو جائے جو کچھ اس شیخ نے (یعنی فاضل بریلوی نے) ان لوگوں کی طرف منسوب کیا ہے جن لوگوں کی طرف جو مضامین منسوب کیے ہیں اگر یہ مضامین واقعی طور پر ان سے ثابت اور متحقق ہو جائیں تو بیشک ان لوگوں پر حکم کفر ہوگا "۔ ــــــ (انکشاف ص۲۱)

اور "حسام الحرمین" کے ترجمہ " مبین احکام وتصدیقات اعلام " میں جو ثبت وتحقق کا ترجمہ صیغہ ماضی سے کیا گیا اس پر بجنوری جی تلملا اٹھے اور لکھا کہ

ــــــ " یہ بالکل خلاف واقعہ ہے نہ مولانا شلبی کی یہ مراد۔ نہ یہ ترجمہ قاعدۂ اکثریہ اغلبیہ کے موافق "۔ ــــــ

"مضامین مضامین" کا تلفظ پر فریب وجہالت نما تو اس کے مُنھ کو ایسا لگا ہے کہ چھوٹتا ہی نہیں بیسوں جگہ کتاب میں اسے دہرا گیا پھر بھی اسے اندیشہ لگا ہوا ہے کہ مسلمان اہل ایمان اس کی اس جہالت و فریب میں مبتلا نہ ہوں گے اور لاکھ "مضامین مضامین، مطلب مطلب" چلاتا رہے مسلمان اس کی ایک نہ سنیں گے اور عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دلوں میں بٹھائے ہوئے اس کو اور اس کے سگے دیوبندیوں کو کافر مرتد ہی مانیں گے۔

ہم یہاں اس کی اس ہوس اور اس کے مبلغ علم کی کچھ زیادہ ہی خاطر کر دیں۔ علامہ شلبی موصوف نے کیا فرمایا

فاذا ثبت وتحقق ما نسب لهؤلاء القوم مما هو مبین فی السوال فهذ ذلك يحكم بكفرهم۔	جب کہ ثابت و متحقق ہوا وہ جو استفتار میں ان لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا تو بیشک یہ اُن کے کفر پر حکم کرتا ہے۔

اب "حسام الحرمین" کے استفتار میں دیکھ لیجیے کہ دیوبندیہ کی نسبت کیا بیان کیا گیا ہے ــــــ استفتار میں دیوبندیہ کی "حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفتوائے گنگوہی" کی بولیاں ہیں ــــــ ان بولیوں کا عربی میں ترجمہ ہے ــــــ اس ترجمہ میں بجنوری جی بھی کوئی فنی صرفی نحوی غلطی دکھانے سے عاجز رہے یہ عجز بجنوری جی کی طرف سے بھی اقرار ہوا کہ استفتار میں کُفریات وکلماتِ دشنامِ دیوبندیہ کا ترجمہ صحیح اور مطابق اصل ہے ــــــ جیسا کہ ان کے سگے دیوبندیہ اس کا صریح اقرار پہلے ہی دے چکے ــــــ نیز بجنوری جی اور تمام دیوبندیہ اس ترجمہ میں محاورہ کی بھی کوئی غلطی نہ دکھا سکے تو اس ترجمہ کا بامحاورہ ہونا بھی ان کے اور تمام دیوبندیہ کے نزدیک ثابت ومسلم ٹھہرا[1] اور وہ دیوبندی بولیاں نہیں ہیں مگر صاف صریح متعین ناقابل تاویل کفر و توہین جس سے ان کے قائلین دیوبندیہ نے قطعاً یقیناً ہرگز ہرگز انکار نہ کیا اور نہ رجوع کیا تو شبہہ فی الکلام، شبہہ فی المتکلم، شبہہ فی المتکلم میں سے کس کا رفع زمانۂ آئندہ کے لیے باقی رہا؟ ــــــ کہ " فاذا ثبت وتحقق " کا ترجمہ مستقبل سے کیا جاتا ــــــ اور کیا جاتا تو بھی دیوبندیہ کو اس سے کیا نفع پہونچ سکتا تھا ــــــ دیوبندیہ صریح کفر بک چکے اور کافر ہو لیے اب کسی مفتی شرع کو اس کا ثبوت یقینی بہم نہ پہنچنے سے دیوبندیہ کا صریح کفر مٹ تو نہیں جائے گا ــــــ اور اس مفتی شرع کے ثبوت وتحقق کی قید لگا دینے سے دیوبندیہ مسلمان تو نہ ہو جائیں گے۔

رہی عبارات دیوبندیہ میں وہ مکابرانہ مزورانہ مطلب آفرینی جس سے بجنوری جی نے "الکشاف" کے صفحات سیاہ کیے ان میں اکثر بلکہ سب دیوبندی پس خوردہ ہیں جس کے پرخچے متعدد رسائل میں اڑا دیے گیے کسی چھوٹے بڑے دیوبندی حتّٰی کہ تھانوی صاحب کو بھی ان قاہر ردّوں کے جواب کی سکت نہ ہوئی اور یوں عبارات ــــــ "حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفتوائے گنگوہی" کا کفر و توہین میں متعین ہونا یعنی ان عبارتوں میں کسی صحیح قابل قبول اسلامی پہلو کی گنجائش نہ ہونا ــــــ تھانوی اور سارے دیوبندیہ نے خود ہی قبول دیا۔

یہاں ان تمام مطلب آفرینیوں کے رد کی حاجت نہیں ــــــ "وقعات السنان"، ادخال السنان،

---

[1] " قطع وبرید وتبدیل وتحریف " کے دیوبندی پس خوردہ بجنوری افترا کا جواب ص۲۱ تا ص۲۹ میں "شمع منورۂ نجات" ص۱۳۵ تا ص۱۳۹ سے گذرا۔۱۲

الاستمداد ' الموت الاحمر اور قہر واجد دیان " جیسی کتابیں ان مطلب آفرینیوں کے رد کے لیے کافی ووافی ہیں تاہم بعض مطلب آفرینیوں کی جن میں بجنوری جی نے اپنا خون پسینہ بہایا ہے خبرگیری یہاں مناسب ہے۔

تھانوی عبارت میں لفظ " حکم " سے اطلاق کا معنیٰ پیدا کرنے کے لیے بمصداق

ع اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

بجنوری جی نے بزعم خویش بڑی اونچی اڑان بھری اور " شرح ام البراہین " مطبوعہ مصر صـ۲۳ پر علامہ شیخ ابراہیم دسوقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حاشیہ سے یہ نقل کیا

" اعلم ان الحکم یطلق عند اھل العرف العام علی اسناد امر الی الاٰخر ایجاباً وسلباً ویطلق عند المناطقۃ علی ادراک ان النسبۃ واقعۃ او لیست بواقعۃ وتسمی حینئذٍ تصدیقا ویطلق علی النسبۃ التامۃ الخ جان لو کہ لفظ حکم کا اطلاق اہل عرف عام کے نزدیک ایک امر کی اسناد دوسرے امر کی طرف ایجاباً یا سلباً پر ہوتی ہے اور منطقیوں کے نزدیک ادراک نسبت واقعہ یا غیر واقعہ پر۔ اس وقت اس کا نام تصدیق ہوگا اور اسی کلمۂ حکم کا اطلاق نسبت تامہ پر بھی ہوتا ہے " (الکشاف صـ۱۲۹)

اس میں " حکم " کے تیسرے معنیٰ یعنی النسبۃ التامۃ کا اول تو مطلب گڑھا

" پوری پوری نسبت کرنا " (الکشاف صـ۱۲۹)

پھر اس جہالت پر یہ چُنائی چُنی کہ

" صاحب حفظ الایمان کا کلام علم غیب کی نسبت تامہ پر ہے جو اطلاق[لے] عالم الغیب ہی سے ہوتی ہے " (الکشاف صـ۱۲۹)

لے یہ اطلاق کی بناوٹ بھی بجنوری جی کی اپنی کمائی نہیں بلکہ وہی تھانوی پس خوردہ ہے تھانوی جی نے " بسط البنان " میں یہ بناوٹ گڑھی تھی جس پر رد کرتے ہوئے " وقعات السنان " صـ۲۶ میں فرمایا ــــــ " اوّلا سائل کا سوال کہ وہ بھی انہیں کا خانہ ساز تھا اس کی عبارت ملاحظہ ہو جس میں صراحۃً یہ الفاظ موجود کہ ــــــ " زید کا عقیدہ کیسا ہے " (حفظ الایمان صـ۲) ــــ نہ یہ کہ صرف لفظ (عالم الغیب کے اطلاق) کو پوچھا ہو اگرچہ معنیٰ صحیح ہوں اسے یہ رسلیا (بسط البنان) والا یوں بناتا ہے کہ ــــ " سوال میں مقصود اصل مسئلہ کی تحقیق نہیں ہے بلکہ عالم الغیب کے اطلاق کو پوچھا ہے " (بسط البنان صـ۲۶) ــــ تھانوی صاحب دیکھیے یہ بلید کیسا کذاب دزد بکف چراغ (نہایت جھوٹا چور ہاتھ میں چراغ لیے ہوئے) ہے ــــ سائل تو صاف صاف عقیدہ کو پوچھتا ہے یہ نری اطلاق لفظ پر ڈھالتا ہے " ۱۲ منہ

بجنوری صاحبان! **اوّلا** التامۃ کے معنیٰ میں وہ تکرار " پوری پوری " کس لغت یا اصطلاح میں ہے؟

ثانیاً اس پر یہ چنائی کہ ــــــ " علم غیب کی نسبتِ تامہ اطلاقِ عالم الغیب ہی سے ہوتی ہے " ــــــ کیسی ڈھٹائی ہے؟

کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو **عالم بالغیب ' عالم بالغیوب ' عالم الاسرار والخفایا** وغیرہ کہنے سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف علم غیب کی نسبت تامہ نہیں ہوتی؟

ایک مبتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ نسبتِ تامہ ' نسبتِ ناقصہ کی مقابل ہے اگر سنّی مسلمان کہتا ہے کہ ــــــ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب داں ہیں رازوں کو جانتے ہیں ' پوشیدہ باتوں کو جانتے ہیں ــــــ تو اس میں ہرگز نسبتِ ناقصہ نہیں اور جب ناقصہ نہیں تو بیشک بالیقین **نسبتِ تامہ** ہے اور **اطلاق عالم الغیب نہیں** ہے ــــــ **تو حصر** کہاں رہا؟۔

مگر بجنوری جی کو ایک نوسکھ طالب علم کے برابر بھی سمجھ نہیں ــــــ یا تھی مگر عشقِ دیوبند کفر و توہین کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس طوق جہالت کو اپنے گلے کا ہار بنایا کہ ــــــ علم غیب کی نسبتِ تامہ کا اطلاق عالم الغیب میں حصر کیا۔

اہل عقل و انصاف کے لیے مقام ' مقام عبرت ہے کہ ــــ ایک باطل پرست ' باطل کی حمایت پر کربستہ ہوتا ہے تو یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ــــــ حق دلیلوں سے وہ باطل کو حق ثابت کرے ــــــ لامحالہ ایک باطل کے لیے کئی باطل کا ارتکاب کرتا ہے اور ایک جھوٹ کو سچ کرنے کے لیے سو جھوٹ بولتا ہے۔

ثالثاً ہاں بجنوری جی نے یہاں تھانوی پس خوردہ والی ایک بڑی عیاری پہلے ہی کی وہ یہ کہ حفظ الایمانی سوال نہ لکھ کر اس کا **خلاصہ** لکھا تاکہ من مانی مطلب آفرینی کی راہ ہموار رہے۔ لکھتے ہیں

" اصل واقعہ یہ ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب سے استفتاء کیا گیا تھا جو چند سوالات پر مشتمل تھا آخری سوال اس کا یہ تھا جس کا **خلاصہ** یہ ہے ' زید کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں ایک بالذات اس معنیٰ کر اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ دوسرے بالواسطہ اس معنیٰ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الغیب تھے اس سوال کے جواب میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اس بات پر کہ حق تعالیٰ کے سوا

دوسرے کو عالم الغیب نہیں کہہ سکتے دو دلیلیں بیان کی ہیں "۔۔۔۔ (الکشاف صد۱۲۵ تا صد۱۲۶)

کیوں بجنوری صاحبان اس سوال میں صراحۃً صاف صاف یہ الفاظ نہ تھے کہ

"زید کا یہ **عقیدہ** کیسا ہے ؟" ۔۔۔۔ (حفظ الایمان صد۲)

یہ تو بجنوری جی کی منظور نظر " حفظ الایمان " ہے جو ببانگ دہل پکار رہی ہے کہ تھانوی جی سے ۔۔۔۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی عالم الغیب **ماننا** ۔۔۔۔ **اعتقاد کرنا** پوچھا گیا تھا ۔۔۔۔ بجنوری جی اس **سباق** کے خلاف ۔۔۔۔ عالم الغیب کے **اطلاق** (علم الغیب کہنے) ۔۔۔۔ کی طرف جواب کا رُخ پھیر رہے ہیں ؟ ۔۔۔۔ زبان سے تو خوف آخرت و دین و دیانت کے وہ بلند بانگ دعوے ۔۔۔۔ اور عملاً مکر و زور و خیانت و بد دیانتی کا یہ عالم ؟ ۔۔۔۔ حکم کے تین معانی بجنوری جی نے خود نقل کیے اور پھر جہالت کی یہ ترنگ کہ

"سائل کا سوال عالم الغیب کے بارے میں ہے علم غیب کے بارے میں نہیں ۔ دوسرے یہ کہ اگر کلام علم غیب کے بارے میں کرتے تو یوں کہتے کہ آپ کی ذات مقدسہ کے لیے علم غیب ثابت کرنا یا علم غیب ماننا " ۔۔۔۔ (الکشاف صد۱۲۶)

کیوں بجنوری منشو ! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننے اور حضور کے لیے علم غیب ماننے میں فرق ہے ؟ ۔۔۔۔ کیا حکم کے تین معانی جو بجنوری جی نے نقل کیے ان میں سے دوسرا معنیٰ ' تصدیق و اعتقاد و اذعان نہیں جس کا ترجمہ ماننا ہے ؟

اب تو آپ لوگوں کو کھلا کہ **سوال عقیدہ** سے ہے اور اس کے جواب میں "حکم" بجنوری جی کے نقل کردہ معانی حکم میں سے دوسرے معنیٰ میں ہے یعنی اعتقاد و اذعان و تصدیق کیونکہ حکم کا یہی معنیٰ سوال اور سباق کے مطابق ہے ۔

رابعاً اطلاق از قبیل **تلفظ** ہے اور بجنوری جی اپنے جاہلانہ استدلال میں حکم کے جن معانی کی نقل لائے وہ سب از قبیل **معانی و مفاہیم** ہیں اوّل و آخری تعبیر نسبۃ اور النسبۃ سے ہے ۔۔۔۔ اور نسبت بولی نہیں جاتی ۔۔۔۔ سمجھی جاتی ہے ۔۔۔۔ اور **معنیٰ اوسط** کا مسکن **قلب** ہے وہ بھی از قبیلِ **لفظ** نہیں **زبان** اس کی **مظہر** ہے ولہذا کہتے ہیں اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ تو ان تینوں

معانی میں سے کسی بھی معنیٰ کے اعتبار سے **اطلاق پر حکم** کا اطلاق صحیح نہ ٹھہرا ۔۔۔۔ تو بجنوری جی نے کھایا اور کال بھی نہ کٹا ۔۔۔۔ ہاں بجنوری محنت و مشقت نے بجنوری جی کے نام علم پر پانی ضرور پھیر دیا ۔

اب تشبیہ و برابری پر بجنوری جی نے **جو ریز** کی ہے اس پر کچھ سُن لیجئے بجنوری جی لکھتے ہیں

" مولوی اشرفعلی صاحب کی عبارت میں نہ تشبیہ ہے نہ برابری "۔۔۔۔ (الکشاف صد۱۳۹)

ہم ابھی ثابت کیے دیتے ہیں کہ **دونوں** ہیں مگر پہلے یہ تو سنیے دروغ گو را حافظہ نہ باشد بجنوری جی نے یہیں صد۱۳۹ میں دو جگہ تھانوی تشبیہ و برابری پر مَعَاذَ اللہ اور نَعُوْذُ بِاللہِ مِنْہُ پڑھا یعنی تشبیہ و برابری کے کفر ہونے کا اقرار کیا ۔۔۔۔ اور دو صفحہ آگے صد۱۴۳ پر کہا

" تشبیہ مان ہی لی جائے تو بھی تنقیص و توہین نہیں پائی جاتی ہے "۔

تو پھر دو صفحہ پہلے وہ کیوں کہا تھا کہ

" یعنی معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو ان مذکورہ اشیاء (یعنی بچوں پاگلوں جانوروں کے علم کے ساتھ تشبیہ ہے یا برابر کیا ہے "۔۔۔۔ (الکشاف صد۱۳۹)

ہاں یہ کہیے کہ وہ مسلمانوں کے ڈر سے کہا تھا ورنہ **دلی عقیدہ** تو یہی ہے کہ یہ تشبیہ توہین نہیں، تنقیص نہیں، گستاخی نہیں، کفر نہیں ۔

بجنوری جی لکھتے ہیں

" لفظ " ایسا " ہرگز تشبیہ کے لیے ہی نہیں بولا جاتا "۔۔۔۔ (الکشاف صد۱۲۹)

اور پھر یہ مثال دے کر کہ

" زید نے ایسا گھوڑا خریدا جو اسے پسند آیا "۔۔۔۔ (الکشاف صد۱۳۹)

پوچھتے ہیں

" یہاں لفظ " ایسا " کو کس کی تشبیہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے "۔۔۔ (الکشاف صد۱۳۹)

جی اس کی تشبیہ کے لیے ہے جسے بجنوری جی نے اپنے بطن فریب مآب میں چھپا رکھا بجنوری جی مہارتِ علم و فن کے آسمان چھوتے مظاہروں کے باوجود اردو زبان کے قواعد سے بھی جاہل تھے ۔۔۔۔ سنیے

جہاں مشبہ و مشبہ بہ دونوں صراحۃً یا حکماً مذکور ہوں وہاں لفظ " ایسا " تشبیہ ہی کے لیے آتا ہے، تشبیہ ہی کے لیے متعین ہوتا ہے اس کی مثال وہ نہیں جو بجنوری جی نے دی بلکہ اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی کہے بجنوری جی نے تھانوی صاحب کی جو تھوڑی بہت حمایت کی ہے اس میں بجنوری صاحب کی کیا خصوصیت ہے ایسی تھوڑی بہت حمایت تو دربھنگی و ٹانڈوی و اجودھیا باشی نے بھی کی ہے۔

اب تو بجنوری مُنشو! کچھ شرما کر فرار و جہالت سے گریزاں ہو کر مانو گے کہ تھانوی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غیب اور (دیوبندی دھرم میں) بچوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب مشبّہ و مشبّہ بہ ہیں اور لفظ " ایسا " تشبیہ ہی کے لیے ہے۔

یہ تو تھی تھانوی عبارت میں تشبیہ، اب برابری بھی دیکھ لو

تھانوی نے یہ تشبیہ دے کر اس پر تفریع کی کہ

—— " تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے " —— (حفظ الایمان ص۸)

بجنوروی صاحبان گوش شنوا سے کھلتے ہوں تو سُنیں —— حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے ربِّ کریم جلّ جلالہٗ نے جو علوم غیبیہ کثیرہ عظیمہ فخیمہ عطا فرمائے اگر ان کی وجہ سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہنا جائز ہو جائے —— تو اس سے یہ کیونکر لازم آیا کہ **دیوبندی دھرم** میں پاگلوں جانوروں کو ایک آدھ بات جو غیب کی معلوم ہے اس کی وجہ سے پاگلوں جانوروں کو بھی عالم الغیب کہنا صحیح ہو جائے —— تو اس کے سوا تم اور کیا کہہ سکتے ہو کہ —— یہ لازم اس لیے آیا کہ —— حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اقدس —— اور پاگل چارپائے کا علم دونوں ایک سے ہیں ایک برابر ہیں یا فرق ہے بھی تو بہت معمولی۔ لہٰذا جیسے وہ اطلاق عالم الغیب صحیح ہونے کی علت ہو گیا یہ بھی ہو جائے گا —— تو صاف کُھل گیا کہ —— بے ادب خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بچوں پاگلوں جیسا علم مانتے اور علیت اطلاق کو اس پر متفرع جانتے ہیں۔

اب تو نہ کہو گے کہ

—— " برابری کے معنی کس قاعدے سے متعین ہوئے " —— (الکشاف ص۱۲۹)

انتباہ

تھانوی صاحب کو یہ سب اور اس سے بہت زائد ان کی کفری عبارت کا مطلب ان کے جیتے جی کھول کھول کر دکھا دیا گیا۔ سیکڑوں سوالات و ضربات ان کے سر پر نازل کیے گئے جن کے جواب سے عاجز و ساکت رہ کر "حفظ الایمان" میں کفر بکنے کے بعد "بسط البنان و تغییر العنوان" میں بے تعلق باتیں لا کر اور نئے کفریات بک کر تھانوی جی نے اپنی عبارت کا وہی مضمون وہی مطلب ہونا خود بھی قبول دیا جس پر "حسام الحرمین اور الصوارم الہندیۃ" میں فتوائے تکفیر ہے اور یوں اپنی عبارت "حفظ الایمان" کو متعین فی الکفر بتا کر اپنے کفر پر خود اپنے ہاتھوں رجسٹری کر لی —— اور ان کی حمایت میں بجنوری جیسوں کے واویلوں اور " فلاں نے تکفیر نہیں کی " جیسے پوچ اور لچر استدلال بلکہ افتراء و بہتان نے نادان دوستی کا کام کیا اور تھانوی صاحب کو ان کے کفر پر اور جما دیا اور ان کے پیچھے ان کے حامیوں کا دین و ایمان بھی تباہ و برباد ہو گیا۔ بجنوری منش سوچتے ہیں یہ واویلے اور فلاں و فلاں کی چیخ پکار تھانوی صاحب سے کفر اٹھا دیں گے؟ —— ہرگز نہیں —— یہ اللہ کا دین ہے اور وہ اپنے سچے وعدہ سے اپنے بندوں کو توفیق دے گا جو اس کے دین کی مدد کو اٹھیں گے —— تھانوی وغیرہ مرتدین کے فتنۂ توہین کے مقابلے میں سینہ سپر ہوں گے اور کلمۂ حق سے ان مرتدین کے مکر و بناوٹ کی ہر اندھیری کافور کر کے ان دلدادگانِ توہین کا کافر و مرتد ہونا بے خوف و خطر بیان کریں گے۔

اہلِ عقل و انصاف خود فیصلہ کر لیں کہ

بجنوری جی کی جہالتیں، سفاہتیں اور افتراءات و بہتانات کی ترنگیں آشکارا ہو جانے کے بعد ان کی زبانی یا بے ثبوت و حوالہ تحریری نقل و روایت کس درجۂ اعتبار و شمار میں ہو سکتی ہے۔

اور مسلمان اپنے اسلاف کا یہ ارشاد یاد کر لیں

فَاعْلَمْ ثَبَّتَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكَ عَلَى الْحَقِّ وَلَا جَعَلَ لِلشَّيْطَانِ وَتَلْبِيْسِهِ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اِلَيْنَا سَبِيْلًا اَنَّ مِثْلَ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ اَوَّلًا لَا تُوْقَعُ فِيْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ رَيْبًا اِذْ هِيَ حِكَايَةٌ عَمَّنْ

اے عزیز اللہ پاک ہمیں اور تمہیں حق پر ثابت قدم رکھے اور ایسا کرے کہ شیطان کو ہم تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہ ملے اور ہمارے عقیدۂ حقہ پر باطل کی اندھیری ڈالنے کے لیے وہ ہمارے قریب نہ آسکے یقین رکھو کہ اس طرح کی حکایت اول تو کسی مومن کے

ارْتَدَّ وَكَفَرَ بِاللّٰهِ وَنَحْنُ لَا نَقْبَلُ خَبَرَ الْمُسْلِمِ الْمُتَّهَمِ فَكَيْفَ بِكَافِرٍ افْتَرٰی هُوَ وَ مِثْلُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا هُوَ اَعْظَمُ مِنْ هٰذَا وَالْعَجَبُ لِسَلِیْمِ الْعَقْلِ یَشْغَلُ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْحِکَایَةِ سِرَّهٗ وَقَدْ صَدَرَتْ مِنْ عَدُوٍّ کَافِرٍ مُبْغِضٍ لِلدِّیْنِ مُفْتَرٍ عَلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔

(شفا شریف ص۱۱۵)

دل میں کسی طرح کا شک نہیں ڈالے گی اس لیے کہ یہ حکایت وہ بیان کر رہا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور کافر و مرتد ہو گیا ہم کسی ایسے مسلمان کی خبر قبول نہیں کرتے جس پر تہمت ہو تو کافر کی کیسے قبول کر لیں گے حالانکہ اس نے اور اس جیسوں نے اس سے بھی بڑا افترا[1] کیا۔ تعجب ہے کہ عقل سلیم رکھنے والا ایسی حکایت کی طرف دھیان کیوں دیتا ہے جب کہ وہ ایسے کی زبان سے نکلی ہے جو دشمن ہے کافر ہے دین سے دشمنی رکھنے اور اللہ جل جلالہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرنے اور بہتان باندھنے والا ہے۔

دیوبندیہ کے کفر پر پردہ ڈالنے کی بجنوری جی کی ایک ناکام کوشش

صاحب جلالین پر خامہ فرسائی

بجنوری جی لکھتے ہیں

"فقیر نے سوال یہ کیا تھا کہ اس بیان میں[2] صاحب جلالین میں کیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص نہیں نکلی کہ انھوں نے وحی الٰہی کی قرارت میں القار شیطان اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک پر القائے مدح اصنام جو کہ سراسر شان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہے بیان کیا۔ (انکشاف ص۲۳۲) ...... کیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر بتوں کی مدح بالقائے شیطان جاری ہونا ماننا توہین نہیں ہے (ص۲۳۳) ...... تفسیر جلالین میں تینوں مقامات مذکورہ میں اس مضمون کو صراحۃً بیان کیا"۔ (ص۲۳۳)

اس میں **بجنوری جی** نے اپنے بقول جس بیان میں **اپنے منھ توہین مانی** اور صرف توہین کے الفاظ ہی نہیں،

---

[1] قولہ "بڑا افترا" یعنی کفر و گستاخی۔ ۱۲ منہ

[2] "انکشاف" میں یوں ہی ہے۔ ۱۲ منہ

توہین کا صراحۃً **مضمون**[1] مانا اور اس بیان کو صاحب جلالین کا قول کہا اور صراحۃً صاحب جلالین کو اس کا قائل ٹھہرایا کہ لکھا

"تفسیر جلالین میں اسی مضمون کو صراحۃً بیان کیا"۔ (انکشاف ص۲۳۳)

اور پھر بجنوری جی صاحب جلالین کے ویسے ہی مدح خواں رہے اس سے **بجنوری جی کا یہ دھرم** صاف آشکارا ہے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے (معاذ اللہ) اور صرف الفاظ نہیں بلکہ توہین کا مضمون بیان کرے اور مضمون اشارۃً کنایۃً نہیں بلکہ صاف صریح ہو۔ بجنوری جی کے نزدیک یہ نہ کفر ہے نہ گمراہی ہے نہ کوئی گناہ — اور — وہ توہین کا صراحۃً مضمون لکھنے، بیان کرنے والا بجنوری جی کے نزدیک نہ کافر ہے نہ گمراہ نہ مجرم ہے — جس کا صاف مطلب ہے کہ — بجنوری جی کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کفر نہیں اور اس جرم ملعون سے بجنوری جی کے نزدیک کسی مدعی اسلام شخص کے اسلام پر کچھ آنچ نہیں آتی — یہ ہے بجنوری جی کے **دل کی دبی** — جو توہین کو کفر اور توہین کرنے والے کو کافر ماننے کے ہزار **ریائی اقراروں** کے باوجود بجنوری جی کے منھ سے **پھوٹی پڑ رہی** ہے۔

ہم بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان ہیں سُنّی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور کے صدقے حضور سے نسبت رکھنے والوں کی تعظیم ہمارے دلوں میں پیری ہوئی ہے کلمۂ اسلام کا احترام ہم ہی جانتے ہیں

---

[1] دیوبندیوں کی عبارات میں **توہین کے مضمون ہونے** کا بجنوری جی جگہ جگہ انکار کیے ہیں اسی سلسلے میں اپنا بھرم رکھنے کے لیے "انکشاف" ص۲۲۳ پر لکھا

"جو **مضامین** خبیثہ ان عبارات کے فرض کیے گئے ہیں ان **مضامین** خبیثہ کے **کفر** اور اس کے **قائل کے کافر** ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا"۔

یعنی بجنوری جی باور کرا رہے ہیں کہ — توہین کے مضمون پر وہ تکفیر کرتے ہیں — مگر یہ بجنوری جی کے وہی ہاتھی دانت ہیں جو دکھانے کے ہوتے ہیں کھانے کے نہیں — یہاں بجنوری جی نے اپنا دھرم صاف کھول دیا کہ — توہین کے کھلے ہوئے صراحۃً مضمون پر بھی وہ تکفیر نہیں کرتے۔ ۱۲ منہ

اور جسے بارگاہ رسالت کا یقیناً گستاخ جانتے ہیں اسے بالیقین کافر مرتد مانتے ہیں ـــــ

ہم بحمدہ تبارک وتعالیٰ بہ بانگِ دہل اعلان حق کرتے ہیں کہ ـــــ صاحب جلالین نے نہ تو ہرگز ہرگز توہین وتنقیص کے الفاظ کہے نہ معاذ اللہ توہین وتنقیص کا صراحۃً یا اشارۃً مضمون کیا۔ **صاحب جلالین نے یہاں اپنا کوئی قول وکلام ہرگز نہ لکھا** ـــــ بلکہ صاحب جلالین نے جو کچھ کیا وہ صرف یہ ہے کہ ایک روایت تھی جسے نقل کر دیا ـــــ اور **نقلِ روایت مستلزم اعتقاد وقبول نہیں** ـــــ

ـــــ تو صاحب جلالین بالجزم کسی مضمون توہین کے قائل وقابل بالالتزام نہیں ہوئے ـــــ اور کوئی شک نہیں کہ جس طرح قرآن کریم میں جہاں ظاہر، نص، مفسر، محکم ہیں وہیں خفی، مشکل، مجمل، متشابہ بھی ہیں ـــــ اسی طرح روایات احادیث میں جہاں ظاہر، نص، مفسر، محکم ہیں وہیں خفی، مشکل، مجمل، متشابہ بھی ہیں۔

اور یہ روایت اقسام اوائل سے نہیں ـــــ بلکہ اقسام اواخر میں قسم "**مشکل**" سے ہے۔

ولہٰذا علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس روایت کی تعبیر "مشکل" سے کی کہ فرمایا ـــــ

لنا فی الکلام علی مشکل ھذا الحدیث ماخذین (شفا شریف ثانی ص۱۱۱)	اس مشکل حدیث پر کلام میں ہمارے لیے دو ماخذ ہیں۔

اور قرآن کریم وحدیث صحیح میں جو "مشکل" ہو اس کا اولین حکم یہ ہے

اعتقاد الحقیقۃ فیما ھو المراد (نور الانوار ص۹۰)	مشکل کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ اس سے شارع کی جو بھی مراد ہے حق ہے۔

اور ثانیاً مشکل کا حکم یہ ہے

ثم الاقبال علی الطلب والتامل فیہ الی ان یتبین المراد (نور الانوار ص۹۰)	وہ کلمہ مشکل کس کس معنی میں آیا ہے اسے تلاش کرے اور کافی غور وخوض کرے کہ ان میں سے یہاں کس معنی میں ہے یہاں تک کہ مراد ظاہر ہو۔

تو صاحب جلالین علیہ الرحمۃ والرضوان کا اس روایت کو نقل فرمانا محض اہل علم وصاحبان بصیرت کے سامنے

روایت کو پیش کر دینا ہے تاکہ بر تقدیر صحت روایت وہ حضرات اپنی طلب وتامل سے روایت کی حقیقی و واقعی مراد تک پہونچیں ـــــ **تو صاحب جلالین ظناً بھی کسی مضمونِ توہین کے قائل وقابل نہیں ہوئے**۔ محشی جلالین نے صاحب جلالین کا یہی مقصد سمجھا لہٰذا حواشی میں کافی تفصیل سے رد وتاویل کا ذکر کیا اور حکم مشکل، طلب وتامل کی نظر حکم بھی کرتی ہے کہ روایت مذکورہ

" قد قرأ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سورۃ النجم بمجلس من قریش بعد اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی ۝ بالقاء الشَّیْطٰنِ علی لسانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غیر علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعر بہ تلک الغرانیق العلیٰ ؛ وان شفاعتھن لترتجی ؛ ففرحوا بذلک ثم اخبرہ جبرئیل بما القاہ الشیطان علی لسانہ من ذلک فحزن فسلی بھذہ الایۃ لیطمئن " ـــــ (جلالین ص۲۸۳)

میں **قرأ کا مفعول بہ محذوف ہے** اور وہ "بقیۃ السورۃ" ہے اور "تلک الغرانیق" الخ قرأ کا مفعول بہ نہیں بلکہ **القاء مصدر کا مفعول بہ** ہے علی لسانہ میں علیٰ بمعنی **بائے الصاق** ہے[1] اور **لسان بمعنی تکلم** ہے جیسا کہ تاج العروس میں ہے یا **لسان بمعنی نغمہ** ہے جیسا کہ شفا شریف ثانی ص۱۱۱ میں ہے

" حکایۃ "نغمۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ـــــ

پھر علامہ علی قاری نے "نغمۃ" کی تفسیر **لہجہ وآواز** سے کی اور علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا

الظاھر انہ ارید بہ ھنا الصوت مطلقاً (نسیم الریاض چہارم ص۹۰)	ظاہر یہ ہے کہ نغمہ سے یہاں مطلقاً آواز مراد ہے

تو علی لسانہ کا معنی ہوا ـــــ "حضور کی تلاوتِ آیت سے ملا کر[2]" جیسا کہ تفسیر خزائن العرفان

---

[1] تاج العروس ص۳۷۶ میں مررت بہ کے الصاق مجازی کی تفسیر کرتے ہوئے بحوالہ صحاح کا نک الصقت المرور بہ (گویا تم نے اپنا گزرنا اس سے ملایا) یعنی الصقت متعدی لائے ہیں ولہٰذا تفسیر خزائن العرفان پ۱۷ ع۱۳ سورہ حج زیر آیت ۵۲ یہی تعبیر اختیار کی فرمایا

[2] " شیطان نے مشرکین کے کان میں دو کلمے ایسے کہہ دیئے " ۱۲ منہ

میں ہے ـــــ یا یہ معنیٰ ہوا ـــــ حضور کی آواز سے ملاکر یا آواز اور تلاوت کے لہجہ و انداز سے ملاکر ـــــ جیساکہ شفا و شروح شفا سے گذرا اور بہرحال " علی لسانہ " القاء مصدر کا **ظرف** ہے۔ القاء کا بذریعۂ علی **مفعول بہ** نہیں ہے۔ القاء کا بذریعۂ علی مفعول بہ **اَسْمَاعِهِمْ** ہے جو مقدر ہے[1] (یعنی علی اسماعھم ای قریش) من غیر علمہ القاء مصدر سے متعلق اور القاء کا **ظرف** ہے اور بالقاء الخ قد قرأ سے حال ہے اور معنیٰ روایت یہ ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کی ایک مجلس میں سورۂ نجم کی تلاوت میں اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى کے بعد بقیہ سورۃ کی تلاوت فرمائی جب کہ شیطان نے اس سے ملاکر یا حضور کی آواز کی نقل بناکر بتوں کی تعریف کے دو کلمے تلك الغرانیق الخ قریش کے کانوں میں ڈال دیئے اس سے قریش خوش ہوئے (سمجھے کہ حضور نے معاذ اللہ ان کے بتوں کی تعریف کی) وحیِ الٰہی کی تبلیغ و تعلیم میں مشغول ہونے کے سبب حضور کا التفات اس القائے شیطانی کی طرف نہ گیا۔ حضرت جبریل علیہ الصلاۃ والتسلیم نے جب عرض کی کہ شیطان نے یہ کچھ قریش کے کانوں میں پھونکا ہے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج ہوا اس پر اللہ عزوجل نے اس آیت سے اپنے محبوب کو تسلّی دی وہ آیت یہ ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ	اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے[2] سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انھوں نے پڑھا تو شیطان نے

[1] بجنوری جی نے جلالین کے اسی صفحہ سے جو " بما القاہ الشیطان علی لسان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ابطل اھ " نقل کیا ہے اس میں بھی علی لسان کا یہی معنیٰ ہے۔ ۱۲ منہ

[2] تفسیر خزائن العرفان میں فرمایا ـــــ " شانِ نزول جب سورۂ والنجم نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور بھی کرسکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى پڑھ کر حسبِ دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملاکر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لیے یہ آیت نازل فرمائی " ۱۲ منہ

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ (پ ۱۷ ع ۱۴ سورۂ حج آیت ۵۲ اور ۵۳)	ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملادیا تو مٹادیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کردیتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کردے ان کے لیے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بیشک ستمگار دُھر کے جھگڑالو ہیں۔

صاحب جلالین کی جلالتِ علمی مقتضی ہے کہ خود انہوں نے یہی یا اس جیسا بے غبار معنیٰ اس روایت کا سمجھا ورنہ جس معنیٰ پر بجنوری جی نے " توہین نہیں نکلی ؟ " بہ استفہام انکاری کہا اور اپنی خباثتِ قلبی سے توہین کا صراحۃً مضمون صاحب جلالین کے سر دھر دیا ہے۔ اس معنیٰ پر روایت کے الفاظ مختل ہوکر رہ جائیں گے اور حاشا کہ صاحب جلالین جیسا عالم اس حالت میں اس روایت کو نقل کرے اور اپنی تفسیر میں جگہ دے ـــ مختل ہم نے اس لیے کہا کہ شروع میں " قد قرأ " اور بیچ میں " من غیر علمہ " متضاد ٹھہریں گے اس لیے کہ اس معنیٰ پر قد قرأ (معاذ اللہ) التزام قرارتِ مدح اصنام کو بتاکید بیان کرے گا اور التزام بے علم کے ممکن نہیں[1] ـــــ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے ـــــ عامۂ بشر میں دیکھ لیجئے ـــــ جو بات کسی سے ایسی سرزد ہوئی جس کی اسے کچھ خبر نہ ہوئی ـــــ کون ذی شعور اس بات کی اس کی طرف نسبت التزامی کرے گا ؟ ـــــ اور اس کی بے خبری جانتے ہوئے یوں بیان کرے گا کہ ـــــ بیشک فلاں نے یہ بات کہی اور اس کہنے کی اسے کچھ خبر نہ ہوئی۔

ولہذا صاحب جلالین کا دامن توہین یا قبولِ توہین جیسی کفری نجاست سے قطعاً پاک و صاف قرار پایا نیز آیت

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ (پ ۱۷)	اور بیشک ظالم لوگ شقاق بعید میں ہیں۔

[1] صدورِ افعالِ اختیاریہ کو شعور سے انفکاک نہیں۔ ۱۲ (فتاویٰ رضویہ مترجم ص ۵۷۱/۲۱۷، الیاقوتۃ الواسطۃ ص ۳)

کے تحت جو ہے

"ــــ خلافٍ طویلٍ مع النبی والمؤمنین حیث جریٰ علیٰ لسانہٖ ذکر اٰلھتھم بما یُرضیھم ثُمَّ ابطل ذٰلکَ" ــــ (جلالین صفحۂ مذکور)

یہ "جری علیٰ لسانہٖ" زعم ظالمین کا بیان ہے یعنی جری علیٰ لسانہٖ زعما منھم یا علیٰ زعمھم جیسا کہ خود الفاظِ عبارت سے مفہوم ہو رہا ہے ــــ یعنی ــــ بیشک ظالم لوگ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایمان والوں کے ساتھ طویل جنگ ٹھانے ہوئے ہیں کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر ان ظالموں کے گمان میں معاذاللہ ان ظالموں کے بتوں کا چرچا ان ظالموں کی پسند کے مطابق جاری ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا جھوٹ اور باطل ہونا ظاہر فرما دیا۔

الحاصل صاف ظاہر و ثابت ہوا کہ صاحب جلالین کسی قول و مضمون توہین کے ہرگز قائل و بادی نہیں قابل نہیں ــــ صرف ایک "روایتِ مشکل" کے ناقل ہیں جب کہ تھانوی وغیرہ دیوبندی اشکال سے برکنار معانیٔ کفر و توہین میں متعین عباراتِ حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فتوائے گنگوہی کے ناقل نہیں یقیناً قائل ہیں ان عبارات کے خود بادی ہیں حتیٰ کہ مثلاً زید جس کے عقیدے سے "حفظ الایمان" میں سوال ہے اس کے خواب و خیال میں بھی مطلق بعض علوم غیبیہ کی بنا پر عالم الغیب ماننا نہ آیا ہو گا مگر تھانوی جی نے اسے اپنے جی سے گڑھ لیا اور جو زید کا عقیدہ اور صحیح منشا تھا یعنی علوم کثیرہ عظیمہ وافرہ متظافرہ کی بنا پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننا، تھانوی اس سے صاف نظر چرا گئے ــــ کیوں؟ ــــ صرف اس لیے کہ اس منشاء صحیح پر اس گندی گالی یعنی بچوں پاگلوں جانوروں کو بھڑانے کا موقع نہیں ملتا اور ان کا ناپاک مقصد توہین حاصل نہ ہوتا۔

بجنوری جی کے لیے اسی شفا شریف میں وہیں یہ درسِ عبرت تھا کہ

وَصَدَقَ الْقَاضِیْ بَکْرُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَالِکِیُّ حَیْثُ قَالَ لَقَدْ بُلِیَ النَّاسُ بِبَعْضِ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ وَالتَّفْسِیْرِ وَتَعَلَّقَ بِذٰلِکَ الْمُلْحِدُوْنَ۔ (شفا شریف جلد ثانی ص۱۱۰)

قاضی بکر بن علاء مالکی نے سچ کہا جہاں فرمایا کہ یقیناً کچھ تفسیر، لکھنے والوں اور بعض بد دین گمراہوں کے سبب لوگ آزمائش میں پڑ گئے اور باطل پرست ملحدین، ظاہرِ بعضِ روایت حدیث سورۂ نجم جیسی باتوں میں اُلجھ کر رہ گئے۔

یہ انہیں نظر نہ آیا اور نہ یہ بصیرت نصیب ہوئی کہ ــــ ایک عالم ربانی کا فرمانا خود ان پر کیسا صادق آیا کہ ــــ اُس مصروف عن الظاھر محتمل للمعنی الطاھر نقل میں توہین بتا کر اس سے ــــ کُفرِ صریح کے قائل، عباراتِ متعین فی الکفر کے بادی دیوبندیہ کو انھوں نے مسلمان ٹھہرانا چاہا اور اپنا دین لٹنے ایمان برباد ہونے کی کچھ پرواہ نہیں کی۔

ایک آسان بات

بجنوری جی جگہ جگہ رونا روئے ہیں کہ فلاں عالم، فلاں جگہ کے عالم، فلاں مدرسہ کے عالم نے خبثائے دیوبندیہ کی تکفیر نہیں کی آخر یہ رونا کیوں؟ ــــ بجنوری جی خود کو اَن پڑھ کہتے اور ناسمجھ جاہلوں میں اپنا شمار تو کراتے نہیں تھے بلکہ مدعی علم تھے نہ صرف مدعی علم بلکہ نہایت قابلیت جتاتے اور دور رس ماہر کامل بنتے تھے ــــ تو پھر یہ فلاں و فلاں کی اوٹ میں منہ چھپانا کیوں؟ ــــ اجماع درکار تھا تو وہ تو ہو چکا

اِنَّ جَمِیْعَ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ کَافِرٌ مُّرْتَدٌّ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّۃِ۔ (المعتقد ص۱۴۶)

جو کوئی بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے یا حضور کو عیب لگائے وہ بالاجماع کافر مرتد ہے۔

اب دیکھنا کیا باقی رہا تھا؟ ــــ صرف یہ کہ جو کچھ براہین و حفظ الایمان و تحذیر و فتوائے گنگوہی میں دیوبندیہ نے لکھا وہ کفر و توہین ہے یا نہیں؟ اور ہے تو متعین ہے یا کسی تاویل بعید ابعد ضعیف اضعف کی گنجائش رکھتا ہے ــــ اس کے لیے نہ اجماع تلاش کرنے کی حاجت تھی اور نہ منصب اجتہاد کی ضرورت ــــ اپنے اسی علم اور قابلیت و مہارت کو جس کے بجنوری جی مدعی تھے کام میں لاتے ــــ عباراتِ دیوبندیہ میں کوئی اپنا شبہہ تو بجنوری صاحب نے پیش نہ کیا پوری کتاب میں جو کچھ ہے دیوبندیہ ہی کا پس خوردہ یا اس پر حاشیہ آرائی ہے ــــ اپنے کفِ لسانِ باطل کی وجہ میں خود ہی "بسط البنان" وغیرہ کو پیش کیا ہے (جیسا کہ "الکشاف" ص۵۸ میں ہے)

"بسط البنان" میں تھانوی جی نے جو کچھ **مکروفریب** کیا اور بزور زبان اپنی عبارت کا جو مطلب گڑھا اس کا **قاہر رَد وقعات السنان**، **ادخال السنان** اور **قہر واجد دیان** میں ــــ نیز تحذیر و براہین سمیت حفظ الایمان کی دیوبندی بناوٹوں کا **رَدِّ متین** "**الموت الاحمر**" میں نیز **فتوائے**[1] **گنگوہی** سے انکار دیوبندیہ کا **خصوصی رَد** "**تمہیدِ ایمان بآیات قرآن**" نیز

۱۳ ـ ھ ۲۶

---

[1] بجنوری جی کی جہالت کہ فتوائے گنگوہی کی گنگوہی کی طرف نسبت کے انکار پر الخطُ یشبہ الخطَ سے دلیل لائے اور اپنے پاؤں پر تیشہ زنی کو فتاویٰ رضویہ کا حوالہ دیا جس میں صاف و اشگاف تصریح موجود ہے کہ

"مفتی کے خطوط بالاجماع مستثنیٰ ہیں" ــــ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص۵۳۳)

بجنوری جی یا ان کے ہمنوا استفتا بھیج کر تحریری فتویٰ بے دو گواہانِ عادل کے منگوانے کے قائل اور اس پر عامل تو نہ ہوں گے بلکہ اپنے چیلوں کو بھی روک گئے ہوں گے کیونکہ جب الخطُ یشبہ الخطَ خط خط کے مشابہ ہوتا ہے تو کیا اطمینان ــــ کہ فلاں مفتی ہی نے یہ فتویٰ لکھا ہے اس کے مہر و دستخط سے کسی جاہل گنوار یا کسی منافق غدار نے نہیں لکھا ــــ یہ ہے مبلغ علم اور اس پر میدانِ تحقیق و مبحثِ تکفیر میں بے تبعانہ جولانی دکھانے کی وہ دھن۔ خدا جب دین لیتا ہے تو عقل چھین لیتا ہے۔

فائدۂ نفیسہ :ــــ "مفتی کے خطوط بالاجماع مستثنیٰ ہیں" (فتاویٰ رضویہ ص۵۳۳ ج۴)

یعنی مفتی کا خط فتویٰ اسی کا مانا جائے گا ــــ پھر جب اس فتوے کی مفتی کی طرف نسبت شائع و مشتہر ہو اور مفتی اس نسبت سے انکار نہ کرے تو وہ احتمال بعید بھی کہ ــــ ممکن ہے فتویٰ مفتی کا نہ ہو کسی اور نے مفتی کے نام سے لکھ دیا ہو ــــ مرتفع ہو جائے گا اور بغیر کسی احتمال و شبہہ کے وہ فتویٰ صراحۃً بداہۃً اسی مفتی کا قرار پائے گا ــــ ولہذا "تمہید ایمان" میں فرمایا

ــــ "زید سے اس کا ایک مُہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اس کا رَد چھاپا کریں، زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

ان سب اور ان سے بہت زائد کا رَدِّ بدیع "**الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد**" میں

۱۳ ۳۷ ھ

امام اہلسنّت قدس سرہٗ کی حیات مبارکہ ہی سے **چھپ کر شائع و مشتہر** ہے ــــ ان سب کو بہ نگاہِ عمیق و بہ نظرِ انصاف دیکھ لیتے۔ پھر بالفرض کفریاتِ دیوبندیہ پر ان قاہر رَدوں میں سے صرف ایک ایک رَد کو چھوڑ کر وہ سب کا جواب دے لیتے کفریاتِ دیوبندیہ پر محض ایک ایک دلیل باقی رہ جاتی تو بھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

دیکھے مُنے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے، کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا" ــــ (ص۳۹)

فتوائے کذب گنگوہی کا یہی حال ہے ولہذا "تمہید ایمان" میں فرمایا

ــــ "وہ فتوے جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لیے گئے جن میں سے ایک فوٹو کر علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لیے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے، یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رَد کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رَد چھپا، پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رَد چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا، اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتوے میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلسنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا" (ص۳۸، ۳۹)

تو فتوائے گنگوہی کی اور اس میں مذکور کفر صریح کی طرف نسبت میں کیا شبہہ رہا۔

۱۲ منہ۔

دیوبندیہ کو شرعاً کافر مرتد ماننے کے سوا ان کے سامنے کوئی راستہ نہ ہوتا بلکہ **بفرضِ محال** ایک بھی نہ سہی
از اول تا آخر سب اعتراضوں کے جواب باصواب وہ دے لیتے (حالانکہ یہ قطعاً جزماً ناممکن ہے) تو بھی
اس سے دیوبندیہ نہ مسلمان بنتے اور نہ ہی ان کی تکفیر کے سوا بجنوری جی کو کوئی چارۂ کار ہوتا وہ کیوں ؟
ہم سے سنیئے

دیوبندیہ کے جیتے جی دیوبندیہ کے رد ہوتے رہے تکفیریں ہوتی رہیں دیوبندیہ کی کیٹیاں جڑ کر
بیٹھیں مگر اُن کفری عبارات میں کوئی اسلامی پہلو نہ نکلنا تھا نہ نکلا ـــــــ تو بفرض غلط وہ عبارتیں
متعین نہ تھیں تو یوں دیوبندیہ کے کفر میں متعین ہوگئیں ـــــــ اب کسی بجنوری یا ہندی وغیرہ کی تاویلے
ان عبارات کے قائلین کو کیا فائدہ ؟ ـــــــ وہ تو کافر کے کافر ہی رہے ـــــــ اور ان سب
حقائق کو دیکھتے سُنتے جانتے بوجھتے بالیقین ان سے باخبر رہتے ہوئے کسی بجنوری وغیرہ کو دیوبندیہ کی تکفیر سے
کفِ لسان کی کیا گنجائش رہتی ـــــــ تو صاف ظاہر و روشن ہوگیا کہ بجنوری جی نے جو کچھ ریز کی وہ حمایتِ
دیوبندیت و حمیتِ کفر و ردّت کی رگ تھی جو پھڑک اٹھی اور بجنوری کے دین و ایمان کا کھلم کھلا صفایا کرگئی
اعاذنا اللہ تعالیٰ من ذٰلک وجمیع المسلمین بجاہ حبیبہ الامین علیہ وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ وحزبہٖ وابنہٖ
الصلوٰۃ والتسلیم وعلینا معھم وفیھم الیٰ یوم الدین والحمد للہ ربّ العٰلمین ۔

اسرار احمد نوری
نوری دارالافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدر الاسلام مانا پار بہریا
ڈاکخانہ حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور (یوپی) ۲۷۱۶۰۴ ۔
رجب ۱۴۲۴ھ ۔

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ و رسول جلّ وعلا
وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو ان کا سچا ایمان دکھایا اور
اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حجتِ الٰہیہ تمام کردی
یعنی
حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین
۱۳۲۴ھ
مع ترجمۂ اردو
مبین احکام و تصدیقات اعلام
۱۳۲۵ھ
خوشی و شادمانی اسے کہ سنے اور مانے ۔ اور حسرت و پشیمانی اسے کہ نہ سنے
یا سن کر حق نہ پہچانے ۔
النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی
لاہور پاکستان

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ط
نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم ط

سلٰم منا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
علٰی سادتنا علماء البلد الامین ؛ و
قادتنا کبراء بلد سید المرسلین ؛
صلّی اللہ تعالٰی وسلّم وبارك علیہ و
علیهم اجمعین **وبعد** فان المعروض
علٰی جنابکم ؛ بعد لثم اعتابکم ؛
عرض محتاج فقیر ؛ مظلوم اسیر ؛
ذی قلب کسیر ؛ علٰی عظماء کرماء ؛
اسخیاء رحماء ؛ یدفع اللہ بہم
البلاءَ والعنا ؛ ویرزق
بہم الھنا والغنٰا[عہ] ؛ أن
السنۃ فی الھند غریبۃ ؛ وظلمٰت الفتن
والمحن مھیبۃ ، قد استعلی الشرّ ؛ واستولی
الضّرّ[عہ] ؛ وتفاقم الامر ؛ فالسنی الصابر علٰی دینہ
کالقابض علی الجمر ؛ فوجب علٰی ذمۃ ھمۃ امثالکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم ط

سلام ہماری طرف سے اور اللہ کی رحمت اور اُس کی
برکتیں ہمارے سرداروں امن والے شہر مکہ معظمہ کے
عالموں اور ہمارے پیشواؤں سید المرسلین صلّی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر۔ اللہ تعالےٰ
درود وسلام وبرکت نازل کرے ہمارے نبی اور
سب انبیاء پر۔ پھر آپ کی آستانہ بوسی کے بعد آپ کی
جناب میں عرض (ایسی عرض جیسے کوئی حاجت مند
بے نوا ستم دیدہ گرفتار دل شکستہ ، عظمت والے
کریموں ، سخاوالے رحیموں سے عرض کرے جن کے
ذریعے اللہ تعالٰی بلا ورنج دور فرماتا اور اُن کی
برکت سے خوشی وسود مندی بخشتا ہے) یہ ہے کہ
مذہب اہل سنّت ہندوستان میں غریب ہے اور فتنوں
اور محنتوں کی تاریکیاں مہیب ۔ شر بلند ہے اور ضرر غالب
اور کام نہایت دشوار ، تو سنّی اپنے دین پر صبر کرنے والا
ایسا ہے جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا ۔ تو آپ جیسے

عہ عناء بالفتح والمد : رنج وبیان ۔ غناء بالفتح والمد : فائدہ وسود ۔ صراح — "سیبویہ گفت لفظ [illegible]" [illegible]

[عہ] کا ہمزہ برائے مناسبت الف ہوگیا ۔ ۱۲ ن ——— عہ الضّرّ ، ویُضمّ لغتان ، او بالفتح مصدر وبالضم اسم (ق) ۱۲ ن

السادة القادة الکرام ؛ اعانةُ الدین ؛ واھانة المفسدین ؛ اذلیس بالسیوف فبالاقلام ؛ فالغِیاث الغِیاث یاخَیل اللّٰہ ؛ یافرسانَ عساکر رسول اللّٰہ ؛ اَمِدّونا بمُدّۃ ؛ واَعِدّوا لدفع الاعداء عُدّۃ ؛ وشُدّوا عَضُدنا فی ھٰذہِ الشِدّۃ ؛ ومن المیسور ؛ علی قدر المقدور ؛ فی ابانة ھٰذہ الامور ؛ اَن رجلا من علماء بلادنا ؛ الملقب علی لسان عمائدنا واسیادنا ؛ بعالم اھل السنة والجماعة ؛ وقف نفسہ علی دفاع تلک الضلالة والشناعة ؛ فصنف کتبا ؛ والف خطبا ؛ تنوف کتبہ[۱] علی مائتین ؛ بھا للدین زین ؛ وجلاءٌ للرین ؛ منھا شرحٌ علقہ علی المعتقد المنتقد ؛ سماہ المعتمد المستند ؛ وقد تکلم فی مبحث شریف منہ علی اصول البدع الکفریة ؛

سرداروں پیشواؤں کریموں کے ذمۂ ہمت پر مددِ دین اور تذلیلِ مفسدین واجب ہے جب تلواروں سے نہیں تو قلموں سے سہی فریاد فریاد اے خدا کے لشکرو! نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فوج کے سوارو! ہماری مدد کرو اپنی روشنائی سے، اور دفعِ دشمناں کے لیے سامان مُہیّا کرو اور اِس سختی میں ہمارے بازو کو قوت دو۔ اور ان امور کے ظاہر کرنے میں بقدر قدرت ایک آسان بات یہ ہے کہ ہمارے شہروں کے علماء سے ایک مرد نے جو ہمارے سرداروں اور عمائد کی زبان پر لقب عالمِ اہلِ سُنّت و جماعت سے ملقّب ہے اپنی جان کو ان گمراہیوں اور قباحتوں کے دفع میں وقف کر دیا۔ کتابیں تصنیف کیں اور بیانات تالیف کیے اُس کی تصنیفیں دو سو[۱] سے زائد ہوئیں جن سے دین کے لیے زینت اور زنگ کا دور ہونا ہے اُن میں سے "المعتقد المنتقد" کی شرح "**المعتمد المستند**" ہے اس کی ایک مبحث شریف میں اُن کفری بدعات کے اصول پر

[۱] تلک عدتھا اذ ذاک اما الاٰن فقد نافت وللّٰہ الحمد علی اربع مائة اھ مصحیحہ غفرلہ ــــــ یہ شمار اس وقت تھا اور اب بفضلہ تعالیٰ چار سو ۴۰۰ سے زائد تصانیف ہیں ۱۲ مصحح عفی عنہ ــــــ میں کہتا ہوں یہ خبر بھی حینِ حیات کی ہے پوری عمر مبارک کی تصنیفات کا شمار کہیں زائد ہے ــــــ پھر وہ تصنیفات بھی محنت دیگراں کو اپنے خانے میں ڈال لینے کی علت سے بری ہیں خود امام اہلِ سنّت تحدیثِ نعمت کے طور پر گویا ہیں ــــــ " بحمدہٖ عزّ وجلّ فقیر کی عام تصنیفات افکارِ تازہ سے مملو ہوتی ہیں حتیٰ کہ فقہ میں جہاں مقلدین کو ابدائے احکام میں مجالِ دم زدن نہیں تحدثاً بنعمة اللّٰہ تعالیٰ " ــــــ اور اس کی صداقت کے اعتراف و اظہار کو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ باعثِ سعادت جان کر دلا ترجمن من کاس الکرام نصیب کی تصویر بارگاہِ امام میں یوں نواسنج ہیں کہ ــــــ " صدقت یا سیدی لاریب فیہ اذ کان فضل اللّٰہ علیک عظیما فاسئلک من زکوتہ حظا یسیرا۔ بملازمان سلطاں کہ رساند ایں دعا را ؛ کہ بشکر بادشاہی بنواز ایں گدا را " ۱۲ اسرار احمد نوری ۵۵ انظرة المکیة ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ اپریل ۲۰۰۷ء

مضاف الیہ کو اس کا قائم مقام کر دیا گیا (جیسا کہ زیداً سیفاً سیفوا کے تحت بشیر الناجیہ ص۱۲۰ میں ہے)۔ ۱۲

الشائعةِ الاٰن فی الدیار الھندیة ؛ نعرض منھا ذکر بعض الفرق بلفظہ ؛ لیتشرف منکم بنظرۃ وتصدیق ؛ وتفرح السنة ؛ ویُفرَج عنھا کل مِحنة ؛ بعون التصویب منکم والتحقیق ؛ وتذکروا صریحا ان ائمة الضلال ؛ الذین سماھم ھل ھم کما قال ؛ فمقالہ فیھم بالقبول حقیق ؛ ام لا یجوز تکفیرھم ؛ ولا تحذیر العوام عنھم وتنفیرھم ؛ وان انکروا ضروریات الدین ؛ وسبّوا اللّٰہ رب العٰلمین ؛ وسبّوا رسولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم الامین المکین ؛ وطبعوا واشاعوا کلامھم المھین ؛ لانھم علماء مولویة ؛ وان کانوا من الوھابیة ، فتعظیمھم واجب فی الدین ، وان شتموا اللّٰہ وسید المرسلین ؛ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین ، کما تزعمہ بعض الجھلة من المذبذبین ؛ ویا ساداتنا بینوا نصر الدین ربکم ان ھٰؤلاء الذین سماھم ونقل کلامھم وھا ھو ذا نبذ من کتبھم کالاعجاز الاحمدی وازالة الاوھام للقادیانی وصورة فتیا

کلام کیا ہے جو آج ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبارت میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کی نگاہ و تصدیق سے مشرف ہو اور سُنّت شادماں اور مسرور ہو اور حضرات کی تصحیح و تحقیق کی برکت سے مذہبِ اہلِ سنّت پر سے ہر مشکل دور ہو اور صاف ذکر فرمائیے کہ وہ سردارانِ گمراہی جن کا ذکر اُس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی ہیں جیسا مصنّف نے کہا ہے تو جو حکم اس میں اُن پر لگایا سزاوارِ قبول ہے یا ان لوگوں کو کافر کہنا جائز نہیں نہ عوام کو اُن سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے اگرچہ وہ ضروریاتِ دین کا انکار کریں اور اللہ ربّ العٰلمین اور اُس کے رسول معزز و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بُرا کہیں اور اپنا یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں۔ اس لیے کہ وہ عالم و مولوی ہیں اگرچہ وہابی ہیں تو ان کی تعظیم شرعاً واجب ہے اگرچہ اللہ و رسول کو گالیاں دیں' جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جن کے دلوں میں ایمان مستقر نہ ہوا۔ اور اے ہمارے سردارو! اپنے ربّ عزّ وجلّ کے دین کی مدد کو بیان فرمائیے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنّف نے لیا اور اُن کا کلام نقل کیا (اور ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجازِ احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے

رشید احمد الکنکوهی فی فوتوغرافیا و
البراهین القاطعة حقیقة له ونسبة لتلمیذه
خلیل احمد الانبهتی وحفظ الایمان
لاشرف علی التانوی معروضات ؛ مضروب
بخطوط ممتازة علی عباراتها المردودات ؛
هل هم فی کلماتهم هذه منکرون لضروریات
الدین ؛ فان کانوا وکانوا کفارا مرتدین،
فهل یفترض علی المسلمین اکفارهم کسائر
منکری الضروریات ؛ الذین قال فیهم
العلماء الثقات ؛ من شك فی کفره وعذابه
فقد کفر ؛ کما فی شفاء السقام والبزازیة
ومجمع الانهر والدر المختار وغیرها من
الکتب الغرر ؛ ومن شك فیهم او وقف
فی تکفیرهم ؛ اوعظمهم اونهی عن
تحقیرهم ؛ فما حکمه فی الشرع المبین ؛
لازلتم بفضل الله مفیضین ؛ علی المسلمین
احکام الدین ؛ امین ؛ والصلاة والسلام
علی سید المرسلین ؛ محمد واله
وصحبه اجمعین ؛

رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ درحقیقت
اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد
خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے ۔ اور اشرفعلی
تھانوی کی حفظ الایمان کہ ان کتابوں کی عبارات
مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گیے ہیں)
آیا یہ لوگ اپنی اِن باتوں میں ضروریات دین کے
منکر ہیں ؟ ۔ اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا
مسلمان پر فرض ہے کہ انھیں کافر کہے جیسا کہ تمام
منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں
علمائے معتمدین نے فرمایا جو اُن کے کفر و عذاب میں
شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و
بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں
میں ہے اور جو اُن میں شک کرے یا انھیں کافر
کہنے میں تامل کرے یا اُن کی تعظیم کرے یا اُن کی
تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے ؟
آپ حضرات ہمیشہ فضل خدا سے مسلمانوں پر احکام دین کا
افاضہ فرماتے رہیں ۔ اور درود و سلام نازل ہو تمام
رسولوں کے سردار محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور
ان کے آل و اصحاب سب پر ۔

قال فی المعتمد المستند

بعد ماحقق ان صاحب البدعة المکفرة

المعتمد المستند میں

اولاً یہ تحقیق کی کہ بدعت کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ

اعنی به کل مدع للاسلام منکر لشیء من
ضروریات الدین کافر بالیقین ؛ وفی
الصلاة خلفه وعلیه والمناکحة والذبیحة
والمجالسة والمکالمة وسائر المعاملات
حکمه حکم المرتدین ؛ کما نص علیه فی
کتب المذهب کالهدایة والغرر وملتقی
الابحر والدر المختار ومجمع الانهر و
شرح النقایة للبرجندی والفتاوی
الظهیریة والطریقة المحمدیة والحدیقة
الندیة والفتاوی الهندیة وغیرها متونا
وشروحا وفتاوی) مانصه ولنعد
بعض من یوجد فی اعصارنا وامصارنا
من هؤلاء الاشقیاء فان الفتن
داهمة ؛ والظلم متراکمة ؛ والزمان
کما اخبر الصادق المصدوق صلی الله
تعالی علیه وسلم یصبح الرجل
مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی
مؤمنا ویصبح کافرا والعیاذ
بالله تعالی فیجب التنبه
علی کفر الکافرین المتسترین
باسم الاسلام ولاحول ولاقوة

دعوی اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین میں سے
کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے اُس کے پیچھے نماز
پڑھنے اور اُس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور
اُس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اس کے
ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اُس کے پاس بیٹھنے اور
اُس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں
اُس کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے ۔
جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ و غرر و ملتقی الابحر و
درمختار و مجمع الانہر و شرح نقایہ برجندی و
فتاوی ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و فتاوی
عالمگیری وغیرہا متون و شروح و فتاوی میں تصریح
ہے (اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی) اور
چاہیے کہ ہم گنائیں اُن اشقیا میں سے بعض فرقے
جو ہمارے شہروں اور زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔
اس لیے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور
ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں۔ اور
زمانہ کی وہ حالت ہے جیسی صادق مصدوق صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مسلمان
ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہے اور
صبح کو کافر والعیاذ باللہ تعالی تو اُن کافروں کے
کفر پر آگاہی لازم ہے جو اسلام کے نام کو اپنا پردہ

الّا باللہ ۔

فمنھم المرزائیۃ ونحن نسمیھم الغلامیۃ نسبۃً الی غلام احمد القادیانی دجالٌ حدث فی ھذا الزمان فادعی اوّلا مماثلۃ المسیح وقد صدق واللہ فانہ مثل المسیح الدجال الکذاب ثم ترقی بہ الحال فادعی الوحی وقد صدق واللہ لقولہ تعالیٰ فی شان الشیاطین یُوْحِیْ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔ امّا نسبۃ الایحاء الی اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ وجعلہ کتابہ البراھین الغلامیۃ کلام اللہ عزوجل فذلک ایضا مما اوحی الیہ ابلیس اَنْ خُذْ منی وانسب الی الٰہ العٰلمین ثم صرح بادعاء النبوۃ والرسالۃ وقال ھو اللہ الذی ارسل رسولہ فی قادیان وزعم ان مما نزل اللہ تعالیٰ علیہ انا انزلناہ بالقادیان وبالحق نزل وزعم انہ ھو احمد الذی بشّر بہ ابنُ البتول وھو المراد من قولہ تعالیٰ عنہ وَمُبَشِّرًا

بنائے ہوئے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ان میں سے ایک فرقہ مرزائیہ ہے اور ہم نے ان کا نام غلامیہ رکھا ہے **غلام احمد قادیانی** کی طرف نسبت ۔ وہ ایک دجال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ اُس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کذاب کا مثیل ہے پھر اُسے اور اونچی چڑھی اور وحی کا ادعا کیا اور واللہ وہ اس میں بھی سچا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دربارۂ شیاطین فرماتا ہے ایک اُن کا دوسرے کو وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کو۔ رہا اُس کا اپنی وحی کو اللہ سبحٰنہٗ کی طرف نسبت کرنا اور اپنی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے کہ لے مجھ سے اور نسبت کر رب العٰلمین کی طرف ۔ پھر دعویٰ نبوت و رسالت کی صاف تصریح کردی اور لکھ دیا کہ اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا اور زعم کیا کہ ایک آیت اُس پر یہ اتری ہے کہ ہم نے اُسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اترا اور زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے جن کی بشارت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دی تھی اور اُن کا یہ قول جو قرآن مجید میں مذکور ہے میں بشارت دیتا آیا ہوں

برسولٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ وزعم ان اللہ تعالیٰ قال لہ انک انت مصداق ھذہ الاٰیۃ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ ثم اخذ یفضل نفسہ اللئیمۃ علی کثیر من الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیھم اجمعین وخص من بینھم کلمۃ اللہ وروح اللہ ورسول اللہ عیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلام احمد ہے

ای اترکوا ذکر ابن مریم فان غلام احمد افضل منہ واذ قد اُوخِذَ بانک تدعی مماثلۃ عیسیٰ رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام فاین تلک الاٰیات الباھرۃ التی اتی بھا عیسیٰ کاحیاء الموتی وابراء الاکمہ والابرص وخلق ھیأۃ الطیر من الطین فینفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ تعالیٰ فاجاب بان عیسیٰ انما کان یفعلھا بمسمریزم اسم قسم من الشعوذۃ بلسان انکلیزیۃ قال

اُس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہے اس سے میں ہی مراد ہوں اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے کہا ہے کہ اس آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے۔ پھر اپنے نفسِ لئیم کو بہت انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتانا شروع کیا اور گروہ انبیاء علیہم السلام سے کلمۃ خدا و روح خدا و رسول خدا عزوجل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو تنقیصِ شان کے لیے خاص کرکے کہا

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلام احمد ہے

اور جب کہ اُس سے مواخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسولِ خدا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مثیل بتاتا ہے تو وہ عقل کو حیران کردینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کیا کرتے تھے جیسے مُردوں کو جِلانا اور مادرزاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مٹی سے ایک پرند کی صورت بنانا پھر اُس میں پھونک مارنا اُس کا حکم خدا عزوجل سے پرندہ ہوجانا۔ تو اِس کا یہ جواب دیا کہ عیسیٰ یہ باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے) اور لکھا کہ میں ایسی

ولولا انی اکرہ امثال ذلک لاتیت بہا واذ قد تعود
الانباء عن الغیوب الآتیۃ کثیرا، ویظہر فیہ
کذبہ کثیرا بشیرا، داوی داءہ بہذا بان ظہور
الکذب فی اخبار الغیب لاینافی النبوۃ
فقد ظہر ذلک فی اخبار اربع مائۃ
من النبیین واکثر من کذبت اخبارہ
عیسی وجعل یصعد مصاعد الشقاوۃ
حتی عد من ذلک واقعۃ الحدیبیۃ
فلعن اللہ من اذی رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولعن
من اذی احدا من الانبیاء صلی اللہ
تعالی علی انبیائہ وبارک وسلم واذ
قد اراد قہر المسلمین علی ان یجعلوہ
ایاہ المسیح الموعود ابن مریم
البتول ولم یرض بذلک
المسلمون واخذوا یتلون فضائل عیسی
صلوات اللہ تعالی علیہ قام بالنضال و
وطفق یدعی لہ علیہ الصلاۃ والسلام مثالب
معایب حتی تعدی الی امہ الصدیقۃ
البتول المصطفاۃ المطہرۃ المبرأۃ بشہادۃ
اللہ تعالی ورسولہ صلی اللہ تعالی

باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا اور جب
پیشین گوئی کرنے کی عادت اُسے پڑی ہوئی ہے اور
پیشین گوئیوں میں اُس کا جھوٹ نہایت کثرت سے
ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس بیماری کی یہ دوا نکالی کہ
پیشین گوئیاں جھوٹی جانا کچھ نبوت کے منافی نہیں کہ
پہلے چار سَو انبیاء کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور
سب میں زیادہ جس کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ
عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور یوں ہی شقاوت کی
سیڑھیاں چڑھتا گیا یہاں تک کہ انہیں جھوٹی پیشینگوئیوں
میں سے واقعۂ حدیبیہ کو گنا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو
اُس پر جس نے ایذا دی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔
اور اللہ تعالیٰ کی درودیں اور برکتیں اور سلام اُس کے
انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر۔ اور جب کہ اُس نے
چاہا کہ مسلمان زبردستی اُس کو ابن مریم بنالیں اور مسلمان
اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے
فضائل انھوں نے پڑھنا شروع کیے تو لڑائی کے لیے
اٹھا اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام میں عیب اور خرابیاں
بتانی شروع کیں۔ یہاں تک کہ اُن کی والدہ ماجدہ
تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں اور غیر خدا سے بے علاقہ
اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

علیہ وسلم وصرح ان مطاعن الیہود
علی عیسی وامہ لاجواب عنہا عندنا
ولا نستطیع ردہا اصلا وجعل یلمز
البتول المطہرۃ من تلقاء نفسہ فی
عدۃ مواضع من رسائلہ الخبیثۃ
بما یستثقل المسلم نقلہ وحکایتہ ثم
صرح ان لادلیل علی نبوۃ عیسی قال
بل عدۃ دلائل قائمۃ علی ابطال نبوتہ
ثم تستر فرقا عن المسلمین ان ینفروا
عنہ کافۃ فقال وانما نقول بنبوتہ لان
القرآن عدہ من الانبیاء ثم عاد فقال لایمکن
ثبوت نبوتہ وفی ھذا الماتری اکذاب
للقرآن العظیم ایضا حیث حکم بما قامت
الادلۃ علی بطلانہ الی غیر ذلک من
کفریاتہ الملعونۃ اعاذ اللہ المسلمین
من شرہ وشر الدجاجلۃ اجمعین ومنہم
الوہابیۃ الامثالیۃ والخواتمیۃ وقد
قصصنا علیک اقوالہم وشانہم وانہم کانوا
وبانوا فیما قبل وہم منقسمون الی الامیریۃ نسبۃ
الی امیر حسن وامیر احمد السہسوانیین والنذیریۃ
المنسوبۃ الی نذیر حسین الدہلوی والقاسمیۃ

گواہی سے چُنی ہوئی اور سُتھری اور بے عیب ہیں۔ اور تصریح
کردی کہ یہودی جو عیسیٰ اور اُن کی ماں پر طعن کرتے ہیں اُن کا
ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم اصلاً اُن پر رَد کر سکتے ہیں
اور اُن پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں
جا بجا وہ عیب لگائے کہ مسلمان پر جن کا نقل کرنا بھی گراں ہے
اور تصریح کردی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں
اُن کے بطلانِ نبوت پر قائم ہیں۔ پھر اس خوف سے کہ تمام مسلمان
اس سے نفرت کرجائیں گے یوں اپنے کفر پر پردہ ڈالا کہ ہم انہیں
صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیاء میں
شمار کردیا ہے۔ پھر پلٹ گیا اور بولا کہ ان کی نبوت کا ثبوت ممکن نہیں
اور اُس کے اس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو قرآن مجید کا بھی
جھٹلانا ہے کہ اس نے ایسی بات فرمائی جس کے بطلان پر دلائل
قائم ہیں۔ ان کے سوا اُس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کو اُس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔

دوسرا فرقہ وہابیہ امثالیہ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے) اور **خواتیمہ** (یعنی نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور طبقات زمین میں چھ خاتم النبیین موجود
جاننے والے) اور ہم سابق میں اُن کے احوال واقوال اور یہ کہ وہ
تھے اور نہ رہے بیان کر چکے ہیں اور وہ کئی قسم ہیں ایک امیریہ
امیر حسن وامیر احمد سہسوانیوں کی طرف منسوب اور نذیریہ
نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب اور قاسمیہ

المنسوبة الى قاسم النانوتی
صاحب "تحذیر الناس" وهو
القائل فیه لو فرض فی زمنه
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بل لو حدث
بعده صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبی جدید
لم یخل ذٰلک بخاتمیته وانما یتخیل
العوام انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
خاتم النبیین بمعنی اٰخر النبیین مع
انه لا فضل فیه اصلا عند اهل الفهم الی
اٰخر ماذکر من الهذیانات وقد قال فی
التتمة والاشباه وغیرهما اذا لم یعرف ان
محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اٰخر الانبیاء
فلیس بمسلم لانه من الضروریات اهـ
النانوتی هٰذا هو الذی وصفه محمد علی
الکانفوری ناظم الندوة بحکیم الامة
المحمدیة فسبحٰن مقلب القلوب
والابصار ؛ ولا حول ولا قوة الا بالله الواحد القهار
العزیز الغفار ؛ فهؤلاء المردة المریدة الخناس
مع اشتراکهم فی تلک الداهیة الکبریٰ ؛ مفترقون
فیما بینهم علی اٰراء یوحی بها الیهم الشیطان
غرورا ؛ وقد فصلت فی غیر ما رسالة

قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تحذیر الناس ہے
اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے بلکہ بالفرض
آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی
آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض
بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت
محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو
رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں
آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تأخر زمانہ میں
بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاویٰ تتمہ اور
الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے
تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں
پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی
نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے
حکیم امت محمدیہ کا لقب دیا۔ پاکی ہے اسے جو دلوں اور
آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم۔ تو یہ سرکش شیطان کے چیلے باآنکہ اس مصیبت عظیم
میں سب شریک ہیں، آپس میں مختلف رایوں میں چھوٹے
ہوئے ہیں جو شیطان فریب کی راہ سے ان کے دلوں میں
ڈالتا ہے اور اُن کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی۔

ومنهم الوهابیة الکذابیة
اتباع رشید احمد الگنگوهی
تقول اولا علی الحضرة الصمدیة
تبعا لشیخ طائفته اسماعیل
الدهلوی علیه ما علیه بامکان
الکذب وقد رددت علیه هٰذیانه فی کتاب
مستقل سمیته سبحٰن السبوح عن عیب (١٣٠٧ھ)
کذب مقبوح وارسلته الیه وعلیه
بصیغة الالتزام من بوسطة واتت منه
الرجعة بواسطتها منذ احدی عشرة سنة و
قد اشاعوا ثلث سنین ان الجواب یکتب
کتب یطبع ارسل للطبع وما کان الله لیهدی
کید الخائنین ؛ فما استطاعوا من قیام و
ما کانوا منتصرین ؛ والاٰن اذ قد
اعمی الله سبحٰنه بصره من قد عمیت بصیرته
من قبل فانّٰی یرجی الجواب ؛ و
هل یجادل میت[1] من تحت التراب ؛ ثم
تمادی به الحال ؛ فی الظلم والضلال ؛ حتی
صرح فی فتوی له (قد رأیتها بخطه وخاتمه بعینی

تیسرا فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد
گنگوہی کے پیرو۔ پہلے تو اُس نے اپنے
پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر
یہ افترا باندھا کہ "اُس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے" اور
میں نے اُس کا یہ بیہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں
رد کیا جس کا نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح (١٣٠٧ھ)
رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغہ رجسٹری اُس کی طرف
اور اُس پر بھیجی۔ اور بذریعہ ڈاک اُس کے پاس سے
رسید آگئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین
برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا
لکھ گیا چھاپا جائے گا۔ چھپنے کو بھیج دیا۔ اور اللہ
عزوجل اس لیے نہ تھا کہ دغابازوں کے مکر کو راہ
دکھاتا تو وہ نہ کھڑے ہو سکے نہ کسی سے مدد پانے کے
قابل تھے اور اب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھیں
بھی اندھی کر دیں جس کی ہیئے کی آنکھیں پہلے
سے پھوٹ چکی تھیں تو اب جواب کی امید کہاں۔ اور
کیا خاک کے نیچے سے مُردہ جھگڑنے آئے گا۔ پھر تو ظلم و
گمراہی میں اُس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں
(جو اُس کا مہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا

[1] هٰذا بحمد الله تعالیٰ من کرامات المصنف قاله فی حیاة الگنگوهی ثم امات الله الگنگوهی ولم یقدر ان یحیر جوابا اهـ مصحح غفر له۔ یہ بعنایت الٰہی حضرت مصنف کی کرامتوں سے ہے یہ لفظ انھوں نے گنگوہی کی زندگی میں لکھا تھا پھر اللہ عزوجل نے گنگوہی کو موت دی اور اصلا جواب دینے پر قادر نہ کیا۔ ۱۲ مصحح غفرلہ۔

وقد طبعت مرارا فی بمبئی وغیرها مع ردها) " ان من یکذب الله تعالیٰ بالفعل ویصرح انه سبحٰنه وتعالیٰ قد کذب وصدرت منه هٰذه العظیمة فلاتنسبوه الی فسق فضلاعن ضلال فضلاعن کفرفان کثیرامن الائمة قد قالوابقیله ؛ وانما قصاریٰ امره انه مخطیٔ فی تاویله" ؛ فـلآ الٰه الّا الله انظرالی وخامة عواقب التکذیب بالامکان کیف جرت الی التکذیب بالفعل سنّة الله فی الذین خلوا من قبل اولٰئك الذین اصمهم الله واعمیٰ ابصارهم ولاحول ولاقوة الابالله العلی العظیم **ومنهم الوهابیّة الشیطانیة** هم کالفرقة الشیطانیة من الروافض کانو اتباع شیطان الطاق[له] وهٰؤلآء اتباع شیطان الاٰفاق ابلیس اللعین وهم ایضاً اذناب ذٰلك المکذب الکنکوهی فانه صرح فی کتابه البراهین القاطعة وماهی والله الا القاطعة لما امر الله به ان یوصل بان

جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا) صاف لکھ گیا کہ "جو اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اُس سے صادر ہو چکا تو اُسے کفر بالائے طاق' گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو۔ اس لیے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں جیسا اُس نے کہا اور بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی" — تو لا الٰہ الا اللہ اللہ عزوجل کے امکانِ کذب ماننے کا بُرا انجام دیکھو کیونکر وقوعِ کذب ماننے کی طرف کھینچ کر لے گیا۔ یوہیں سنّت الٰہیہ جلّ وعلا چلی آئی ہے اگلوں سے۔ یہی ہیں وہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا اور اُن کی آنکھیں اندھی کر دیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ **چوتھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ** اور وہ رافضیوں کے فرقۂ شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان الطاق[له] کے پیرو تھے۔ اور یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں اور یہ بھی اُسی تکذیب خدا کرنے والے گنگوہی کے دُم چھلے ہیں کہ اس نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی (اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی مگر اُن چیزوں کو جن کے جوڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے) کہ اُن کے

[له] هو کبیرالفرقة الشیطانیة کان یکون فی طاق جامع الکوفة فتسمیه الشیاطین مومن الطاق وسماه الامام جعفرالصادق رضی الله تعالیٰ عنه شیطان الطاق اھ مصحح غفرله۔ وہ فرقۂ شیطانیہ کا گرو ہے جامع مسجد کوفہ کے طاق میں رہا کرتا تھا تو وہ شیاطین اسے مومن الطاق کہا کرتے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام شیطان الطاق رکھا۔ ۱۲ مصحح غفرلہٗ

شیخهم ابلیس اوسع علما من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم وهذا نصه الشنیع بلفظه الفظیع ص۴۷ "شیطان وملک الموت کو" الخ ای ان هٰذه السعة فی العلم ثبتت للشیطان وملك الموت بالنص وای نص قطعی فی سعة علم رسول الله صلّی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی تردّ به النصوص جمیعا ویثبت شرك وکتب قبله ان هٰذا الشرك لیس فیه حبة خردل من ایمان فیاللمسلمین ؛ یاللمؤمنین بسید المرسلین صلی الله تعالیٰ علیه وعلیهم اجمعین ؛ انظروا الی هٰذا الذی یدّعی علوّ الکعب فی العلوم والاتقان وسعة الباع فی الایمان والعرفان ؛ ویدعی فی اذنابه بالقطب وغوث الزمان ؛ کیف یسب محمدا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ملأفیه ویؤمن بسعة علم شیخه ابلیس ویقول لمن علمه الله مالم یکن یعلم وکان فضل الله علیه عظیما الذی تجلّی لهٗ کل شیٔ وعرفه وعلم ما فی السمٰوٰت والارض وعلم مابین المشرق والمغرب وعلم علم الاولین والاٰخرین کما نص علیٰ کل ذٰلك الاحادیث الکثیرة

پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اُس کا بُرا قول خود اُس کے بدالفاظ میں ص۴۷ پر یوں ہے "شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رَد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔" اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔

فریاد اے مسلمانو۔ فریاد اے وہ جو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم پر ایمان رکھتے ہو اسے دیکھو یہ جو دعویٰ کرتا ہے کہ علم وپختہ کاری میں اُونچے پائے پر ہے اور ایمان ومعرفت میں ید طولےٰ رکھتا ہے اور اپنے دم چھلوں میں قطب اور غوث زمانہ کہلاتا ہے کیسی منہ بھر کے گالی دے رہا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ اور اپنے پیر ابلیس کی وسعتِ علم پر تو ایمان لاتا ہے اور وہ جنہیں اللہ عزوجل نے سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ عزوجل کا فضل اُن پر عظیم ہے وہ جن کے سامنے ہر چیز روشن ہو گئی اور انھوں نے ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جان لیا اور مشرق ومغرب میں جو کچھ ہے سب جان لیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم اُنہیں حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی

انه" ای نص فی سعة علمه" فهل لیس
هذا ایمانا بعلم ابلیس وکفرا بعلم محمد
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقد قال فی
نسیم الریاض کما تقدم من قال فلان اعلم
منه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقد عابه و
نقصه فهو ساب والحکم فیه حکم الساب
من غیر فرق لا نستثنی منه صورة
وهذا کله اجماع من لدن الصحابة
رضی الله تعالیٰ عنهم ثم اقول
انظروا الی اثار ختم الله تعالیٰ
کیف یصیر البصیر اعمیٰ ؛ و
کیف یختار علی الهدی العمیٰ
یومن بعلم الارض المحیط لابلیس
واذا جاء ذکر محمد رسول الله
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
قال "هذا شرك" وانما الشرك اثبات الشریك
لله تعالیٰ فالشیء اذا کان اثباته لاحد
من المخلوقین شرکا کان شرکا قطعا لکل
الخلائق اذ لا یصح ان یکون احد
شریکا لله تعالیٰ فانظروا کیف
أمن بان ابلیس شریك له سبحٰنه

اُن کے حق میں یوں کہتا ہے کہ "اُن کی وسعتِ علم میں
کونسی نص ہے"۔ کیا یہ علمِ ابلیس پر ایمان اور علمِ محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ ہوا اور بیشک
نسیم الریاض میں فرمایا (جیسا کہ اُس کا نص اصل کتاب میں
گزر چکا ہے) کہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے علم سے زیادہ بتائے اُس نے بیشک حضور اقدس
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی
تو وہ گالی دینے والا ہے اور اُس کا حکم وہی ہے جو
گالی دینے والے کا ہے اصلاً فرق نہیں، اس میں سے ہم
کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر
صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے سے اب تک برابر اجماع
چلا آیا ہے پھر میں کہتا ہوں اللہ کے مہر کر دینے کے اثر
دیکھو کیونکر انکھیارا اندھا ہو جاتا ہے اور راہِ حق چھوڑ
کر چوپٹ ہونا پسند کرتا ہے ابلیس کے لیے تو زمین کے
علمِ محیط پر ایمان لاتا ہے اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا ذکر آیا تو کہتا ہے "یہ شرک ہے" حالانکہ شرک تو اسی کا
نام ہے کہ اللہ عزوجل کے لیے کوئی شریک ٹھہرایا جائے
تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی ایک کے لیے ثابت کرنا
شرک ہو تو وہ تمام جہان میں جس کے لیے ثابت کی جائے
یقیناً شرک ہوگا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا تو دیکھو
ابلیس لعین کا اللہ عزوجل کیساتھ شریک ہونے کا کیسا ایمان

وانما الشرکة منتفیة عن محمد صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم ثم انظروا الیٰ غشاوة
غضب الله تعالیٰ علیٰ بصره یطالب فی علم محمد
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالنص ولا یرضی به
حتی یکون قطعیا فاذا جاء علی سلب علمه صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم تمسك فی هذا البیان نفسه علی
ص۴۶ بستة اسطر قبل هذا الکفر المهین ؛ بحدیث
باطل لا اصل له فی الدین ؛ وینسبه کذبا
الی من لم یروه بل رده بالرد المبین ؛ حیث
یقول روی الشیخ عبد الحق (قدس سره عن
النبی صلے الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال) لا اعلم
ماوراء هذا الجدار اھ مع ان الشیخ قدس
الله تعالیٰ سره انما قال فی مدارج النبوة
هکذا یشکل ههنا بان جاء فی بعض الروایات
ان قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
انما انا عبد لا اعلم ماوراء هذا الجدار وجوابه
ان هذا القول لا اصل له ولم تصح به الروایة
اھ فانظروا کیف یحتج بـ"لا تقربوا الصلوٰة" ویترك
"وانتم سکٰریٰ" وکذلك قال الامام ابن حجر العسقلانی
لا اصل له اھ وقال الامام ابن حجر المکی فی افضل القریٰ
لم یعرف له سند اھ وقد عرضت قولیه هذین اعنی

رکھتا ہے، شرکت تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
منتفی ہے۔ پھر غضبِ الٰہی کا گھٹاٹوپ اُس کی آنکھوں پر
دیکھو علمِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو نص مانگتا ہے اور نص پر
بھی راضی نہیں جب تک قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں
ص۴۶ پر اس ذلت دینے والے کفر سے چھ سطر پہلے
ایک باطل روایت کی سند پکڑی جس کی دین میں باکل
اصل نہیں اور اُن کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کر رہا ہے
جنھوں نے اُسے روایت نہ کیا بلکہ اُس کا صاف رَد کیا۔
کہ کہتا ہے شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے
پیچھے کا بھی علم نہیں۔ حالانکہ شیخ نے مدارج النبوۃ میں
یوں فرمایا ہے۔ یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ
بعض روایات میں آیا کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یوں فرمایا میں تو ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا
حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض
بے اصل ہے اس کی روایت صحیح نہ ہوئی دیکھو کیسی
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ سے دلیل لایا اور وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی کو
چھوڑ گیا۔ اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا اس کی کچھ
اصل نہیں اور امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا
اس کی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ اور میں نے اُس کے
یہ دونوں قول یعنی وہ جو اُس نے تکذیبِ الٰہی عزجلالہٗ

ما اقترف من تکذیب الله سبحٰنہ وتنقیص
علم رسول الله صلی الله تعالٰی علیہ وسلم علٰی
بعض تلامذتہ ومریدیہ فعارضنی وقال
ما کان شیخنا لیتفوّہ بامثال ھٰذا الکفر
فاریتہ الکتاب؛ وکشفت عن کفرہ الحجاب؛
فَاَجاءہ الاضطراب؛ الٰی ان قال لیس
ھذا الکتاب لشیخی انما ھو لتلمیذہ
خلیل احمد الانبھتی فقلت ھو قد قرظ
علیہ وسماہ کتابا مستطابا وتالیفا نفیسا
ودعا الله تعالٰی ان یتقبلہ وقال ھٰذا الکتاب
دلیل واضح علٰی سعۃ نور علم مؤلفہ وفسحۃ
ذکائہ وفہمہ وحسن تقریرہ وبہاء تحریرہ
اھ فقال لعلہ لم ینظر فیہ مستوعبا انما نظر
بعض مواضع متفرقۃ واعتمد علٰی علم تلمیذہ
قلت کلا بل قد صرح فی ھٰذا التقریظ انہ راٰہ
من اولہ الٰی اٰخرہ قال لعلہ لم ینظر فیہ نظر
تدبر قلت کلا بل قد صرح فیہ انہ راٰہ بنظر
غائر وھٰذا لفظہ فی التقریظ اِنّ احقر الناس
رشید احمد الکنکوھی طالع ھٰذا الکتاب
المستطاب البراھین القاطعۃ من
اولہ الٰی اٰخرہ بامعان النظر اھ

اور تنقیص علم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وبال
اپنے سر لیا اُس کے بعض شاگردوں اور مریدوں کے
سامنے پیش کیے تو اُس نے میرا خلاف کیا اور بولا
بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں۔ تو میں نے
اُسے کتاب دکھائی اور اُس کے کفر کا پردہ کھولا۔ تو
مجبور ہو کر اُسے یہ کہنا پڑا کہ یہ کتاب میرے پیر کی نہیں
یہ تو اُن کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی ہے۔ میں نے
کہا اُس نے اِس پر تقریظ لکھی۔ اور اِسے کتاب مستطاب اور
تالیف نفیس کہا۔ اور اللہ تعالٰی سے دُعا کی کہ اسے
قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنّف کی
وسعتِ نورِ علم اور فسحتِ ذکاء و فہم و حسن تقریر و بہائے
تحریر پر دلیلِ واضح ہے۔ تو اُس کا مرید بولا کہ شاید
اُنھوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی۔ کہیں کہیں متفرق
جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسا کیا۔
میں نے کہا یوں نہیں بلکہ اُس نے اسی تقریظ میں تصریح
کی ہے کہ اُس نے یہ کتاب اوّل سے آخر تک دیکھی۔ بولا
شاید اُنھوں نے غور سے نہ دیکھی ہوگی۔ میں نے کہا
ہشت۔ بلکہ اُس نے تصریح کی ہے کہ میں نے اسے
بغور دیکھا اور تقریظ میں اُس کی عبارت یہ ہے۔ اس
احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب
براہین قاطعہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا۔ انتہے۔

فبھت الذی کابر والله لا یھدی کید المکابرین

ومن کبراء ھٰؤلاء الوھابیۃ الشیطانیۃ

رجل اٰخر من اذناب الکنکوھی یقال لہ اشرفعلی
التانوی صنف رسیلۃ لا تبلغ اربعۃ اوراق
وصرح فیھا بان العلم الذی لرسول الله صلی الله
تعالٰی علیہ وسلم بالمغیبات فان مثلہ حاصل
لکل صبی وکل مجنون بل لکل حیوان وکل بھیمۃ
وھٰذا لفظہ الملعون ان صح الحکم علٰی ذات
النبی المقدسۃ بعلم المغیبات کما یقول بہ
زید فالمسئول عنہ انہ ماذا اراد بھذا
ابعض الغیوب ام کلھا فان اراد البعض فای
خصوصیۃ فیہ لحضرۃ الرسالۃ فان مثل ھذا
العلم بالغیب حاصل لزید وعمرو بل لکل صبی و
مجنون بل لجمیع الحیوانات والبھائم وان اراد
الکل بحیث لا یشذ منہ فرد فبطلانہ ثابت نقلا
وعقلا اھ اقول فانظر الٰی اٰثار ختم الله تعالٰی
کیف یسوّی بین رسول الله صلی الله
تعالٰی علیہ وسلم وبین کذا وکذا وکیف
ضل عنہ اَنّ علم زید وعمرو
وعلم عظماء ھٰذا التشیخ الذین
سماھم بالغیوب لا یکون ان کان الا

تو دنگ ہو کر رہ گیا ناحق جھگڑنے والا۔ اور اللہ تعالٰی
ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔ اور اس فرقہ وہابیہ
شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلوں
میں ہے جسے اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں اُس نے ایک
چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور
اُس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ
ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے اور اُس کی ملعون
عبارت یہ ہے آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا
اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے
مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد
ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو
زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے
بھی حاصل ہے الی قولہ اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں
اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا
بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔ میں کہتا ہوں
اللہ تعالٰی کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے
رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور چنین و چناں میں اور
کیونکر اتنی سی بات اُس کی سمجھ میں نہ آئی کہ زید اور عمرو
اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے
نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہوگی بھی تو تحقق

ظنا وانما العلم الیقینی بہا اصالۃً لانبیاء اللہ تعالٰی وما حصل بہ القطع لغیرھم فانما یحصل بانباء الانبیآء علیہم الصلٰوۃ والسلام لاغیر الم تر الٰی ربک کیف یقول وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وقال عز من قائل عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ الاٰیۃ فانظر کیف ترك القراٰن ؛ وودّع الایمان ؛ واخذ یسأل عن الفرق بین النبی والحیوان ؛ کذٰلك یطبع اللہ علی قلب کل متکبر خوّان ؛ ثم انظروا کیف حصر الامر بین مطلق العلم والعلم المطلق ولم یجعل الفرق بعلم حرف او حرفین وعلوم خارجۃ عن العد والحد شیئا فانحصر الفضل عندہٗ فی الاحاطۃ التامۃ ووجب سلب الفضیلۃ عن کل فضل اُبقی بقیۃً فوجب سلب فضل العلم مطلقا عن الانبیآء علیہم الصلٰوۃ والسلام من دون تخصیص بالغیب والشھود وجریان تقریرہ الخبیث فیہ اظھر من جریانہ

بطور ظن حاصل ہوگی۔ امور غیب پر علم یقینی تو اصالۃً خاص انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو جن امور غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیاء ہی کے بتانے سے ملتا ہے علیہم الصلاۃ والسلام نہ اور کسی کے کیا تو نے اپنے رب کو نہ دیکھا کیسا ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں اللہ تعالٰی اس کے لیے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چنتا ہے۔ اور اُسی نے فرمایا (عزت والا وہ فرمانے والا) اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ دیکھو اس شخص نے کیسا قراٰن عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے ایسے ہی اللہ مُہر لگا دیتا ہے ہر مغرور بڑے دغاباز کے دل پر۔ پھر خیال کرو اُس نے کیونکر مطلق علم اور علم مطلق میں حصر کر دیا اور ایک دو حرف جاننے اور اُن علموں میں جن کے لیے حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا تو اُس کے نزدیک فضیلت اسی میں منحصر ہوگئی کہ پُورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب واجب ہوا ہر اس کمال سے جس میں کچھ بھی باقی رہ جائے تو غیب اور شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی، مطلق علم کی فضیلت کا سلب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے واجب ہوا۔ اور علمِ غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں اُس کی

فی علم الغیب فان حصول مطلق العلم ببعض الاشیآء لکل انسان وحیوان اظھر من حصول بعض علوم الغیب لھم ثم اقول لن ترٰی ابدا من ینقص شان محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھو معظم لربہ عزّوجلّ کلا واللہ انما ینقصہ من ینقص ربہ تبارك وتعالٰی کما قال عزّوجلّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ فان ذٰلك التقریر الخبیث ان لم یجر فی علم اللہ عزّوجلّ فانہ یجری بعینہ من دون کلفۃ فی قدرتہ سبحٰنہ وتعالٰی کأن یقول ملحد منکر لقدرتہ العامۃ سبحٰنہ وتعالٰی متعلما من ھٰذا الجاحد المنکر لعلم محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ ان صح الحکم علٰی ذات اللہ المقدسۃ بالقدرۃ علی الاشیآء کما یقول بہ المسلمون فالمسئول عنھم انھم ماذا ارادوا بھٰذا البعض الاشیاء ام کلھا فان ارادوا البعض فای خصوصیۃ فیہ لحضرۃ الالوھیۃ فان مثل ھٰذہ القدرۃ علی الاشیاء حاصلۃ لزید وعمرو بل لکل صبی ومجنون بل لجمیع الحیوانات والبھائم وان ارادوا الکل بحیث لایشذ منہ فرد فبطلانہ ثابت عقلا و

تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جانور کے لیے بعض اشیاء کا مطلق علم حاصل ہونا انہیں علمِ غیب حاصل ہونے سے زائد روشن ہے۔ پھر میں کہتا ہوں ہرگز کبھی تو نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان گھٹائے اور وہ اُن کے رب جل وعلا کی تعظیم کرتا ہو۔ حاشا خدا کی قسم اُن کی شان وہی گھٹائے گا جو اُن کے رب تبارک وتعالٰی کی شان گھٹاتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ ظالموں نے قرار واقعی خدا ہی کی قدر نہ پہچانی۔ اس لیے کہ یہ گندی تقریر اگر علم اللہ عزّوجلّ میں جاری نہ ہو تو وہ قدرتِ الٰہی میں بعینہٖ بغیر کسی تکلف کے جاری ہے۔ جیسے کوئی بیدین جو اللہ سبحٰنہ وتعالٰی کی قدرتِ عامہ کا منکر ہو اس منکر سے کہ علم محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا انکار رکھتا ہے سیکھ کر یوں کہے کہ اللہ عزّوجلّ کی ذاتِ مقدسہ پر قدرت کا حکم کیا جانا اگر بقول مسلمانان صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے مراد بعض اشیاء پر قدرت ہے یا کل اشیاء پر۔ اگر بعض پر قدرت ہونا مراد ہے تو اس میں اللہ عزوجل کی کیا تخصیص ہے۔ ایسی قدرت تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے اور اگر کل اشیاء پر قدرت مراد ہے اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے

نقلا فان من الاشياء ذاته تعالیٰ شانه و
لاقدرة له علی نفسه والا لكان مقدورا فكان
ممكنا فلم يكن واجبا فلم يكن الٰها فانظر
الی الفجور كيف يجر بعضه الی بعض والعياذ
بالله رب العٰلمين وبالجملة هؤلاء الطوائف
كلهم كفار مرتدون خارجون عن
الاسلام باجماع المسلمين وقد قال فی البزازية
والدرر والغرر والفتاوی الخيرية ومجمع الانهر
والدر المختار وغيرها من معتمدات الاسفار
فی مثل هؤلاء الكفار من شك فی كفره و
عذابه فقد كفر اه وقال فی الشفاء الشريف
ونكفر من لم يكفر من دان بغير ملة الاسلام
من الملل او وقف فيهم او شك اه وقال فی
البحر الرائق وغيره من حسن كلام اهل الاهواء
او قال معنوی او كلام له معنی صحيح ان كان
ذٰلك كفرا من القائل كفر المحسن اه وقال
الامام ابن حجر فی "الاعلام" فی
فصل الكفر المتفق عليه بين ائمتنا
الاعلام من تلفظ بلفظ الكفر
يكفر وكل من استحسنه
او رضی به يكفر اه فالحذر الحذر ؛

ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذاتِ باری بھی ہے اور
اُسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ورنہ تحتِ قدرت
ہو جائے گا تو ممکن ہو جائے گا تو واجب نہ رہے گا تو
اِلٰہ نہ رہے گا تو بدکاری کو دیکھو کیسی ایک دوسری کی طرف کھینچ کے
لے جاتی ہے اور اللہ کی پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے
خلاصۂ کلام یہ ہے کہ **یہ طائفے سب کافر و
مرتد ہیں باجماعِ اُمت اسلام سے خارج ہیں** اور
بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور
درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں
فرمایا کہ جو اِن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے
اور شفا شریف میں فرمایا ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو
کافر نہ کہے جس نے ملّت اسلام کے سوا کسی ملّت کا
اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے
اور بحر رائق وغیرہ میں فرمایا۔ جو بددینوں کی بات کی
تحسین کرے یا کہے کچھ معنیٰ رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی
صحیح معنیٰ ہیں اگر اُس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو
اُس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا اور امام ابن حجر نے
کتاب "الاعلام" کی اُس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں
جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمۂ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا
جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اُس بات کو اچھا بتائے
یا اُس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ ہاں ہاں احتیاط احتیاط

ايها الماء والمدر ؛ فان الدين
اعز ما يؤثر ؛ وان الكافر لايوقر ؛
وان الضلال اهم ما يحذر ؛
وان الشر اجلب للشر ؛ وان
الدجال شر منتظر ؛ وان اتباعه
اوفر واكثر ؛ وان عجائبه
اظهر واكبر ؛ وان الساعة
ادهی وامر ؛ ففروا الی
الله ؛ فقد بلغ السيل زباه ؛
ولاحول ولاقوة الا بالله ؛
وانما اطنبنا فی هٰذا المقام ؛
لان التنبيه علی هٰذا من
اهم المهام ؛ وحسبنا الله
ونعم الوكيل ؛ وافضل الصلاة
واكمل التبجيل ؛ علی سيدنا
محمد واٰله اجمعين ؛ والحمد لله رب
العٰلمين ؛ انتهی كلام المعتمد المستند
هٰذا ما اردنا عرضه عليكم ؛ ورجونا كل
خير وبركة لديكم ؛ افيدونا الجواب ؛
ولكم جزيل الثواب ؛ من الملك الوهاب ؛
والصلوٰة والسلام علی الهادی للصواب ؛

اے مٹی اور پانی کے پُتلے کہ تمام چیزیں جو پسند کی جائیں
دین اُن سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافر کی
توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ
اہم ہے اور بیشک ایک شر دوسرے شر کو نہایت
کھینچ لانے والا ہے اور بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے
ان سب میں بدتر دجال ہے اور بیشک اُس کے پیرو اِن
لوگوں کے پیرؤوں سے بھی بہت زیادہ ہوں گے اور بیشک
اس کے اچنبے ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے
ہوں گے اور بیشک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی
اور سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف بھاگو کہ اُبلا
ٹیلوں تک پہنچ گیا اور نہ بدی سے پھرنا نہ نیکی کی طاقت مگر
اللہ کی توفیق سے۔ میں نے اس لیے اس مقام میں کلام طویل کیا کہ
ان باتوں پر تنبیہ کرنا اُن چیزوں میں تھا جو ہر مہم سے بڑھ کر
مہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانیوالا
اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر تعظیم ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور اُن کی تمام آل پر اور سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے
جہان کا ــــــ یہاں تک "المعتمد المستند" کا کلام ختم ہوا۔
یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا
اور آپ کے پاس سے ہر خیر و برکت کی اُمید ہے ہمیں
جواب افادہ کیجئے۔ اور آپ کے لیے بادشاہ کثیر العطا کی
طرف سے بہت ثواب ہے۔ اور درود و سلام ہنمائے حق

والآل والاصحاب ؛ الی یوم الجزاء والحساب ؛

۲۱ ذی الحجۃ یوم الخمیس ۱۳۲۳ھ فی مکۃ المکرمۃ

زادھا اللہ شرفا وتکریما امین۔

اور اُن کے آل واصحاب پر روزِ جزا وشمار تک ــــــ

۲۱ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ میں لکھا گیا

اللہ اُس کا شرف واعزاز زیادہ کرے۔ الٰہی ایسا ہی کر

(۱) صورۃ ماحررہ البحر الطمطام ؛

الحبر القمقام ؛ العلامۃ الھمام ؛

والرحلۃ القرم الکرام ؛ برکۃ الانام ؛

المفضال المقدام ؛ المتبتل الی اللہ ؛

التقی النقی الاوّاہ ؛ شیخ العلماء الکرام ؛

ببلد اللہ الحرام ؛ سیدنا ومولانا الشیخ

محمد سعید بابصیل ؛ اسبل اللہ

علیہ من منّہ ابسط ذیل ؛ مفتی

الشافعیۃ ؛ بمکۃ المحمیۃ ؛

(۱) تقریظ دریائے زخّار عالمِ کبیر جلیل المقدار علّامہ بلند ہمت مرجع مستفیدین سردار کریم برکت خلق صاحبِ فضل و تقدم منقطع بخدا پرہیزگار پاکیزہ صاحبِ دردِ دل مکہ معظمہ میں علمائے کرام کے اُستاد حرم محترم میں شافعیہ کے مفتی سیّدنا ومولنا محمد سعید بابصیل اللہ اُن پر اپنے احسانوں سے نہایت وسیع دامن ڈالے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل علماء الشریعۃ المحمدیۃ بھجۃ الوجود ؛ و ملأ بارشادھم وایضاحھم الحق المدائن والنجود ؛ وحرس بنضالھم عن دین سید المرسلین ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعتِ محمدیہ کو عالم کی تازگی بنایا ؛ اور اُن کی ہدایت اور حق کو واضح کرنے سے شہروں اور بلندیوں کو بھر دیا اور ان کی حمایتِ دینِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور کی ملّتِ پاکیزہ کی چار دیواری کو

سور ملتہ المطھرۃ عن التعدی علیہ وابطل بادلتھم الواضحۃ ضلال المضلین الملحدین ؛ **اما بعد** فقد نظرت الی ماحررہ ونقحہ العلامۃ الکامل ، والجھبذ الذی عن دین نبیہ یجاھد ویناضل ؛ اخی وعزیزی الشیخ **احمد رضا خاں** فی کتابہ الذی سماہ المعتمد المستند ؛ الذی رد فیہ علی رؤس اھل البدع والزندقۃ الخبثاء بل ھم اشر من کل خبیث و مفسد ومعاند وبیّن فی ھٰذہ الرسالۃ مختصر ما الفہ من الکتاب المذکور وبین فیھا اسماء جملۃ من الفجرۃ الذین کادوا ان یکونوا بضلالھم من اسفل الکافرین فجزاہ اللہ فیما بین وھتك بہ خیمۃ خبثھم وفسادھم الجزاء الجمیل ؛ وشکر سعیہ واحلّہ من قلوب اھل الکمال المحل الجلیل ؛ قالہ بفمہ ؛ وامر برقمہ ؛ المرتجی من ربہ کمال النیل ؛ محمد سعید بن محمد بابصیل ؛ مفتی الشافعیۃ

دست درازی سے محفوظ فرمایا ، اور اُن کی روشن دلیلوں سے گمراہ گر بیدینوں کی گمراہی کو باطل کر دکھایا۔ بعد حمد وصلاۃ میں نے وہ تحریر دیکھی جسے اُس علّامۂ کامل اُستاد ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے جہاد وجدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور میرے معزز حضرت **احمد رضا خاں** نے اپنی کتاب مسمّٰی بہ المعتمد المستند میں جس میں بدمذہبی وبیدینی کے خبیث سرداروں کا رَد کیا ہے بلکہ وہ ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں اور مصنف نے اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکور سے کچھ خلاصہ کیا ہے اور اُس میں اُن چند فاجروں کے **نام** بیان کیے ہیں جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے **کمینہ تر کافروں** میں ہوں تو اللہ اُسے اُس کے بیان پر اور اس پر کہ اُس نے ان کی خباثتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کر دیا عمدہ جزاء عطا فرمائے۔ اور اُس کی کوشش قبول کرے اور اہلِ کمال کے دلوں میں اُس کی عظیم وقعت پیدا کرے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا اپنے رب سے پُوری مرادیں پانے کے امیدوار محمد سعید بن محمد بابصیل نے کہ مکہ معظمہ میں

ه اخلفہ المکان وبہ : خطفۃ خطفۃ [illegible] ۔ ۱۲

بمكة المحمية ؛ غفر الله لـه ولوالديه ولمشايخه ومحبيه واخوانه وجميع المسلمين ـ

محمد سعید بابصیل

شافعیہ کا مفتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اور اُس کے ماں باپ اور استاذوں اور دوستوں اور بھائیوں اور سب مسلمانوں کو بخشے ـ

محمد سعید بابصیل

صورة ما ذبره اوحد العلماء الحقانية ؛ واوفر العظماء الربانية ؛ ذو المناصب والمحامد ؛ فخر الاماثل والاماجد ؛ الورع الزاهد ؛ والبارع الماجد ؛ شيخ الخطباء والائمة بمكة المكرمة ؛ مانع الزيغ والفساد ؛ مانح الفيض والسداد ؛ مولينا الشيخ احمد ابوالخير ميرداد ؛ حفظه الله تعالىٰ الى يوم التناد[عہ] ؛

تقریظ یکتائے علمائے حقانی یگانۂ کبرائے ربانی مرتبوں اور تعریفوں والے عمائد واکابر کے فخر صاحب زہد و ورع۔ حیرت بخش کمالات کے بزرگ مکہ معظمہ میں خطیبوں اور اماموں کے سردار کجی و فساد کے روکنے والے فیض وہدایت کے بخشنے والے مولٰنا شیخ ابوالخیر احمد میرداد اللہ عزّوجل قیامت تک اُن کا نگہبان ہو۔

[عہ] یوم التناد: یوم القیامۃ لانہ ینادی فیہ اهل الجنۃ اهل النار، وبالعکس، وقال بتشدید الدال [illegible] ۔ التناد: التفرق [illegible] یوم القیامۃ [illegible] ج ۵ ص ۷۱

بسم الله الرحمٰن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذى منّ على من شاء بالفيض والهداية التى هى من اعظم المنح ؛ وتفضل عليه بالاصابة فى كل ماخطر بباله وسنح ؛ احمده ان جعل علماء امة نبينا كانبياء بنى اسرائيل ؛ ورزقهم الملكة فى استنباط الاحكام باقامة البرهان والدليل ؛ واشكره اذ رفع لمن انتصب منهم لاقامة الحق اعلاما ؛ وخفض معانديهم اذ صيرهم فى الخافقين اعلاما ؛ واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة عبد نطق بخلاصة التوحيد ؛ وجعله فى جيد الزمان كالعقد الفريد ؛ واشهد ان سيدنا ومولينا محمدا عبده ورسوله الذى بعثه للعلمين نورا وهدىً ورحمة ؛ وارسله بالتوضيح ليكون الدين الحنيفى مبسوطا لهذه الامة ، صلى الله تعالىٰ عليه وعلى اٰله المصابيح الغرر ؛

سب خوبیاں اُس خدا کو کہ اُس نے جس پر چاہا فیض وہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اور اُس پر ایسا فضل کیا کہ جو کچھ اُس کے دل میں آئے اور جو خطرہ گزرے سب حق ومطابق تحقیق ہے میں اُس کی حمد کرتا ہوں کہ اُس نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا اور اُنہیں دلیل وحجت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا اور میں اُس کا شکر بجالاتا ہوں کہ علماء میں جنھوں نے تائیدِ حق کے لیے قیام کیا اللہ نے ان کے نشان بلند فرمائے اور اُن کے مخالف کو پست کیا کہ انھوں نے مشرق ومغرب میں شہرے پائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی ساجھی نہیں ایسے بندے کی گواہی جو خالص توحید بولا اور اُسے زمانہ کی گردن میں یکتا حمائل کی طرح کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار وآقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لیے نور وہدایت ورحمت کرکے بھیجا اور اُنہیں روشن بیان کے ساتھ بھیجا تاکہ یہ دینِ خالص امت پر کشادہ ہوجائے ۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود وسلام بھیجے اور اُن کی آل پر کہ شمع تاباں

واصحابه نجوم الهدی وعقود الدرر ؛
اما بعد فالعلامة الفاضل ؛ الذی
بتنویر ابصاره یحل المشاکل والمعاضل ؛
المسمّٰی باحمد رضا خان قد وافق اسمه
مسماه ؛ وطابق درر الفاظه جوهر معناه ؛
فهو کنز الدقائق المنتخب من
خزائن الذخیرة ؛ وشمس المعارف
المشرقة فی الظهیرة ؛ کشاف مشکلات
العلوم فی الباطن والظاهر ؛ یحق
لکل من وقف علی فضله ان یقول
کم ترك الاوّل للاٰخر ؛ ؎

وانی وان کنت الاخیر زمانه
لاٰت بما لم تستطعه الاوائل

ولیس علی الله بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

خصوصا بما ابداه فی هذه الرسالة ؛ الحریة بالقبول
والتعظیم والجلالة ؛ المسماة بالمعتمد المستند من الادلة
والبراهین ؛ والقول الحق المبین ؛ القامع لاهل الکفر
والملحدین ؛ فان من قال بهذه الاقوال معتقدا
لها کما هی مبسوطة فی هذه الرسالة لا شبهة
انه من الکفرة الضالین المضلین ؛ المارقین

ہیں اور اُن کے صحابہ پر کہ ہدایت کے ستارے اور
موتیوں کی لڑیاں ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک وہ
علامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلوں اور
دشواریوں کو حل کرتا ہے **احمد رضا خاں** جو
اسم بامسمّٰی ہے اور اُس کے کلام کا موتی اُس کے معنی
کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ باریکیوں کا
خزانہ ہے محفوظ گنجینوں سے چُنا ہوا اور معرفت کا
آفتاب ہے جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کی مشکلات
ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا جو اُس کے فضل پر
آگاہ ہو اُسے سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کے لیے
بہت کچھ چھوڑ گیے۔ ؎

زمانے میں میں گرچہ آخر ہوا
وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

خصوصاً اُن دلیلوں اور حجتوں اور حق واضح باتوں کے
باعث جو اُس نے اس رسالہ سزاوار قبول وتعظیم و اجلال
مسمّٰی بہ المعتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہل کفر و
الحاد کی جڑ کھود ڈالی۔ اس لیے کہ جو ان اقوال کا معتقد ہو
جن کا حال اس رسالہ میں مشرح لکھا ہے وہ بیشک
کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے دین سے

من الدین ؛ مروق السهم من الرمیة
لدی کل عالم من علماء المسلمین ؛
المؤیدة لما علیه اهل الاسلام و
السنة والجماعة ؛ الخاذلة لاهل البدع
والضلالة والحماقة ؛ فجزاه الله تعالی
عن المسلمین المقتدین بائمة الهدی
والدین الجزاء الوافر ؛ ونفع به
وبتالیفه فی الاوّل والاٰخر ؛ ولا زال علی
ممر الزمان ؛ رافعا لواء الحق ناصرا لاهله
ما تعاقب الملوان ؛ ومتع الله الوجود بحیاته
وما برح ملحوظا بعون الله وعنایاته ؛
محفوظا بالسبع المثانی ؛ من کید کل عدو
وحاسد شانی ؛ بجاه عظیم الجاه خاتم
الانبیاء والمرسلین ؛ صلی الله تعالی علیه وعلی
اٰله وصحبه اجمعین ؛ رقمه فقیر ربه ؛ واسیر
ذنبه ؛ احمد ابو الخیر بن عبد الله
میرداد ؛ خادم العلم والخطیب
والامام ؛ بالمسجد الحرام۔

نکل گیا ہے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے مسلمانوں کے
تمام علماء کے نزدیک جو ملتِ اسلام و مذہب سنّت و
جماعت کی تائید کرنے والے اور بدعت و گمراہی و
حماقت والوں کے چھوڑنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ
مصنّف کو اُن سب مسلمانوں کی طرف سے جو ائمۂ ہدایت و
دین کے پیرو ہیں جزائے کثیر دے اور اُس کی ذات
اور اُس کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور
وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا اہل حق کو مدد
دیتا رہے جب تک صبح و شام ہوا کرے اللہ تعالیٰ اُس کی
زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے اور ہمیشہ مدد و
عنایاتِ الٰہی کی نگاہ اُس پر رہے قرآنِ عظیم ہر دشمن و
حاسد و بدخواہ کے مکر سے اُس کی حفاظت کرے
صدقہ اُن کی وجاہت کا جن کی عزت عظیم ہے جو انبیاء و
مرسلین کے ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ اُن پر اور اُن کے
آل و اصحاب سب پر درود بھیجے اسے لکھا محتاجِ الٰہ
گرفتارِ گناہ احمد ابوالخیر بن عبداللہ
میرداد نے کہ مسجد الحرام شریف میں علم کا
خادم و خطیب و امام ہے۔

صورة ما سطره مقدام العلماء المحققين ؛ وهمام العظماء المدققين

(۳) تقریظ پیشوائے علمائے محققین، والا ہمت کبرائے مدققین عظیم المعرفۃ ماہر سردار

العریف الماھر ۔ والغطریف الباھر ۔ والسحاب الھامر ۔ والقمر الزاھر ۔ ناصر السنۃ ۔ وکاسر الفتنۃ ۔ مفتی الحنفیۃ سابقا ۔ ومحط الرحال سابقا ولاحقا ۔ ذو العز والافضال ۔ مولینا العلامۃ الشیخ صالح کمال ۔ توجہ ذو الجلال ۔ بتیجان العز والجمال ۔

بزرگ صاحب نورِ عظیم ابرِ بارندہ ماہِ درخشندہ، ناصرِ سنن، فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ جن کی طرف اول سے اب تک طالبانِ فیض دور دور سے جاتے ہیں، صاحبِ عزت و افضال مولٰنا علامہ شیخ صالح کمال ۔ جلال والاعزت و جمال کے تاج اُن کے سر پر رکھے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ الذی زین سماء العلوم بمصابیح العلماء العارفین ۔ وبین لنا ببرکاتھم طرق الھدایۃ والحق المبین ۔ احمدہ علی مامن بہ وانعم ۔ واشکرہ علی ماخص وعمم ۔ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ شھادۃ ترفع قائلھا علی منابر النور ۔ وتدفع عنہ شبہۃ اھل الزیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے آسمانِ علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور اُن کی برکات سے ہمارے لیے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشن کر دکھایا میں اُس کے احسان و انعام پر اُس کی حمد کرتا ہوں اور اُس کے خاص اور عام افضال پر اُس کا شکر بجالاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی کہ اپنے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی اور بدکاری والوں کے شبہات کو

والفجور ۔ واشھد ان سیدنا ومولٰنا محمدا عبدہ ورسولہ الذی اوضح لنا الحجۃ ۔ وابان لنا طریق المحجۃ ۔ اللھم فصل وسلم علیہ وعلی الہ الطیبین الطاھرین ۔ واصحابہ الفائزین المفلحین ۔ والتابعین لھم باحسان الی یوم الدین ۔ لاسیما العالم العلامۃ بحر الفضائل ۔ وقرۃ عیون العلماء الاماثل ۔ مولانا الشیخ المحقق برکۃ الزمان احمد رضاخان ۔ البریلوی حفظہ اللہ وابقاہ ۔ ومن کل سوء ومکروہ وقاہ ۔ اما بعد فعلیکم السلام ۔ ایھا الامام المقدام ۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علی الدوام ۔ ولقد اجبت فاصبت ۔ وحققت فیما کتبت ۔ وقلدت اعناق المسلمین قلائد المنن ۔ وادخرت عند اللہ سبحنہ الاجر الحسن ۔ فابقاک اللہ لھم حصنا منیعا ۔ وحباک من لدنہ اجرا عظیما ومقاما رفیعا ۔ وان ائمۃ الضلال الذین سمیتھم کما قلت ومقالک فیھم بالقبول حقیق

اُس کے پاس نہ آنے دے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں جنھوں نے ہمارے لیے حجت واضح کردی اور کشادہ راہ روشن فرمائی الٰہی تو درود اور سلام نازل فرما اُن پر اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل پر اور اُن کے فوز و فلاح والے صحابہ اور ان کے نیک پیرووں پر قیامت تک، بالخصوص اُس عالم علامہ پر کہ فضائل کا دریا ہے اور علمائے عمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولٰنا محقق زمانے کی برکت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالٰی اُس کی حفاظت کرے سلامت رکھے اور ہر بُری اور ناگوار بات سے اُسے بچائے ۔ حمد و صلاۃ کے بعد اے امام پیشوا تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمیشہ ۔ بیشک آپ نے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا اور تحریر میں دادِ تحقیق دی اور مسلمانوں کی گردنوں میں احسان کی ہیکلیں ڈالیں اور اللہ عزوجل کے یہاں عمدہ ثواب کا سامان کرلیا تو اللہ تعالٰی آپ کو مسلمانوں کے لیے مضبوط قلعہ بناکر قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے آپ کو بڑا اجر اور بلند مقام دے اور بیشک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوارِ قبول ہے

فهم والحال ماذکرت کفار مارقون من الدین ؛ یجب علی کل مسلم التحذیر منهم ؛ والتنفیر عنهم ؛ وذم طریقتهم الفاسدۃ ؛ وأرائهم الکاسدۃ ؛ واھانتم بکل مجلس واجبۃ ؛ وھتك السِتر عنهم من الامور الصائبۃ ؛ ورحم اللہ القائل ؎

من الدین کشف السِتر عن کل کاذب
وعن کل بِدعی اتی بالعجائب
ولولا رجال مؤمنون لھدمت
صوامع دین اللہ من کل جانب

اولٓئك ھم الخاسرون ؛ اولٓئك ھم الضالون ؛ اولٓئك ھم الظالمون ؛ اولٓئك ھم الکافرون ؛ اللّٰھم انزل بھم بأسك الشدید ؛ واجعلھم ومن صدق اقوالھم مابیْنَ شرید وطرید ؛ ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنك رحمۃ انك انت الوھاب. وصلّی اللہ علی سیّدنا محمّد وعلی الہٖ وصحبہٖ وسلّم تسلیما کثیرا غایۃ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۴ھ قالہ بفمہ ؛

تو اُن کا جو حال تم نے بیان کیا اُس پردہ کا فر اور دین سے باہر ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو اُن سے ڈرائے اور اُن سے نفرت دلائے اور ان کے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں اُن کی تحقیر واجب ہے اور اُن کی پردہ دری اُمورِ صواب سے ہے اور خدا اُس پر رحمت کرے جس نے کہا ؎

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری
سارے بد دینوں کی جو لائیں عجب باتیں بری
دینِ حق کی خانقاہیں ہر طرف پاتا گری
گر نہ ہوتی اہلِ حق و رشد کی جلوہ گری

وہی زیاں کار ہیں۔ وہی گمراہ ہیں۔ وہی ستمگار ہیں۔ وہی کفار ہیں الٰہی اُن پر اپنا سخت عذاب اتار اور انہیں اور جو اُن کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کر دے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود ۔ اے رب ہمارے ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اس کے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر بکثرت درود و سلام بھیجے۔ سلخ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ اسے اپنی زبان سے کہا

وامر برقمہ ؛ خادم العلم والعلماء بالمسجد الحرام محمد صالح ابن العلامۃ المرحوم الشیخ صدیق کمال الحنفیؒ مفتی مکۃ المکرمۃ سابقا غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشایخہٖ واحبابہٖ وخذل اعداءہ وحُسّادہ ومن یسوء ارادہ امین۔

محمد صالح کمال

اور لکھنے کا حکم دیا مسجد حرام شریف میں علم و علما کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرت صدیق کمال حنفی سابق مفتی مکہ معظمہ نے۔ اللہ اُسے اور اُس کے والدین و اساتذہ و احباب سب کو بخشے اور اُس کے دشمنوں اور حاسدوں اور برا چاہنے والوں کو مخذول کرے آمین

محمد صالح کمال

۴ صورۃ مارقمہ العلامۃ المحقق ؛ والفھامۃ المدقق ؛ مُشرق سناء الفھوم مَشرق ذکاء العلوم ؛ ذو العلو والافضال ؛ مولینا الشیخ علی بن صدیق کمال ؛ ادامہ اللہ بالعز والجمال ؛

تقریظ علامہ محقق عظیم الفہم مدقق لامع انوارِ فہوم مَشرق آفتاب علوم صاحب رفعت وافضال مولٰنا شیخ علی بن صدیق کمال اللہ انہیں ہمیشہ عزت و جمال کے ساتھ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی اعز الدین القویم بالعلماء العاملین المکرمین بالعلم النافع الذین جعلتھم انجما یُستضاء بھم فی الازمنۃ الدھماء الحوالك الظُلَم ؛ وشُھُبا تُحرق بھم طوائف الطغیان والزیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اس دینِ صحیح کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کا اکرام پائے ہیں الٰہی تو نے جن کو وہ ستارے کیا کہ اندھیرے گھپ سخت تاریک زمانوں میں اُن سے روشنی لی جائے اور وہ شہاب کہ اُن سے سرکشی و کجی و

والبدع نيجوس وارمسم ؛ واشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له شهادة اذخرها ليوم الزحام ؛
واشهد ان سيدنا محمدا عبده
ورسوله خاتم الانبياء العظام ؛
صلى الله تعالى عليه وسلم
وعلى اله وصحبه الكرام ؛
وبعد فانا اشكر الله ربي
على طلوع هذا النجم الساطع ؛
والدواء الناجع ؛ في هذا الزمان
الفاجع الواجع ؛ الذي نرى فيه
البدع كالسيل الدافع ؛ واهلها
يتناسلون من كل حدب واسع ؛
اللهم اخل منهم البلاد ؛ ومثل بهم
بين العباد ؛ واهلكهم كما اهلكت ثمود
وعاد ؛ واجعل ديارهم بلاقع ؛ لاشك
في كفر هؤلاء الخوارج كلاب النار وحزب
الشيطان ؛ وحقيق بالقبول والاذعان
ملجاء به هذا النجم اللامع ؛ والسيف
القامع ؛ رقاب الوهابية ومن كان
لهم تابع ؛ الشيخ الكبير ؛ والعلم

بدمذہبی کے گروہ ایسے جلائے جائیں کہ خاک سیاہ
ہو کر رہ جائیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے
سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک
نہیں ایسی گواہی جسے میں اُس زحمت کے دن کے لیے
ذخیرہ رکھتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے
سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے بندے اور
رسول ہیں عظمت والے انبیاء کے خاتم اللہ عزوجل
اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب کرام پر درود بھیجے
حمد و صلاۃ کے بعد میں اپنے رب عزوجل کا شکر ادا
کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا اور یہ پورا نفع دینے
والی دوا اس گھبراہٹ اور درد کے زمانہ میں پیدا
ہوئی جس میں بدمذہبیوں کو پُر زور ابلنے کی طرح ہم
دیکھ رہے ہیں اور بدمذہب لوگ ہر کشادہ اونچی
زمین سے ڈھال کی طرف پے در پے آرہے ہیں۔
الٰہی اُن سے شہروں کو خالی کر اور اُنہیں تمام خلق میں
نکتا کر اور اُنہیں ہلاک کر جیسے تو نے ثمود اور عاد کو
ہلاک کیا اور اُن کے گھروں کو کھنڈر کر دے۔ **کچھ
شک نہیں کہ یہ خارجی** یہ دوزخ کے کتے **شیطان کے
گروہ کافر ہیں** اور ماننے اور گرویدگی کے لائق ہے
جس کو یہ روشن ستارہ لایا وہ وہابیہ اور ان کے
تابعین کی گردن پر تیغ بُرّاں استاد معظم اور نامور

الشهير ؛ مولنا وقدوتنا
احمد رضاخان البريلوي ؛ سلمه
الله واعانه على اعداء الدين المارقين
بحرمة سيدنا محمد صلى الله
عليه وسلم وعليكم السلام ؛

علی ابن صدیق کمال

مشہور ہمارا سردار اور ہمارا پیشوا **احمد رضا خان**
بریلوی۔ اللہ اُسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں
دین سے نکل جانے والوں پر اُس کو فتح دے ہمارے
سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
عزت کا صدقہ۔ اور آپ پر سلام ہو۔

علی ابن صدیق کمال

۵

صورة ما نمقه البحر الزاخر ؛ والحبر
الفاخر ؛ بقية الاكابر ؛ وعمدة الاواخر ؛
الصفي المتوكل ؛ الوفي المتبتل ؛ حامي
السنن ؛ ماحي الفتن ؛ مطرح اشعة
النور المطلق ؛ مولينا الشيخ محمد
عبد الحق ؛ المهاجر الاله ابادي ؛
دام بالايد والايادي السلام
عليكم ورحمة الله وبركاته
ومغفرته۔

تقریظ دریائے موّاج۔ عالم کبیر
صاحب فخر۔ بقیۂ اکابر۔ معتمد دورِ
آخر۔ متوکل باصفا۔ صاحبِ وفا۔
منقطع بخدا۔ حامی سنن۔ ماحی فتن۔
جلوہ گاہ لمعہائے نورِ مطلق۔ مولنا
شیخ محمد عبد الحق مہاجر الہ آبادی۔
ہمیشہ قوت و نعمت کے ساتھ رہیں اور
آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور
اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وفق من اختار من

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنا جو بندہ

عبادہ لحمایۃ ھٰذہ الشریعۃ ؛ وجعلھم ورثۃ انبیائہ فی العلم والحکمۃ ویالھا من رتبۃ عالیۃ رفیعۃ ؛ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی جمع فیہ مولاہ الفضل جمیعہ ؛ وعلیٰ اٰلہ واصحابہ ذوی النفوس السمیۃ المطیعۃ، ماصاح الھزار فوق الازھار ترنیمہ وترجیعہ ؛ **امابعد** فقد اطلعت علیٰ ھٰذہ الرسالۃ الشریفۃ ؛ وماحوتہ من التحریر الانیق ؛ والتقریر الرشیق ، فرأیتھا ھی التی تقر بھا العینان لابغیرھا ؛ وھی التی تصغی الیھا الاذان حیث ظھر خیرھا ومیرھا ؛ اصاب صاحبھا العلامۃ الحبر الطمطام ؛ المقوال المفضال المنعام ؛ النحریر البحر الھمام ؛ الاریب اللبیب القمقام ؛ ذوالشرف والمجد المقدام ؛ الذکی الزکی الکرام ؛ مولنا الفھامۃ الحاج **احمد رضاخان** ؛ کان اللہ لہٗ اینماکان ؛ ولطف بہ فی کل مکان ؛ فیمابسط وحقق ؛ وضبط ودقق ؛

پسند کیا اُس کو اِس شریعت کی حمایت کی توفیق بخشی اور اُسے علم و حکمت میں اپنے پیغمبروں کا وارث کیا اور یہ کیسا بلند و بالا مرتبہ ہے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن میں اُن کے مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرمادیں اور اُن کے آل و اصحاب پر جن کی جانیں اُن کا حکم سُننے والی اور اُن کا فرمان ماننے والی ہیں، جب تک کلیوں پر بلبل اپنی نغمہ سرائیوں سے شور کرے۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا اور وہ خوشنما تحریر اور زیبا تقریر جو اس میں مندرج ہے دیکھی تو میں نے اُسے ایسا پایا کہ اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے، اور وہی ہے جسے کان جی لگا کر سُنیں کہ اس کی خوبی اور اس کا فیض ظاہر ہے۔ اُس کے مؤلف علامہ عالم جلیل دریائے زخار پُرگو بسیار فضل کثیر الاحسان دلیر دریائے بلند ہمت ذہین دانشمند بحر ناپیدا کنار شرف و عزت و سبقت والے صاحبِ ذکا ستھرے نہایت کرم والے ہمارے مولیٰ کثیر الفہم حاجی **احمد رضاخاں** نے کہ وہ جہاں ہو اللہ اس کا ہو اور ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے اس **تفصیل و تحقیق** و ربط و ضبط و تدقیق میں **راہِ صواب** پائی

اقسط وبرعا ؛ وارشد وھدی ؛ فیجب ان یکون المرجع عند الاشتباہ الیہ ؛ والمعول علیہ ؛ فجزاہ اللہ الجزاء التام ؛ واسبغ علیہ نعمہ غایۃ الانعام ؛ واطال ظِلتہ طوال الدھر المستدام ؛ بارغد عیش لایسأم فیہ ولایُسأم ؛ بحق صندید المرسلین سید الانام ؛ علیہ وعلیٰ اٰلہ الکرام ؛ وصحابتہ الفخام ؛ ازکی صلاۃ اللہ واطیب السلام ؛ حررہ العبد الضعیف الملتجی بحرم ربہ الھادی محمد عبد الحق ابن مولانا الشیخ شاہ محمد الالہ اٰبادی ؛ عاملھما اللہ بفضلہ العمیم ـ ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴؁ من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبھا الف الف صلاۃ وتحیۃ ـ

(مہر: محمد عبد الحق ۱۲۸۱) عفی عنہ

انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی و ہدایت کی تو **واجب** ہے کہ شبہہ کے وقت **اسی تحقیق** کی طرف **رجوع** کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو تو اللہ اُسے پوری جزا بخشے اور اُس پر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر و وافر کرے اور ابد الآباد تک اُس کے فضل کو ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اُکتائے نہ کوئی حادثہ پیش آئے سردار مرسلین سید عالمین کا صدقہ۔ اُن پر اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے صحابہ پر اللہ کی سب سُتھری درود اور سب سے پاکیزہ سلام۔ لکھا اسے بندۂ ضعیف نے کہ اپنے رب ہادی کی حرم میں پناہ لیے ہے محمد عبد الحق ابن مولنا حضرت شاہ محمد الٰہ آبادی۔ اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے ساتھ اپنے فضلِ عام کا معاملہ کرے۔ ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴؁ صاحب ہجرت پر دس لاکھ درود و سلام۔

(مہر: محمد عبد الحق ۱۲۸۱)

⑥ صورۃ ما نقحہ غیظ المنافقین ، وفوز الموافقین ؛ حامی السنۃ واھلھا ، ماحی البدعۃ وجھلھا ؛ زینۃ الزمان

تقریظ غیظِ منافقین و کامِ موافقین حامیِ سُنّت و اہلِ سُنّت ماحیِ بدعت و جہل بدعت زینتِ لیل و نہار

وحسنة الاوان ؛ مُنشِد خُطَب الکرام ؛ محافظ کتب الحرم ؛ العلامة الجلیل ؛ والفهامة النبیل ؛ حضرة مولینا السید اسمٰعیل خلیل ؛ ادامهما الله بالعز والتبجیل ؛

نکوئی روزگار خطیب خطبہائے کرم محافظ کتب حرم علّامہ ذی قدر بلند عظیم الفہم دانشمند حضرت مولٰنا سیّد اسماعیل خلیل اللہ تعالےٰ اُنہیں عزّت و تعظیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے۔

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم ؛

الحمد للّٰه الواحد الاحد القهار ؛ القوی العزیز المنتقم الجبار ؛ المتعالی بصفات الکمال والجلال ؛ المتنزه عن قول اهل الکفر والطغیان والضلال ؛ الذی لیس له ضد ولا ند ولا امثال ؛ ثم الصلوٰة والسّلام علی افضل العٰلمین ؛ سیدنا محمّد بن عبد اللّٰه خاتم النبیّن و المرسلین ؛ المنقذ لمن تبعه من الخزی و الردٰی ؛ الخاذل لمن استحب العمٰی علی الهدٰی ؛ **اما بعد** فاقول ان هٰؤلاء الفرق الواقعین فی السؤال ، غلام احمد القادیانی ورشید احمد و من تبعه کخلیل الانبهتی واشرفعلی وغیرهم لا شبهة فی کفرهم

سب خوبیاں خدا کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے قوت و عزت و انتقام و جبروت والا جو صفاتِ کمالؔ جلال کے ساتھ متعالی ہے، کافروں سرکشوں گمراہوں کی باتوں سے منزّہ ہے جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ مانند نہ نظیر۔ پھر درود وسلام اُن پر جو سارے جہان سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ابن عبد اللہ تمام انبیاء ورسل کے خاتم اپنے پیرو کو رسوائی وہلاکت سے بچانے والے اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اُسے مخذول کرنے والے۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ **طائفے** جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے **خلیل احمد انبہٹی** اور **اشرفعلی** وغیرہ **ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں**

بلا مجال ؛ بل لا شبهة فیمن شك بل فیمن توقف فی کفرهم بحال من الاحوال ؛ فان بعضهم مُنابِذ للدین المتین ؛ وبعضهم منکر ماهو من ضروریاته المتفق علیه بین المسلمین ؛ فلم یبق لهم اسم ولا رسم فی الاسلام ؛ کما لا یخفی علی اجهل الناس من الانام ؛ فان ما اتوا به شئ تمجه الاسماع ؛ وتنکره العقول و القلوب والطباع ؛ ثم اقول ایضا انی کنت اظن ان هٰؤلاء الضالین المضلین ؛ الفجرة الکفرة المارقین من الدین ؛ انما حصل لهم ما حصل من سوء الاعتقاد ؛ مبناه علی سوء الفهم من عبارات العلماء الامجاد ؛ والاٰن حصل لی علم الیقین الذی لا شك فیه انهم من دعاة الکفرة یریدون ابطال دین محمّد صلّی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فتجد بعضهم ینکر اصل الدین ؛ وبعضهم یدعی النبوة منکرا لختم النبیّن ؛ وبعضهم یدعی انه عیسٰی وبعضهم یدعی انه المهدی واهونهم فی الظاهر بل اشدهم فی الحقیقة هٰؤلاء الوهابیة لعنهم

نہ شک کی مجال بلکہ جو اُن کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں اُنہیں کافر کہنے میں توقف کرے اُس کے کفر میں بھی شبہہ نہیں کہ اُن میں کوئی تو دینِ متین کو پھینکنے والا ہے اور اُن میں کوئی ضروریاتِ دین کا انکار کرتا ہے جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے تو اسلام میں اُن کا نام نشان کچھ باقی نہ رہا جیسا کہ کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں کہ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سُنتے ہی کان پھینک دیتے ہیں اور عقلیں اور طبیعتیں اور دل اُس کا انکار کرتے ہیں نیز پھر میں کہتا ہوں میرا گمان تھا کہ یہ گمراہان گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج ان میں جو بداعتقادی حاصل ہوئی اُس کا مبنے بدفہمی ہے کہ عباراتِ علمائے کرام کو نہ سمجھے اور اب مجھے ایسا علم الیقین حاصل ہوا جس میں اصلاً شک نہیں کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں دینِ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں تو اِن میں تو کسی کو اصلِ دین کا انکار کرتے پائے گا اور ان میں کوئی ختم نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے اور کوئی اپنے آپ کو عیسیٰ بتاتا ہے اور کوئی مہدی اور ظاہر میں ان سب میں ہلکے اور حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں۔ خدا

اللہ واخزاھم ؛ وجعل النار ماواھم ومثواھم ؛ یلبِّسون[عہ] علی العوام ، الذین ھم کالانعام ، بانھم ھم المتبعون للسنۃ ، وان غیرھم من السلف الصالح الائمۃ ؛ فمن دونھم مبتدعون ؛ وللسنۃ الغراء تارکون ومخالفون ؛ فیالیت شعری اذا لم یکن ھؤلاء لنھجہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم متبعین فمن المتبع لہ والحمد اللہ تعالٰی علی ان قیض ھٰذا العالم العامل ، والفاضل الکامل ، صاحب المناقب و المفاخر ؛ مظھر کم ترك الاول للاٰخر ؛ فرید الدھر ، وحید العصر ، مولٰنا الشیخ **احمد رضاخان** سلمہ اللہ الرب المنان ، لابطال حججھم الداحضۃ ؛ بالاٰیات والاحادیث القاطعۃ ؛ کیف لا وقد شھد لہ عالموا مکۃ بذٰلك ؛ ولو لم یکن بالمحل الارفع لما وقع منھم ذٰلك ؛ بل اقول لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھٰذا القرن لکان حقا وصدقا ؎

ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے۔ بے پڑھے جاہلوں کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں دھوکے دیتے ہیں کہ وہی پیروانِ سنت ہیں اور اُن کے سوا اگلے نیک امام اور جو اُن کے بعد ہوئے بدمذہب ہیں اور روشن سنت کے تارک و مخالف ہیں۔ اے کاش میں جانتا کہ گروہِ سلفِ کرام طریقہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے متبع نہ تھے تو طریقہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پیرو کون ہے اور میں اللہ عزوجل کی حمد بجا لاتا ہوں کہ اُس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا جو فاضل کامل ہے منقبتوں اور فخروں والا اس مثل کا مظہر کہ "اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے" یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ مولٰنا حضرت **احمد رضا خاں**۔ اللہ بڑے احسان والا پروردگار اُسے سلامت رکھے اُن کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کے لیے۔ اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ **علمائے مکہ** اُس کے لیے ان فضائل کی **گواہیاں** دے رہے ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اُس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اُس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اِس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہو ؎

[عہ] لَبَس (ض) علیہ الامر لَبسًا: خلطہ۔ والتلبیس: التخلیط مشددٌ للمبالغۃ ۔ ۱۲ن

ولیس علی اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

فجزاہ اللہ خیر الجزاء عن الدین واھلہ ؛ ومنحہ الفضل والرضوان بمنہ وکرمہ ؛ والحاصل قد وجدت بارض الھند الفرق کلھا وھذا بحسب الظاھر ؛ والاھم بطانۃ الکفرۃ اعداٰء الدین ؛ ومرادھم بذٰلك ایقاع التفرقۃ بین کلمۃ المسلمین ؛ رب لیس الھدٰی الاھداك ، ولا الاٰء الا اٰلاؤك ؛ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ؛ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ؛ اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ ، وارنا الباطل باطلا والھمنا اجتنابہ ؛ وصلی اللہ علٰی سیدنا محمد وعلٰی اٰلہ وصحبہ وسلم قالہ بفمہ ؛ وکتبہ بقلمہ ؛ راجی عفو ربہ الجلیل ؛ حافظ کتب الحرم المکی

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ اُسے دین اور اہلِ دین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے اور اُسے اپنے احسان اپنے کرم سے اپنا فضل اپنی رضا بخشے۔ اور حاصل یہ کہ زمین ہند میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں اور یہ باعتبار ظاہر ہے۔ ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے راز دار ہیں اور دین کے دشمن ہیں اور ان باتوں سے اُن کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ الٰہی ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت، اور نہ نعمتیں ہیں مگر تیری نعمتیں۔ اور اللہ ہم کو بس ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور نہ گناہوں سے پھرنا نہ طاعت کی طاقت مگر اللہ عظمت و بلندی والے کی توفیق سے۔ الٰہی ہمیں حق کو حق دکھا اور اُس کی پیروی ہمیں روزی کر، اور ہمیں باطل کو باطل دکھا اور ہمارے دل میں ڈال کہ اُس سے دور رہیں۔ اور اللہ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب پر۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب کی معافی کے امیدوار حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کے حافظ

السید اسمٰعیل
ابن السید خلیل

صورة ما رصفه ذو العلم الراسخ ؛ والفضل الشامخ، والکرم والمنن ؛ والخلق الحسن ؛ والبهاء والزین ؛ مولینا العلامة السید المرزوقی ابوحسین، حفظه الله فی النشأتین ؛

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی اطلع فی سماء الوجود شمسا بازغة ؛ فکانت لظلمٰت الضلالات ناسخة دامغة ؛ و للهدایة الی طریق الحق حجة بالغة ؛ ومحجة من سلکها لاتزل قدمه و لاتکون زائغة ؛ بوجود من افاض الله علینا برسالته نعما سابغة ؛ وملأ بالعرفان قلوبا کانت فارغة ؛ سیدنا ومولینا محمد الذی اٰتاه الله الاٰیات البینات ؛ والمعجزات

سید اسماعیل ابن
سید خلیل نے۔

تقریظ صاحب علم محکم وفضیلت بلند و کرم واحسان وخلق حسن ونور و زینت مولنا علامہ سیّد مرزوقی ابوحسین۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اُن کا نگہبان ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے عالم کے آسمان میں ایک مہر درخشاں چمکایا جو گمراہیوں کی اندھیریوں کا مٹانے والا اور سرکوب ہوا اور راہِ حق کی طرف رہنمائی کی حجتِ کامل بنا اور ایسا کشادہ راستہ کہ جو اُسے چلے نہ اُس کا پاؤں پھسلے اور نہ کج ہو، یہ سب اُس کے وجود سے جس کی رسالت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وسیع نعمتوں کا فیض پہنچایا اور معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کو اللہ عزّ وجلّ نے روشن آیتیں اور عقل کو حیران کردینے والے معجزے

الباهرات ؛ واطلعه علی ما شاء من المغیبات ؛ صلی الله علیه وعلی اٰله واصحابه الذین سبقونا بالایمان سبقا ، وباعوا نفوسهم فی نصرة دینه ؛ وتمهید طرقه وتمکینه ؛ فاولٰئك هم الفائزون حقا ؛ المشرفون خلقا وخلقا ؛ الممیزون بحسن ذکر یبقٰی ؛ واجر یتزاید فی صحف الاعمال ویرقٰی ؛ وعلی اتباعه المتمسکین بهدیه القویم ؛ السالکین صراطه المستقیم ؛ لاسیما ورثته العلماء الاعلام ؛ الذین یستضاء بنورهم فی حالك الظلام ؛ ادام الله وجودهم علی توالی الاعصار ؛ واطلع فی سماء المعالی ؛ سعودهم فی جمیع القرٰی والامصار ؛ اٰمین اما بعد فقد من الله تعالٰی علیّ وله الحمد والشکر بالاجتماع بحضرة العالم العلامة، والحبر البحر الفهامة ؛ ذی المزایا الغزیرة ؛ والفضائل

عطا فرمائے اور انہیں بقدر اپنی مشیت کے غیبوں پر علم بخشا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجے اور اُن کے آل واصحاب پر جو ایمان میں ہم پر سابق ہوئے اور دینِ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مددگاری اور اُس کے جمانے اور اُس کے راستے آراستہ کرنے میں انھوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں وہی ٹھیک مراد کو پہنچے صورت وسیرت دونوں میں شرف والے ایسی نیک نامی کے ساتھ ممتاز جو ہمیشہ باقی رہے گی اور ایسے ثواب کے ساتھ مخصوص جو نامۂ اعمال میں افزونی وترقی پائے گا۔ اور اُن کے پیرؤوں پر جو اُن کی درست چال کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں اور اُن کے سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں بالخصوص حضور کے وارث علمائے نامدار جن کے نور سے سخت اندھیری میں روشنی لی جاتی ہے۔ اللہ عزّ وجلّ زمانے کی بقا تک اُن کا وجود رکھے اور بلندیوں کے آسمان پر اُن کے سعد ستارے تمام گاؤں اور شہروں میں ظاہر کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد بیشک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا۔ اور اُسی کے لیے حمد وشکر ہے۔ کہ میں حضرت عالم علّامہ سے ملا جو زبردست عالم دریائے عظیم الفہم ہیں جن کی فضیلتیں وافر اور بڑائیاں

الشهيرة ؛ والتاليف الكثيرة ؛ في اصول الدين وفرعه ؛ ومفردات العلم وجموعه ؛ ولاسيما في الرد على المبطلين ؛ من المبتدعة المارقين ؛ وقد كنت سمعت بجميل ذكره ؛ وعظيم قدره ؛ وتشرفت بمطالعة بعض مصنفاته ؛ التي يضيءُ الحقُّ بها من نور مشكوته ؛ فوقعت محبته بقلبي ؛ واستقرت بخاطري ولبّي ؛

والاذن تعشق قبل العين احياناً

فلما منّ الله تعالى بهذا الاجتماع ؛ ابصرت من اوصاف كمالاته ما لا يستطاع ؛ ابصرت علَمَ علمٍ عالى المنار ؛ وبحرَ معارف تتدفق منه المسائل كالانهار ؛ صاحب الذكاء الرائع ؛ حامل العلوم الذى سُدَّ بها الذرائع ؛ المطيل بلسانه فى حفظ تقرير علوم الشرائع ؛ المستولى على الكلام والفقه والفرائض ؛ المحافظ بتوفيق الله تعالى على الآداب والسنن والواجبات والفرائض ؛ استاذ العربية والحساب ؛ بحر المنطق الذى تكشتنم منه

ظاہر اور دین کے اصول وفروع اور علم کے علیحدہ و مجموع میں تصانیف متکاثر خصوصاً اہل بطلان دین سے نکل جانے والے بدمذہبوں کے رد میں۔ اور بیشک میں نے اُن کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ پہلے ہی سنا تھا اور اُن کی بعض تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا تھا جن کے نورِ قندیل سے حق روشن ہوا تو اُن کی محبت میرے دل میں جم گئی اور میرے قلب وعقل میں متمکن ہو چکی تھی ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

توجب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہِ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد کے ذریعے بند کیے گئے تقریرِ علوم دینیہ کی محافظت میں طاقتور زبان والا جو علمِ کلام وفقہ وفرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی ہے توفیق الٰہی سے مستحبات و سنن وواجبات وفرائض پر محافظت کرنے والا، عربیت وحساب کا ماہر، منطق کا وہ دریا جس سے

لآليه اىّ اكتساب ؛ مسهّلَ الوصول ؛ الى علم الاصول ؛ اذ لم يزل لها رائضا ؛ حضرة مولنا العلامة الفاضل المولوى البريلوى الشيخ **احمد رضا** ؛ اطال الله حياته ؛ وادام فى الدارين سلامته ؛ وجعل قلمه سيفا مسلولا لا يُغمَد الا فى رقاب المبطلين ؛ امين اللّٰهم امين ؛ فتذكرتُ عند رؤياه ؛ حفظه الله ؛ قول الشاعر ؛ الناظم الناثر ؛ ؎

كانت مُسائلة الركبان تخبرنى
عن احمد بن سعيد اطيب الخبر
ثم التقينا فلا والله ما نظرت[1]
اذناى احسن مما قد رأى بصرى

ورأيت نفسى ذا عِيٍّ وحصَر ؛ عن البلوغ فى وصفه الى البِغية والوطَر ؛ وقد تفضل علىّ الفاضل المذكور ؛ ضاعف الله له الاجور ؛ برؤية هذا التاليف الجليل ؛ والتصنيف النبيل ؛ الذى ذكر فيه الفرق الضالة الحديثة ؛ التى كفرت ببدعها المكفرة الخبيثة ؛

اُس کے موتی حاصل کیے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے ساتھ حاصل کیے جاتے ہیں، علمِ اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اس لیے کہ ہمیشہ اُس کی ریاضت رکھتا ہے حضرت مولنا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت **احمد رضا** اللہ تعالیٰ اُس کی عمر دراز کرے اور دونوں جہان میں اُسے ہمیشہ سلامت رکھے۔ اور اُس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر اہل بطلان کی گردنیں۔ ایسا ہی کر یا اللہ ایسا ہی تو مجھے اُنہیں دیکھ کر۔ اللہ ان کا نگہبان ہو۔ شاعر صاحبِ نظم ونثر کا یہ قول یاد آیا ؎

قافلے جانبِ احمد سے جو آتے تھے یہاں
حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے
اُس سے بہتر نہ سُنا تھا جو نظر نے دیکھا

اور میں نے اپنے آپ کو اُس کی مدح میں مراد و خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز ودرماندہ دیکھا۔ اور حضرت فاضل مذکور نے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ثواب مضاعف کرے، مجھ پر بڑا احسان کیا کہ یہ تالیفِ جلیل اور تصنیفِ پُر دانش میرے دیکھنے میں آئی جس میں اُن نئے گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنی خبیث وکفری بدعتوں کے سبب کافر ہو گئے تو

[1] هٰكذا بالاصل ولعله فى الاصل ما سمعت او بصحت — تاج العروس میں مادۂ خبر کے تحت ہے حتى التقينا فلا والله ما سمعت : اذنى باحسن مما قد رأى بصرى ۱۲ ن

البُغية : ما ابتُغى كالبِغية بالكسر والضم ـ ق ۱۲ ن

فرفعت اکفّ الضراعة ، متشفعًا بصاحب الشفاعة ، طالبا من الله حفظ الایمان ، مستعیذا به من الکفر والفسوق والعصیان ، وان یحفظ جمیع المسلمین ، من سریان عقائد الکفرة المضلین ، ویجزی حضرة المؤلف خیر الجزاء فی یوم الدین ، اذ قام مقاما تشکره علیه جمیع المؤمنین ، فی الرد علی هؤلاء المبطلین ، بل الکذبة المفترین ، و بیانِ فضائحهم ، وترّهاتهم وقبائحهم ولا شك ان ما هم علیه من الاعتقاد فی غایة البطلان والفساد ، لا تصوّره العقول ، ولا تصدّقه النقول ، بل مجرد اوهام وترّهات ، لیس لها ادلة ولا شبه تدرء عنهم ولا تاویلات ، وانما هی محض اتباع للهوی ، موقع والعیاذ بالله تعالی فی الردی ، وقد قال الله تعالی بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وقال تعالی فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وقال تعالی ولا تتبع

میں نے گڑگڑانے کے ہاتھ بلند کیے صاحبِ شفاعت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے شفاعت چاہتا ہوا اللہ عزوجل سے محافظت ایمان کی دعا کرتا ہوا کفر وفسق ومعصیت سے اُس کی پناہ مانگتا ہوا اور یہ کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گروں کی سرایت عقائد سے بچائے اور یہ کہ حضرت مؤلف کو سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے۔ کہ وہ ایسے مقام پر قائم ہوئے جس کا شکر سب مسلمان کریں یعنی ان بطلان والے سخت جھوٹے مفتریوں کے رَد اور اُن کی رسوائیوں اور جھوٹی باتوں اور برائیوں کے بیان میں۔

اور **کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ جس عقیدہ پر ہیں حد درجہ کا فاسد وباطل ہے** جو نہ عقلوں کے نزدیک کسی طرح معقول نہ نقلیں اُس کی تصدیق کریں بلکہ نرے وہم اور جھوٹی بناوٹ کی باتیں ہیں **نہ اُس کے لیے کوئی دلیل ہے نہ کوئی شبہہ جو اُن کا عذر ہوسکے نہ کوئی تاویل**۔ بلکہ وہ تو صرف خواہشِ نفسانی کی پیروی ہے جو معاذ اللہ ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور بیشک اللہ سبحانہ نے فرمایا بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہشِ نفس کے پیرو ہوئے بے جانے بوجھے اور اُس سے بڑھ کر گمراہ کون جو خواہشِ نفس کا پیرو ہو اور فرمایا ٹھیک راہ چلنے کو خواہش کی پیروی نہ کرو اور فرمایا خواہش کی

الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وقال تعالی اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ وقال تعالی وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ؕ وقال تعالی وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا وقد اخرج الطبرانی عن انس رضی الله تعالی عنه انه قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ان الله تعالی حجب التوبة عن کل صاحب بدعة حتی یدع بدعته ، واخرج ابن ماجة عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما انه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ابی الله ان یقبل عمل صاحب بدعة حتی یدع بدعته ، واخرج ابن ماجة ایضاً عن حذیفة رضی الله تعالی عنه انه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لا یقبل الله لصاحب بدعة صوما ولا صلاة ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین ، واخرج البخاری ومسلم فی صحیحیهما عن ابی بردة بن ابی موسی الاشعری رضی الله

پیروی نہ کر کہ وہ تجھے بہکا دے گی اللہ کی راہ سے اور فرمایا بھلا کیا دیکھا تو نے اُس کو جس نے اپنی خواہش کو خدا بنالیا۔ اور فرمایا اُس نے اپنی خواہش کی پیروی کی تو اُس کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اُس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے اور فرمایا اُس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور اُس کا کام حد سے گزر گیا اور بیشک طبرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو توبہ سے محروم رکھتا ہے جب تک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں چاہتا کہ کسی بدمذہب کا کوئی عمل قبول کرے جب تک وہ اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے نیز ابن ماجہ نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ کوئی فرض نہ نفل۔ نکل جاتا ہے اسلام سے ایسا جیسے نکل جاتا ہے بال آٹے سے۔ اور بخاری ومسلم نے صحیحین میں ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ

عنه حديثا طويلا وفيه فلما افاق اى ابوموسى قال انا بريءٌ ممن بَرِيءَ منه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الحديث واخرج مسلم فى صحيحه عن يحيى بن يعمر قال قلت لابن عمر رضى الله تعالى عنهما يا اباعبد الرحمٰن انه قد ظهر قِبَلَنا ناس يقرؤن القرآن ويزعمون ان لاقدر وان الامر اُنُف فقال اذا لقيت اولٰئك فاخبرهم انى بريءٌ منهم وانهم براء منى انتهى ؛ فرحم الله امرأً ناضل عن الحق وايده واظهره ؛ و اَدْحَضَ الباطل ودمره ؛ ورحم الله امرأً اعان على ذلك نصرة للدين ؛ وخِذلانا للكفرة المبطِلين ؛ ورحم الله امرأً تباعد عن اهل الكفر والضلال ؛ واستعاذ بالله القادر المتعال ؛ فى البُكور والأصال ؛ من الوقوع فى مصايد تلك الحِبال ؛ قائلاً الحمد لله الذى

تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل روایت کی اُس میں ہے کہ جب ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غش سے افاقہ ہوا۔ فرمایا میں بیزار ہوں اُس سے جس سے بیزار ہوئے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاآخر حدیث اور مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن یعمر سے روایت کی کہ انھوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے عرض کی کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہماری طرف کچھ لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں اور ہر کام ابتداءً واقع ہوتا ہے کہ اس سے پہلے اُس کے متعلق کوئی تقدیر وغیرہ نہ تھی فرمایا جب تم اُن سے ملو تو انہیں خبر کر دینا کہ میں اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیگانے ہیں۔ انتہی۔ تو اللہ رحم فرمائے اُس مرد پر جس نے حق کی طرف سے مجادلہ کیا اور اُس کی تائید کی اور اُسے ظاہر کیا اور باطل کو دھکا دیا اور ہلاک کیا اور اللہ رحم فرمائے اُس مرد پر جس نے اس کام میں اعانت کی دین کی مدد اور باطل والے کافروں کو مخذول کرنے کے لیے۔ اور اللہ رحم کرے اُس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہوا اور صبح و شام اللہ قدرت والے بلندی والے کی پناہ چاہی اُن رسیوں کے پھندوں میں پڑنے سے، یہ کہتا ہوا کہ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے

عافانى مما ابتلاهم به وفضلنى على كثير ممن خلق تفضيلا ؛ فقد اخرج الترمذى عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال من رأى مبتلًى فقال الحمد لله الذى عافانى مما ابتلاك به وفضلنى على كثير ممن خلق تفضيلا لم يُصِبْه ذٰلك البلاء وقال الترمذى حديث حسن ورحم الله امرأً طلب لهم من الله تعالىٰ الهداية ؛ لترك تلك الغَواية ؛ وطَرْحِ تلك الاعتقادات الباطلة ؛ والبِدَعِ المكفِّرة المضلِّلة ؛ والتوبةِ منها ؛ بالاعراض عنها ؛ والتوفيقِ ؛ لاقوم طريق ؛ فانه تعالىٰ لا رب غيره ؛ ولا خير الاخيره ؛ عليه توكلت واليه اُنيب ؛ وصلى الله تعالىٰ على نبيه ومصطفاه ؛ وآله وصحبه وكل من اتبعه واقتفاه ؛ آمين ؛ والحمد لله رب العٰلمين ؛ قاله بفمه ؛ وكتبه بقلمه ؛

مجھے اُس بلا سے نجات دی جس میں اُن کو مبتلا کیا اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی (کہ آدمی کیا۔ مسلمان کیا۔ سُنی کیا) کہ بیشک ترمذی نے بوساطت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا جو کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے کہ سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے مجھے اُس بلا سے بچایا جس میں تجھے گرفتار کیا اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت دی وہ بلا اُسے نہ پہنچے گی۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ اور اللہ اُس مرد پر رحم کرے جو اُن لوگوں کے لیے اللہ تعالےٰ سے ہدایت مانگے کہ اس گمراہی کو چھوڑیں اور ان باطل عقیدوں اور ان کفر و ضلالت کی بدعتوں کو پھینکیں اور ان سے توبہ کریں رُوگردانی کریں اور سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق پائیں۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی رب نہیں اور اُسی کی خیر خیر ہے میں نے اُسی پر بھروسا کیا اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور اپنے چنے ہوئے پر درود بھیجے اور اُن کے آل و اصحاب اور ہر تابع و پیرو پر۔ الٰہی ایسا ہی کر۔ اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو صاحب سارے جہان کا اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا

احد خدمة طلبة العلم بالمسجد الحرام المكى
محمد المرزوقى ابو حسين
عفا الله عنه آمين۔

مسجد حرام شریف میں طالب علموں کے ایک خادم
محمد مرزوقی ابو حسین نے
اللہ اس کی بخشش کرے آمین

۸

صورة ما املاه ذو الشرف الجلى ؛ والفخر العلى ؛ الفاضل الكامل ؛ والعالم العامل ، دامغ اهل الكفر والكيد ؛ مولينا الشيخ عمر بن ابى بكر باجنيد ؛ ادامه الله بالتأييد والايد ؛

تقریظ صاحب شرف روشن وفخر بلند فاضل کامل، عالم باعمل، سرشکن اہل مکر وکید، مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں تائید وتقویت کے ساتھ رکھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين ؛ والصلوة والسلام على سيد المرسلين ؛ وعلى اله وصحبه اجمعين ؛ ورضى الله عن التابعين ؛ وتابعيهم باحسان الى يوم الدين ؛ وبعد فقد اطلعت على هذه الرسالة ؛ للفاضل العلامة ؛ والرحلة الفهامة ؛ الشيخ احمد رضا ؛ فرأيت ان من ذكر فيها من اهل الزيغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام تمام پیغمبروں کے سردار اور اُن کی آل واصحاب سب پر۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے تابعوں اور قیامت تک اُن کے اچھے پیروؤں سے راضی ہو۔ بعد حمد وصلوٰۃ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو ایسے فاضل علامہ کی تصنیف ہے جس کی طرف اطراف سے استفادہ کے لیے سفر کیا جائے عظیم فہم والا حضرت احمد رضا۔ اور میں نے دیکھا کہ جن کجرووں

والضلال ضالون مضلون ؛ ومن الدين مارقون ؛ وفى طغيانهم يعمهون ؛ اسأل مولاى العظيم ان يسلط عليهم من يقمع شوكتهم ؛ ويقطع دابرهم ؛ فاصبحوا لا ترى الا مساكنهم ؛ ان ربى على كل شئ قدير ؛ وصلى الله على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين ؛ والحمد لله رب العلمين ؛ قاله الفقير الى الله تعالى عمر بن ابى بكر باجنيد

گمراہوں کا اُس میں ذکر کیا ہے گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور دین سے باہر ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ میں اپنے عظمت والے مولیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اُن پر ایسے کو مسلط کرے جو اُن کی شوکت کی بنیاد کھود کے پھینک دے اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ اُن کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔ بیشک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے آل واصحاب سب پر درود بھیجے اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔ کہا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف حاجتمند عمر بن ابی بکر باجنید نے۔

۹

صورة ما حبره ؛ حامل لواء العلماء المالكية ؛ مطرح الانوار العرشية والفلكية ؛ الفاضل البارع ؛ الخاشع المتواضع ؛ ذو التقى والنقى ؛ مفتى المالكية سابقا ؛ مولينا الشيخ عابد بن حسين ؛ زينه الله بازين زين ؛

تقریظ سردار لشکر علمائے مالکیہ، موردِ انوار عرش وفلک، فاضل صاحب کمالات حیران کن، صاحب خشوع وتواضع و پرہیزگاری وپاکیزگی، پیشیں مفتی مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین۔ اللہ تعالیٰ انہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی زینت سے مزین فرمائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعلیك ایها المفضال ؛ سلام الله المتعال ؛ الحمد لله الذی اطلع فی سماء العلماء شموس العرفان ؛ فانار احوا بانوارها الساطعة عن الدین غیاهب ذوی البهتان ؛ والصلاة والسلام علی اکمل من اختصه مولاه بعلم المغیبات ؛ وجعله نورا ماحیا غیاهب التلبیس عن الملة الحنیفیة بقواطع الأیات ؛ ونزهه عن جمیع النقائص کالکذب والخیانة ؛ فمعتقد خلافه کافر یستحق بالاجماع الاهانة ؛ وعلی اٰله الامجاد ؛ واصحابه الاسیاد ؛ اما بعد فانه لما وفق الله لاحیاء دینه القویم فی هذا القرن ذی الفتن والشر العمیم ؛ من اراده خیرا من ورثة سید المرسلین ؛ سید العلماء الاعلام ؛ وفخر الفضلاء الکرام ؛ وسعد الملة والدین ؛ احمد السیر ؛ والعدل[3] الرضا فی کل وطر ؛ العالم العامل ذو الاحسان ؛

اور آپ پر اے بڑے فضل والے اللہ تعالیٰ کا سلام۔ سب حمد اُس خدا کو جس نے علماء کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے تو انہوں نے اُن کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں ہٹا دیں۔ اور درود و سلام اُن پر جو سب میں زیادہ کامل ہیں ایسوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب دینے کے ساتھ خاص کیا اور اُنہیں ایسا نور کیا جو ملّتِ اسلام سے شبہات کی تاریکیوں کو یقینی آیتوں سے مٹاتا ہے اور اُن کو تمام عیوب مثل کذب و خیانت وغیرہ سب سے پاک کیا۔ اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے تمام علمائے امت کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے۔ اور ان کی عزت والی آل اور سیادت والے صحابہ پر۔ بعد حمد و صلاۃ جب کہ اس فتنوں اور عالمگیر شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دینِ متین کو زندہ کرنے کی اُسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا، وہ جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے، علمائے مشاہیر کا سردار اور معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار دینِ اسلام کی سعادت نہایت محمود سیرت ہر کام میں پسندیدہ صاحب عدل عالم باعمل صاحبِ احسان

[3] عدل " مصدر بمعنی عادل اور " رضا " مصدر بمعنی مرضی ۔ جیسا کہ تاج العروس میں ہے ۔ ۱۲ ن

حضرة المولی احمد رضا خان ؛ فقام فی ذلك بفرض الکفایة ؛ وقمع ببراهینه القاطعة ضلالة المبطلین البادیة لذوی الدرایة ؛ ومن الله علی فی اسعد الاوقات ؛ واشرف الطوالع وابرك الساعات ؛ بالتیمن بشمس سعوده ؛ واللیاذ بساحة احسانه وجوده ؛ والوقوف علی رسالته التی جعلها حاصل رسائله اللاتی اقام فیها البراهین ؛ وبین فیها انواع الضلال ؛ الصادر من اهل الخبال ؛ وهم غلام احمد القادیانی ؛ ورشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی ؛ وخلائفهم[2] من اهل الضلال والکفر الجلی ؛ وسود بها وجه ضلالهم المبین ؛ فذکرت عند ذلك قول من اجتباه مولاه لن تزال هذه الامة قائمة علی امر الله لا یضرهم من خالفهم حتی یأتی امر الله ؛

حضرت مولیٰ **احمد رضا خان** تو اُس نے اس باب میں فرضِ کفایہ ادا کر دیا اور اپنی قطعی حجتوں سے اہلِ بطلان کی اُس گمراہی کا قلع قمع کر دیا جو اربابِ[1] علم پر ظاہر تھی اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک تر وقت اور سب سے شریف تر طالع اور سب سے مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ مشار الیہ کے آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اُس کے احسان و بخشش کے میدان میں میں نے پناہ پائی اور اُس کے اُس رسالہ پر واقف ہوا جسے اُس نے اپنے اُن رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا جن میں حجتیں قائم کیں اور اُن اقسام گمراہی کا حال کھول دیا جو اہلِ فساد سے صادر ہوئیں۔ اور وہ اہلِ فساد غلام احمد قادیانی و رشید احمد و خلیل احمد و اشرفعلی وغیرہم کھلے کافرانِ گمراہ ہیں۔ اور مصنف نے اُس رسالہ سے ان کی صریح گمراہی کا منہ کالا کر دیا تو اس وقت مجھے اُن کا کلام یاد آیا جنہیں اُن کے مولیٰ نے چُن لیا کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی انہیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے۔

[1] یعنی اِسی قدر کا رد ہو سکتا ہے باقی جو خباثتیں اُن کے دلوں میں بھری ہیں انہیں خدا جانتا ہے ۔۱۲ مترجم غفرلہٗ

[2] شاع وذاع الآن فی الحجاز الشریف استعمال خلائفه بمعنی غیره یقولون جاء نی زید وخلائفه ای وغیره ۱۲ مصححه۔

صلی اللہ وسلم علیہ ؛ وعلیٰ الہ ومن انتمیٰ الیہ فجزی اللہ مؤلفہا حیث قام بھذا الامر الواجب ؛ وکشف بشموسہ عن وجہ الدین الغیاھب ؛ وقمع ضلال المبطلین ؛ المفسدین عقائدَ ضعفاء المسلمین ؛ عن الاسلام والمسلمین خیرا لجزاء ؛ وابقی بدر سعودہ منیرا فی سماء الشریعۃ الغرآء ؛ ووفقہ الی ما یحبہ ویرضاہ ؛ وانالہ من الخیر غایۃ مایتمناہ ؛ امین اللّٰھم امین ؛ قالہ بفمہ ، وامر برقمہ ؛ خادم العلم بالدیار الحرمیۃ ؛ محمد عابد ابن المرحوم الشیخ حسین مفتی السادۃ المالکیۃ ؛

اللہ تعالیٰ اُن پر درود وسلام بھیجے اور ان کی آل پر اور جو ان کے ساتھ نسبت والے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس مؤلف کو جس نے یہ فرض ادا کیا اور اپنے آفتابوں سے دین کے چہرے سے تاریکیاں دور کیں اور اُن اہلِ بطلان کی گمراہیوں کا قلع قمع کردیا جو کمزور مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور اُس کی سعادت کا ماہ تمام آسمانِ شریعتِ روشن میں چمکتا رکھے اور اُسے اپنی محبوب وپسندیدہ باتوں کی توفیق بخشے اور اس کی تمنا کی انتہا تک اُسے خیر عطا فرمائے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر۔ اسے کہا اپنے منہ سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا بلادِ حرم میں علم کے خادم محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی سرداران مالکیہ نے۔

(۱۰) صورۃ ما نظمہ فی سلک التحریر ؛ العالم النحریر ؛ الصفی الزکی ؛ الذھین الذکی ؛ صاحب التصانیف ؛ والطبع اللطیف ؛ مولانا علی بن حسین المالکی ؛ نورہ اللہ بالنور الملکی ؛

تقریظ فاضل ماہر کامل صاحب صفا وپاکیزگی وذہن وذکا صاحب تصانیف وطبع لطیف مولنا علی بن حسین مالکی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو نور آسمانی سے منور کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیک ایھا المفضال سلام اللہ ؛

اور آپ پر اے بڑی فضیلتوں والے اللہ کا سلام

ورحمتہ وبرکاتہ ورضاہ ؛ اِنَّ اعذب المقال ؛ حمد ذی الجلال ؛ المنزّہ عن النقائص والاشباہ ؛ الذی ختم الرسالۃ باکرم رسول اجتباہ ؛ ونزّھہ وسائر رسلہ من الکذب والمنقصات ؛ واختصھم من بین مخلوقاتہ بالاطلاع علی المُغیبات ؛ فمَنْ اَلْحَقَ بھم ادنی نقْصٍ من العباد ؛ فقد صار بالاجماع من اھل الارتداد ؛ اللّٰھم فصلِّ علیھم وسلِّم ؛ والھم وصحبھم وکرِّم ؛ سیما نبیک المصطفٰی ؛ والہٖ واصحابہ اھل الصدق والوفا ؛ امابعد فانہ لما مَنَّ اللہ علیَّ باستجلاء نور شمس العرفان ؛ من سماء صفاءٍ ملتزمِ الاتقان ؛ من صار محمودُ فعلِہ ؛ کشافَ اٰیات فضلہ ؛ وکیف لا وھو مرکز دائرۃ المعارف الیوم ؛ ومطلع کواکب سماء العلوم فی دار القوم ؛ عَضُدُ الموحدین ؛ وعِصام المھتدین ؛ القاطعُ بصارم البراھین ؛ لسانَ المضلین الملحدین ؛

اور اُس کی رحمت اور اُس کی برکتیں اور اُس کی رضا بیشک سب سے زیادہ میٹھی بات اُس جلال والے کی حمد ہے جو ہر عیب اور مانند سے پاک ہے جس نے رسالت ختم فرمائی ایسے رسول پر جو سب چُنے ہوئے رسولوں سے اکرم ہیں اور اُن کو اور اپنے سب رسولوں کو خلاف بیانی اور ہر عیب سے پاک کیا اور تمام مخلوقات میں اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا۔ تو جو شخص اُن پر ادنیٰ نقص لگائے وہ باجماع اُمت مرتد ہے۔ الٰہی تو اُن سب انبیاء اور اُن کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیج اور اُن کی عظمت رکھ بالخصوص اپنے نبی مصطفےٰ اور اُن کے آل واصحاب اہلِ صدق ووفا پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد جب اللہ تعالےٰ نے مجھ پر یہ احسان کیا کہ اُس آسمانِ صفا سے جسے استوارکاری لازم ہے آفتاب معرفت کا نور مجھے علانیہ نظر پڑا وہ جس کے افعالِ حمیدہ اُس کی آیاتِ فضیلت کے نہایت ظاہر کرنیوالے ہیں اور کیوں نہ ہو حالانکہ وہ آج دائرۂ علوم کا مرکز ہے اور قوم اسلام کے گھر میں ستارہائے آسمانِ علوم کا مطلع ہے مسلمانوں کا یاور اور راہ یابوں کا نگہبان حجتوں کی تیغ بُراں سے گمراہ گروں بددینوں کی زبانیں کاٹنے والا

والرافعُ منارَ الایمان ؛ حضرةِ المولیٰ احمد رضا خان ؛ اطلعنی علی وریقات بیّن فیها کلامَ من حدث فی الهند من ذوی الضلالات وهم غلام احمد القادیانی ورشید احمد واشرفعلی ؛ وخلیل احمد وخلافهم[1] من ذوی الضلال والکفر الجلی ؛ وانّ منهم من تکلم فی حق رب العٰلمین ؛ و منهم من ألحق النقص باصفیائه المرسلین ؛ وانّه قد ابطل کلامَ کل من هٰؤلاء المضلین ؛ برسالة بدیعة رفیعة واضحة البراهین ؛ وامرنی بالنظر فی کلام هٰؤلاء القوم ؛ وماذا یستحقونه من اللّوم ؛ فنظرت اطاعة لامره فی کلامهم فاذا هو کما قال ذٰلك الهُمام یوجب ارتدادهم فهم یستحقون الوبال ؛ بل هم اسوء حالا من الکفار ذوی الضلال ؛ فجزی الله هٰذا الهمام ؛ حیث ابطل برسائله قولَ هٰؤلاء اللئام ؛ وقام

ایمان کے ستونِ روشنی کا بلند کرنے والا حضرت مولیٰ **احمد رضا خاں** تو انھوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں اُن گمراہوں کے نام بیان کیے ہیں جو ہند میں نئے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد **قادیانی** و رشید احمد و اشرفعلی و **خلیل احمد** وغیرہ ہیں جو گمراہی اور **کھلے کفر والے ہیں** اور یہ کہ اُن میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العٰلمین کی شان میں کلام کیا اور اُن میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا۔ اور یہ کہ مصنّف نے اِن سب گمراہ گروں کے کلام کا رَد ایک نوطرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لیے **اُن لوگوں کے اقوال میں نظر کی** تو کیا دیکھتا ہوں کہ **واقعی** جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا **ان لوگوں کے اقوال اُن کا کفر واجب کر رہے ہیں** تو وہ سزا اور عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں۔ تو اللہ اُس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے اقوال رَد کیے اور اس زمانہ میں

[1] اى وغيرهم كما تقدم ۱۲ مصححه۔

— طبع [illegible] اہل سنت وجماعت بریلی جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۶ھ کا قدیم تر نسخہ ہے پھر طبع حزب الاحناف لاہور نیز [illegible] علمی مطبوعہ بدایوں سنہ ۱۳۷۱ھ ومطبوعہ کانپور سنہ ۱۳۸۸ھ کے یہی قدیم نسخے ہیں اور جدید نسخہ قادری کتب گھر [illegible] "هرّم" جمع ہے اور ترجمہ سے "المعلام" سمجھ میں آتا ہے۔ ۱۲ نوری دار الافتاء ۷ جمادی الآخرہ سنہ ۱۴۲۸ھ۔

بفرض الکفایة فی هٰذا القرن العمیم الشرور ؛ ونهی المسلمین عن سفسطةٍ مّا[1] صدرت من اهل الفجور ؛ عن الاسلام والمسلمین ؛ احسن ما جازی به عباده المخلصین ؛ ووفّقه وسدّده لاحیاء الشریعة الغراء ؛ واسعده وایده ونصره علی هٰؤلاء الاشقیاء ؛ ولازال بدر اقباله طالعا فی سماء کماله ؛ امین ؛ اللّٰهم امین ؛ والحمد لله ؛ علی ما اولاه ؛ والصلاة والسلام ؛ علی خاتم الرسل الکرام ؛ واٰله والاصحاب ؛ ما تیمّن بذکرهم کتاب ؛ قاله بفمه ؛ ورقمه بقلمه ؛ العبد الفقیر ذو الاٰثام ؛ محمد علی المالکی المدرس بالمسجد الحرام ؛ ابن الشیخ حسین مفتی المالکیة ؛ سابقا بالدیار الحرمیة ؛

حسین محمد علی بن ۱۳۱۰

جس کا شر عام ہو رہا ہے فرض کفایہ کی بجا آوری کی اور ان فاجروں نے جو بے اصل بناوٹیں جوڑیں مسلمانوں کو ان سے باز رکھا، اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خالص بندوں کو عطا فرمائی اور اُسے اس شریعتِ روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صلاح کرے اور اُسے سعادت و تائید بخشے اور ان بدبخت لوگوں پر اس کی مدد کرے اور ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمانِ کمال میں چمکتا رہے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے کہ اُس کو ایسی نعمتیں دیں۔ اور درود و سلام اُن پر جو تمام عزت والے رسولوں کے خاتم ہیں اور آپ کے آل و اصحاب پر جب تک ان کے ذکر سے کتابیں برکت حاصل کریں۔ کہا اسے اپنی زبان سے لکھا اسے اپنے قلم سے۔ بندۂ محتاج و گنہگار، محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ بمکۂ مکرمہ نے

حسین محمد علی بن ۱۳۱۰

[1] عه ما زائدہ برائے تاکید ہے جیسا کہ قرآن عظیم میں "کثیرا ما" آیا ہے — "کثیرا" مفعول مطلق وما زائدة لتاکید الکثرة" ۱۲ ن

ثم امتدح الفاضل العلامة الممدوح ؛ حفظه المولی السبّوح ؛ حضرةَ مصنّف المعتمد المستند ؛ کان له الاحد الصمد ؛ بقصیدة غراء ؛ وهی هٰذه کما تری ؛

پھر فاضل علّامہ ممدوح سلمہ اللہ تعالیٰ **نے حضرت مصنّف المعتمد المستند دام فضلہ کی مدح میں ایک روشن قصیدہ لکھا کہ ہدیۂ انظارِ ناظرین ہے۔**

فاستُ ثَنِيَّةُ بحسنها لما زهت
جھومتا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت

وحلت وطابت طيبةٌ وتشرفت
یہ مرا حُسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت

وانثتْ تقول لدى التفاخر انني
کہہ رہا ہے دم نازش کہ میں ہوں خیر بلاد

خير البلاد فمكةٌ دوني ثبت
میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت

اني احبُّ من البلاد جميعها
میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب

لله حقا دعوةُ الهادي وفت
مصطفےٰ کی برکت اُن کی دُعا کی برکت

وبي المطيع تضاعفت حسناته
نیکیاں کتے ہیں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں

بزيادة عما بمكة ضوعفت
مجھ میں ہے اُس سے فزوں فضل خدا کی کثرت

وانا السماء تزينت بكواكب
وہ فلک ہوں کہ منور ہے مرے تاروں سے

كلُّ الانام بنورها السامي اهتدت
جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت

ما البدر بل ما الشمس الا من سنا
ماہ میں شعشعہ افشاں ہے اُنہیں کا پرتو

تلك الكواكب في البرية اشرقت
مہر رخشاں میں درخشاں ہے اُنہیں کی رنگت

فلذلك الخضراء تُبرقع وجهها
ہے فلک چادر نیلی میں اِسی سے رُوپوش

وبكت من الغبراء حتى أغرقت
گریۂ ابر سے ہے غرقۂ آب خجلت

فاز الذي قد زارني بحبيبه
کام جاں دیں مرے زائر کو خدا کے محبوب

ذي المعجزات ومن به العليا ارتقت
معجزے والے کہ رفعت کو ہے جن سے رفعت

بينا انا مصغ لطيب قولها
سُن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں

اذ شِمْتُ مكةَ في المحاسن اقبلت
کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت

تُبدي مفاخرها وقالت انني
زیور حُسن سے آراستہ نازش کرتی

ام القرى فجميعها بعدي اتت
کہ میں ہوں اُمّ قُرٰی سب سے ہے مجھ کو سبقت

اناقبلة للعالمين جميعهم
خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم

وبيَ المشاعر والمناسك جُمّعت
مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ و قرباں کی کھپت

ع شام رضی اللہ عنہا : نظر الیہ أي تفصدہ و أي تعظمہ ۔ قات : مرور و انگریستن بامید باراں در برق ۔ صح : بارش کی امید میں بجلی کو دیکھنے لگ جانا ۔ ۱۲

بي بيتُ بارينا الحرامُ وزمزمٌ
مجھ میں ہے خانۂ حق بیت معظم زمزم

طعمُ شفاءٌ من كل حادثة برت
ذوق کا ذائقہ ہر درد کی حکمی حکمت

وبي الصفا للطائفين ومروةٌ
سعی والوں کے لیے مجھ میں صفا مروہ ہیں

ويمين رب الخلق بي قد قُبّلت
بوسہ دینے کے لیے عکس یمینِ قدرت

وبي الحطيم ومستجارٌ والمقا
مستجار اور حطیم اور قدم ابراہیم

م ومسجد حسناته قد ضوعفت
اور مسجد حسنہ جس میں بڑھیں بے منت

زادت على حسنات طيبةٍ مائةَ
عملِ طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گنا

الفٍ عن الهادي الرواية اُيّدت
آئی مولی سے روایت بسبیلِ صحت

وانا احب الارض للمولى وللمـ
ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطہ سے

ـختار عند رواة آثار روت
نہ خدا کو ہے محبت نہ نبی کو اُلفت

بہترِ ارضِ خدا نزدِ خدا ہوں یہ بھی

وانی بانی خیر ارض اللہ ... العظیم روایۃ بھا زھت

اک روایت ہے مرے ناکے آنچل میں بنت

انا مطلع للنيرات جميعها
سارے تارے تو مری پاک اُفق سے چمکے

فبم الفخر لطيبةٍ اذ فاخرت
مجھ پہ نازش کی مدینے کے لیے کون جہت

وانا التي قصدي لقصد النُّسك يجـ
قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام

ـب م قاصدي حتما بما قد اقّتت
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت

وانا على المستطاع حجي واجب
حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین

عينا بعمر مرة قد بُرّأت
حج مرا عمر میں اِک بار جو رکھتا ہو سکت

وكفايةً في كل عام قد أتى
اور یہ فرضِ کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج

والسيئات بساحتي قد كفّرت
میرے دربار میں جرموں کو ملی محویت

سلہ طيبة على زنة سيدة عدل عن الاسم الى الصفة اشارة الى ان التسمية مبنية على التوصيف ومائة بالوقف وان كانت مضافة الى الف لما صرح العروضيون ان كل عروض محل الوقف كالضرب وذلك ان تقرء طَيْبَةُ باسكان الياء والوقف على التاء ومائة بواو الاطلاق على ان زادت بمعنى ازدادت والفاعل مائة الف فيصير العروض مفتعلن اه مصححه ـــ

عہ دراصل شفاءٌ تھا بالف ممدودہ ۔ برائے وزنِ شعر ہمزہ ساقط ہوا ۔ ۱۲ عہ المستطاع : مصدر ہے اور اسم فاعل بمعنی مستطیع کے معنی میں ہے

فی کل یوم ینظر المولیٰ الیٰ
اھلی برحمتہ ابتداء قد ثبت
فیعم حتی النائمین بساحتی
فضلا برحمتہ ومغفرۃ وفت
وبکل یوم مائۃ عشرون من
رحمات مولی الخلق بی قد اُنزلت
للطائفین والناظرین لکعبۃ
والراکعین علیھم قد قُسمت
انا مھبط الوحی الکریم ومظھر ال
ایمان والطاعات بی قد نُوّعت
حبی من الایمان جاء واننی
انفی کما الکیرُ الخبائثَ اذبدت
وانا المقدسۃ الحرام العرش والب
لد الامین صلاحٌ اسمائی سمت
بی اکثر القرآن انزل ربّنا
منی سری بدرٌ فارضٌ اشرقت
لما اطالت فی تمدح نفسھا
قامت وقالت طیبۃٌ ھی طوّلت
حسبی بما جزم الانام بانھا
خیر البقاع[عہ] لطیبھا ممن حوت
وکم الاصول تشرفت بفروعھا
فباحمدٍ اباؤہ قد شُرفت

مجھ میں جب تک جو رہے اس پہ ہو ہر روز مدام
ابتداءً مرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت
وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں
دفترِ بخشش و رحمت میں ہو اُن کی بھی لکھت
ایک سو بیس ہیں خاص اُس کی نظرہائے کرم
روز اترتی ہیں جو مجھ میں پہ اہلِ طاعت
اہلِ طواف اہلِ نماز اہلِ نظر یعنی جو
ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پر یہ ہیں اُن پر قسمت
مہبطِ وحی ہوں میں مظہرِ ایماں جس میں
مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعاتِ الٰہی مثبت
جزءِ ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں
دور ناپاکیوں کو کورۂ حداد صفت
پاک ذی حرمت و عرش و بلد امن و صلاح
میرے اسماء ہیں معلے مرے نام و نسبت
مجھ میں ہی اترا ہے قرآن کا اکثر حصہ
مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھٹ جہت
جب کہ مکہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل
اُٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طولِ صفت
مجھ کو یہ تربتِ اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے
بہتریں بقعہ بجزم علمائے امت
کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے
مصطفےٰ سے ہوئے آبائے نبی کی عزت

عہ البقعۃ بالضم و یفتح ج بقاع کجبال ۱۲ ق ن

بی من ریاض الخلد روضۃ قربۃ
بی تم بدر الدین ای جُمّعت
بی اربعون من الصلاۃ براءۃ
بی منبر الھادی علی حوض ثبت
اَنفی الخبائث قد اُتی کالکیر بی
محراب طٰہٰ بثرغرس[عہ] فضلت
قال النبی بانھا من جنۃ
وبتفلۃٍ مِنْ خیر مبعوث حلت
انا طابۃٌ انا دار ھجرۃِ مَنْ سما
بی قربۃ عن حج بیت قدمت
وبی الاساءۃ لا یضاعف ذنبھا
اما بمکۃ فالاساءۃ ضوعفت
منی قبور الصاحبین وعترۃٍ
اَمسوا اضیاء الارض منھم نُوّرت
لما سمعتُ مقالَ کلٍّ منھما
قلتُ اطلبا حکماً عد اللہ نمت
ذا خبرۃٍ مولی المعارف والھدیٰ
رب البلاغۃ من بہ الدنیا زھت
ذا عفۃ ذا حرمۃ عند الملا
ذا فطنۃ منھا العلوم تفجرت
شرح المقاصد فھو سعد الدین
بذکائہ شرح المواقف فانجلت

مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات
مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاضِ قربت
مجھ میں چالیس نمازیں ہیں براتِ اخلاص
مجھ میں منبر جو بچھے گا لبِ حوضِ رحمت
ہر نجس دُور کروں مجھ میں ہے محرابِ حضور
مجھ میں وہ پاک کواں غرس ہے جس کی شہرت
کر دیا شہد لعابِ دہنِ شہ نے جسے
جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہِ جنت
مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری
میں ہوں طابہ میں ہوں طٰہٰ کا مکانِ ہجرت
مکہ میں جرم بھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں
ایک کا ایک ہے۔ مجھ میں ہے عاصی کی بچت
مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آلِ شہ ہیں
جن ستاروں سے چمک اٹھی زمیں کی قسمت
باتیں دونوں کی میں سُن سُن کے ہوا عرض گذار
فیصلے کے لیے چاہو حَکَم با نصفت
رب بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولےٰ
صاحبِ علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت
عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا
جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت
اس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعد الدین
ذہن سے کشف کیے موقفِ دین و ملت

عہ الحدیث: غرس من عیون الجنۃ، رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعا ق ن ص ۳۸۴ ۱۲۰ ۱۲ ق ن

Arabic	Urdu
عَضُدَ الهدایۃ فخرُنا محمودُ فِعْ	وہ ہدایت کا عضد فخر۔ وہ محمود فعال [۱]
ــلٍ [۲] انّہ کشّافُ ای اُحکمت	وہ جو کشافِ قرآں میں ہے محکم آیت
اَبدیٰ معانی المشکلات بیانُہ	مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع
ببدیعِ مَنطِقہ الجواھرُ نُظِمَتْ	جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیبُ زینت
ایضاحہ بدلائل الاعجاز اسْـ	اُس سے اعجاز و دلائل کا منور ایضاح
ـرارُ البلاغۃ منہ حقا اسفرت	اُس سے اسرار بلاغت کی جِلاہے ریت
قالا ومن ھُوَ قد توثّقنا بہ	بولے وہ کون ہے ہم ملتے ہیں میں نے کہا
قلتُ العزیزُ ومَنْ بہ التقوی صفَتْ	وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا وصفوت
محیی علوم الدین احمد سیرۃً	دین کے علموں کا وہ زندہ کن احمد سیرت
عَدْلُ رِضاً فی کل نازلۃ عرت	وہ رضا حاکم ہر حادثۂ نو صورت
مولی الفضائل احمد المدعو رضاً	وہ بریلی وطن احمد وہ رضا ربِ کمال
خان البریلی مَنْ بہ الخلق اھتدت	خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
قالا وانْعِمْ بالمُحَکَّمِ ذی التُّقیٰ	دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقوے
فعلی تقدُّمہ البریّۃُ اَجمعت	جس کی سبقت پہ ہے اجماعِ جہاں کی حجت
الطیب بن الطیب بن الطیب بـ	طیب طیب طیب خلفِ اہلِ ہدے
ـن ذوی الھدیٰ اٰیات رفعتہ رقت	جس کی آیاتِ بلندی ہیں سمائے رفعت
فابنُ العمادِ عمادہ مِنْ کشفِ ذا [۳]	وہ حجج کھولے کہ ہیں معتمد ابن عماد
حججاً بھا حججُ ابنِ حُجّۃَ اُدحضت	ابن حُجہ کے حجج جن سے ہوئے حرفِ غلط [۴]
قاضی القضاۃ فما الخفاجی عندہ	شرع کا حاکم بالا کہ خفاجی کا کمال
الّا کبدرٍ دون شمسٍ اَشرقت	اُس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت

[۳] ابن العماد مبتدائے اول، عمادہٗ مبتدائے ثانی اور مِن کشفِ ذا الخ خبر ہے "عمادٗ" بمعنی معتمد ہے یعنی ابن عماد نے جن باتوں پر اعتماد کیا ان کے ایسی حجتوں کو کھولنے کے سبب کیا جن حجتوں سے ابن حُجہ کے حجج باطل ہوگئے۔ ۱۲ ن

Arabic	Urdu
اَملیٰ العلوم فھل سمعتَ بمثلہ	یاد پر علم لکھائے کوئی اُس کا سا سُنا
اَملیٰ وذا اٰیاتُہ قد شوھدت	صاحب فضل اور اُس کی تو ہے مشہود آیت
لازالَ بدرُ کمالہ بسماءِ عِزْ	دائما بدرِ کمال اُس کا سمائے عز پر
زِ جلالہٖ یھدی العباد اذا غوت	ہادیِ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت
صلّی وسلم ربنا الھادی علی	ربِ افضال پہ ہادی کے درود اور سلام
ربِ الکمال ومَنْ بہ الخلقُ احتمت	جن کے سائے میں پنہ گیر ہے ساری خلقت
والاٰلِ والاصحابِ طُرًّا [۵] ما بکت	آل واصحاب پہ جب تک کہ گلستاں میں رہے
مُزْنٌ مِنَ الازھار حیث تبسمت	گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صفت

تا کہ کلیاں مسکرا پڑیں۔ ۱۲ ن

Arabic	Urdu
بحمد اللہ وعونہ وحسن توفیقہ	تمام ہوا قصیدہ اللہ کی حمد و مدد و خوبی توفیق
وصلّی اللہ علی من جعلہ ھادیا	سے۔ اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اُن پر جن کو اپنی
لطریقہ	راہ کا ہادی بنایا اور
والہ۔	اُن کی آل پر۔
حسین محمد علی بن ۱۳۱۰	حسین محمد علی بن ۱۳۱۰

(۱۱) صورۃ ما املہ الشاب التقی ؛ المحصل المترقی ؛ ذو الجمال والزین ؛ مولینا جمال بن محمد بن حسین ؛ نزھہ اللہ عن کل شین؛

تقریظ جوان صالح صاحب تحصیل و ترقی و جمال و زینت مولنا جمال بن محمد بن حسین اللہ تعالیٰ انہیں ہر نقص سے منزہ رکھے

Arabic	Urdu
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ الذی ارسل رسولہ	سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو
بالھدیٰ ودین الحق ؛ وجعلہ خاتما	ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا اور اُن کو
لرسلہ وھادیا الی صراطہ المستقیم	اپنے سب رسولوں کا خاتم اور تمام جہان کے لیے

[۵] جاءُوا طُرًّا ای جمیعاً، وھو منصوب علی المصدر او الحال ت صـ ۱۲۳/۷ ۱۲ ن

لكافة الخلق ؛ وجعل ورثة الانبياء علماء دينه القويم الذابين عن الحق غياهب الاشقياء ، والصلاة والسلام على سيد الانام ؛ وأله الكرام ؛ و اصحابه الفخام ؛ امابعد فاني قد اطلعت على كلام المضلين الحادثين الأن في بلاد الهند فوجدته موجبا لردتهم واستحقاقهم للخزي المبين ؛ وهم اخزاهم الله تعالى غلام احمد القادياني ؛ ورشيد احمد واشرفعلي ؛ وخليل احمد وخلافهم[1] من ذوي الضلال والكفر الجلي ؛ فجزى الله حضرة ذي الاحسان ، المولى احمد رضاخان عن الاسلام والمسلمين احسن الجزاء ، حيث قام بفرض الكفاية ورد عليهم بالرسالة المسماة بالمعتمد المستند ذاباً عن الشريعة الغراء ؛ ووفقه لما يحبه ويرضاه ؛ وبلغه من الخير ما يتمناه ؛ أمين ؛ اللهم أمين ؛ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم ؛

سیدھی راہ کا ہادی کیا اور اُن کے دینِ محکم کے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا جو حق سے بدبختوں کی اندھیریوں کو دُور کرتے ہیں۔ اور درود وسلام جہان کے سردار اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب پر۔ بعد حمد و صلوٰۃ میں اُن گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے ہیں تو میں نے پایا کہ **اُن کے اقوال اُن کے مرتد ہوجانے کے موجب ہیں** جس نے اُنہیں صریح رسوائی کا مستحق کردیا اور وہ اُنہیں اللہ رسوا کرے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور اشرفعلی اور خلیل احمد وغیرہ ہیں جو کھلے کفر وگمراہی والے ہیں تو اللہ تعالیٰ حضرت صاحب احسان مولیٰ **احمد رضا خاں** کو اسلام اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے کہ اُس نے فرض کفایہ ادا کیا اور رسالہ المعتمد المستند میں اُن کا رد لکھا شریعتِ روشن کی حمایت کرتا ہوا، اور اُسے اپنی محبوب وپسندیدہ باتوں کی توفیق دے اور اُس کے حسبِ مراد اُسے خیر عطا فرمائے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود بھیجے

[1] ای وغیرھم کما مر ۱۲ مصححہ

قاله بفمه ، وامر برقمه ؛ احد المدرسين بالديار الحرمية محمد جمال حفيد المرحوم الشيخ حسين مفتي المالكية سابقا

(مہر: محمد جمال بن محمد ۱۳۲۳)

اسے کہا اپنی زبان سے اور لکھنے کا حکم دیا بلادِ حرم کے ایک مدرس یعنی محمد جمال نبیرہ مرحوم شیخ حسین نے جو پہلے مالکیہ کے مفتی تھے۔

(مہر: محمد جمال بن محمد ۱۳۲۳)

صورة ماكتبه جامع العلوم ، وينابع الفهوم ، حائز العلوم النقلية ، وفائز الفنون العقلية ، الهين ، اللين ، الخاشع ، المتواضع ، نادرة الزمان ، مولٰينا الشيخ اسعد بن احمد الدهان المدرس بالحرم الشريف ، دام بالفيض والتشريف

⑫ تقریظ جامع علوم منبع فہوم محیط علوم نقلیہ مدرک فنونِ عقلیہ خوشخو نرم مزاج صاحبِ خشوع وتواضع نادر روزگار مولٰنا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف دام بالفیض والتشریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حمدا لمن ابّد الشريعة المحمدية على مدى الايام ، وايد الملة الحنيفية باسنة اقلام العلماء الاعلام ، وقيض لها في كل عصر من الاعصار ، حماة وانصار ، ذوي عزائم واخطار ، يحوطون حوزتها ، ويقوون صولتها ، ويقررون حججها ، ويوضحون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کرتا ہوں میں اُس کے لیے جس نے رہتی دنیا تک شریعتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشگی دی اور مشاہیر علماء کے نیزہائے قلم سے ملتِ اسلام کی تائید کی اور ہر زمانہ میں اُس کے حامی ومددگار مقرر فرمائے جو عزیمتوں اور شرف والے ہیں کہ اُس کے حرم کی حمایت کرتے ہیں اور اُس کے حملے کو قوت دیتے ہیں اور اُس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں اور اُس کی

محجتها ؛ وهكذا فى كل عصر ؛ يتجدد
النصر ؛ ويحصل للعدو القهر ؛ حتى
يتم الامر ؛ والصلاة والسلام على
من سنّ سنة الجهاد ؛ وامر بتجريد
سيوف الحجج من الاغماد ؛ لردع اهل
الكفر والعناد ؛ والبغى والفساد ؛ وعلى اله
واصحابه الذين هم لحزب الله نجوم ؛
ولحزب الشيطان الخاسر رجوم ؛ و
بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة
الجليلة التى الفها نادرة الزمان ؛
ونتيجة الاوان ؛ العلامة الذى
افتخرت به الاواخر على الاوائل ؛
والفهامة الذى ترك بتبيانه
سحبان باقل ؛ سيدى وسندى
الشيخ **احمد رضا خان**
البريلوى ؛ مكن الله من رقاب
اعاديه حسامه ؛ ونشر على هام عزه
اعلامه ؛ فوجدتها حصنا مشيدا ؛
على الشريعة الغراء ؛ رفعت على
دعائم الادلة التى لا ياتيها
الباطل من بين يديها ولا من خلفها ؛

راہ کشادہ کو روشن کرتے ہیں اور ایسے ہی ہر زمانہ
میں مدد تازگی پاتی رہے گی اور دشمن پر قہر
ہوتا رہے گا یہانتک کہ حکم الٰہی پورا ہو۔ اور
درود و سلام اُن پر جنہوں نے دین میں راہِ جہاد
نکالی اور حکم دیا کہ حجتوں کی تلواریں کافروں اور
معاندوں اور سرکشوں مفسدوں کے جھڑکنے کو نیام سے
برہنہ کی جائیں اور اُن کے آل و اصحاب پر جو
گروہِ الٰہی کے لیے رہنما ستارے ہیں اور گروہ
شیطان زیاں کار کو مردود و مطرود کرنے والے ہیں۔
حمد و صلاۃ کے بعد میں اس عظمت والے رسالہ پر
مطلع ہوا جس کا مصنف نادرِ روزگار و خلاصۂ
لیل و نہار ہے وہ علامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر
فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا جس نے اپنے
بیانِ روشن سے سحبانِ فصیح البیان کو باقلِ
بے زبان کر چھوڑا میرا سردار اور میری سند
حضرت **احمد رضا خاں** بریلوی۔ اللہ تعالیٰ
اُس کے دشمنوں کی گردنوں پر اُس کی تلوار کو
قابو دے اور اُس کے سرِ عزت پر اُس کے نشانوں کو
کشادہ کرے۔ تو میں نے اُس رسالہ کو نورانی شریعت کا
محکم قلعہ پایا جو ان دلیلوں کے ستونوں پر بلند
کیا گیا ہے کہ باطل کو نہ اُن کے آگے راہ ہے نہ پیچھے،

سحبان "قبیلہ وائل کا ایک شخص [illegible]" باقل [illegible]

۔۔۔ قیمت کی طرف اشارہ تھا بھی گیارہ۔ اتنے میں ہرن نو دو گیارہ ہو گیا۔ اور "باقل" بول نہ پانے میں ضرب المثل بن گیا۔ ق ت صفحہ ۹۹/۲ ق ت صفحہ ۶/۱۴ - ۱۱۶

ولا تنهض شبهة الملحدين للقيام
لديها فانها متوارية من خوفها ؛
سلّت صوارم الحجج القطعية على
عقائد الكفرين ؛ ورمت بشهبها
شياطين المبطلين ؛ فخفضت
هامهم بذلك السيف المسلول ؛ و
اشهرت فضيحتهم بين ارباب
العقول ؛ حتى ظهر ظهور الشمس فى
رابعة النهار ارتدادهم ؛ اولئك
الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى
ابصارهم ؛ وتحقق بما اعتقدوه
انسلاخهم من الدين القويم ؛ اولئك
الذين لهم فى الدنيا خزى ولهم فى
الاخرة عذاب عظيم ؛ فلعمرى ان هذا
لهو التاليف الذى يفتخر به العالمون ؛
ولمثل هذا فليعمل العاملون ؛ فجزى الله
مؤلفها عن الاسلام والمسلمين خيرا فانه
قلد اجيادهم قلائد النعم ؛ ونصر الدين
بما احكمه من محكم هذا التاليف
الذى باد حاض حجة الخصم
حكم ؛ لا زالت ايامه

اور بیدینوں کے شبہے اُس کے سامنے ٹھہرنے کو
اٹھ نہیں سکتے کہ وہ اُس کے خوف سے چھپے ہوئے
ہیں۔ اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں
کافروں کے عقیدوں پر کھینچیں اور اپنے روشن
ستاروں سے بُطلان والے شیطانوں پر تیر اندازی
کی۔ اس تیغ برہنہ سے اُن کے سر نیچے کیے گئے
اور عقلا میں اُن کی رسوائی مشہور ہوئی یہانتک کہ
ان لوگوں کا مرتد ہونا بھرے دن چڑھے کے
آفتاب کی مانند روشن ہوگیا وہ لوگ
وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو انہیں بہرا کردیا اور
اُن کی آنکھیں اندھی کردیں۔ اور ان کے عقیدوں سے
ثابت ہوگیا کہ وہ اِس دین صحیح سے بالکل نکل گئے
اُن لوگوں کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا
عذاب ہے۔ مجھے اپنی جان کی قسم یہ وہ تصنیف ہے
جس پر علما ناز کریں اور عمل کرنے والوں کو ایسا ہی
عمل کرنا چاہیے۔ تو اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمین کی
طرف سے اِس کے مؤلف کو جزائے خیر دے کہ
اُس نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں
ڈالیں اور اُس نے دین کو نصرت دی اس مضبوط
تالیف کے استوار کرنے سے جو حجت مخالف کو
پامال کرنے کی حاکم ہوئی۔ ہمیشہ اُس کے دنوں کی

[illegible] ۱۱۲

مُشرِقۃ السنا ؛ وبابه کعبة المرام
والمُنٰی ؛ ماترنم بمدحه مادح ؛ و
صدح بشکره صادح ؛ وصلّی الله
علی سیدنا محمد وعلی اٰله وصحبه
وسلّم ؛ قاله بفمه ؛ ورقمه
بقلمه ؛ خادم الطلبة راجی
الغفران ؛ اسعد بن احمد
الدهّان عفا الله عنه وعلیکم السلام
ورحمة الله
وبرکاته

اسعد الدہان راجی الغفران

روشنی چمکتی رہے اور ہمیشہ اُس کا دروازہ
کعبۂ مرادات ومقاصد ہے جب تک مدح کرنے والے
اُس کی مدح کی نغمہ سرائی کریں اور جب تک کوئی
اعلان کرنے والا اُس کے شکر کا اعلان کرے اور
اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
ان کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے کہا اسے
اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے طالب علموں کے
خادم بخشش کے امیدوار اسعد بن دہان نے
عفا اللہ عنہ اور آپ پر سلام
اور اللہ کی رحمت وبرکات۔

اسعد الدہان راجی الغفران

(۱۳) صُورۃ ماقرّظ به الفاضل الادیب ؛

الاریب اللبیب الحاسب الکاتب ؛ الرّفیع
المراتب ؛ حَسَنة الاٰوان ؛ مولٰینا الشیخ
عبدالرحمٰن الدهّان ؛ دام بالمن والاحسان ؛

تقریظ فاضل ادیب ذی عقل ہوشمند دانائے حساب وکتاب بلند مرتبہ نکوئی روزگار مولٰنا شیخ عبدالرحمٰن دہان ہمیشہ احسان ونکوئی کے ساتھ رہیں

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی اقام فی کل عصر اقواما
وفقهم لخدمته ؛ وایدهم لدی
مُناضلة الملحدین بنصرته ؛
والصلاة والسّلام علی سیدنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے ہر زمانہ میں
کچھ لوگ قائم کیے جن کو اپنی خدمت کی توفیق بخشی
اور بددینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے
اُن کی تائید کی اور صلاۃ وسلام ہمارے سردار

محمد الذی اذلّ ببعثته اهلَ
الکفر والطغیان ؛ وعلی اٰله
واصحابه الذین اخمدوا نار
الجهل فظهر نور الیقین واضحَ
العیان ؛ وبعد فلاشك ان القوم
المسئول عنهم اهلُ الحَمِیّة الجاهلیة ؛
مارقون من الدین کما یمرُق السّهم
من الرّمیّة ؛ مستحقون فی الدنیا
ضربَ[1] الرقاب ؛ ویوم العرض
والحساب اشدّ العذاب ؛

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی بعثت نے
کافروں اور سرکشوں کو ذلیل کردیا اور اُن کے
آل واصحاب پر جنہوں نے جہل کی آگ بجھادی تو
یقین کا نور آنکھوں دیکھا روشن ہوگیا۔ حمد و
صلاۃ کے بعد کوئی شک نہیں کہ وہ قوم جن کے حال سے
سوال ہے **زمانہ کفر صریح کی پچ والے ہیں**
دین سے نکل گئے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے۔
دنیا میں اس کے مستحق ہیں کہ سلطانِ اسلام اُن کی
گردنیں مارے[1] اور اللہ عزوجل کے حضور پیشی اور
حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار۔

---

[1] اعلم ان ضرب الرقاب فی الدنیا انما هو الی الحکام دون العوام کما ان التعذیب فی العقبٰی لیس الا بید ذی الجلال والاکرام اما غیر السلاطین وولاة الامور فانما وظیفتهم الرد باللسان والطرد بالبیان وتحذیر المسلمین عن مخالطة الشیٰطین ورفعُ الامر الی ولاة الامر ولا یکلف الله نفسا الا وسعها بل قد صرحوا فی الکتب الفقهیة ان من قتل مرتدا بدون اذن السلطان یعزره السلطان هذا فی الممالك الاسلامیة فکیف بغیرها فانه تقتله الحکام ان قتل المرتد فیکون فیه القاء بالایدی

[1] جان لیجیے کہ دنیا میں گردنیں مارنا بس حکام ہی کے سپرد ہے نہ عام (رعایا) کے۔ جس طرح آخرت میں عذاب دینا صرف ذوالجلال والاکرام کے ہاتھ۔ رہے اور لوگ جو سلاطین وحکام کے سوا ہیں اُن کا فرض فقط زبان سے رد اور بیان سے جھڑکنا اور اہل اسلام کو شیاطین کے میل جول سے بچانا اور کام حکام تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُس کے بوتے بھر بلکہ حقیقۃً فقہائے کرام نے کتب فقہ میں مصرح ارشاد فرمایا ہے کہ جو کسی مرتد کو بے حکم بادشاہ قتل کردے اسے بادشاہ سزا دے جب ممالک اسلامیہ میں یہ حکم ہے تو اُن کے ماسوا میں کیسے نہ ہوگا کیونکہ مرتد کے قاتل کو غیر مسلم حکام یقینی قتل کردیں گے تو اس (قتل مرتد) میں اپنے ہاتھوں

بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ

فلعنهم الله واخزاهم ؛ وجعل النار مثواهم ؛ اللهم كما وفقت من اختصصته من عبادك لِقَمْعِ هؤلاء الكفرة المتمردين ؛ واَهَّلْتَهُ للذَّب عما يدعوا اليه النبي الامين ؛ فَانْصُرْهُ نصراً تُعِزّ به الدين ؛ وتُنْجِزُ به وَعْدَ وكان حقا علينا نصر المؤمنين ؛ لاسيما عمدة العلماء العاملين ؛ زبدة الفضلاء الراسخين ؛ علامة الزمان ؛ واحد الدهر والاوان ؛ الذى شهد له علماء البلد الحرام ؛ بانه السيد

اللہ اُن پر لعنت کرے اور اُن کو رسوائی دے اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ کرے ۔ الٰہی جس طرح تو نے اپنے خاص بندے **کو ان سرکش کافروں** کی بیخ کنی کی توفیق دی اور اُسے تو نے اس قابل کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس دین کی طرف بلاتے ہیں اُس کے مخالفوں کو دفع کرے یونہی اُس کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزت دے اور جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ ”مسلمانوں کی مدد کرنے کا ہم پر حق ہے“ بالخصوص عالمانِ باعمل کا معتمد اور رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ علامۂ زماں یکتائے روزگار **جس کے لیے علمائے مکۂ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے**

الى التهلكة والله تعالى يقول لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وفيه تعريض نفسه المسلمة للقتل بنفس كافرة وفى حديث عُمَرَ وَ عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قالا قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لزوال الدنيا اهون على الله من قتل رجل مسلم رواه الترمذى والنسائى فليتنبه لذلك فانما وقعت هذه الاحكام فانما هى للسلاطين والحكام كما صرح به فى نفس هذه التقاريظ عدة اعلام اهـ

اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو“ اور اپنے نفسِ مسلم کو ایک کافر جان کے عوض قتل کے لیے پیش کرنا ہے۔ سیدنا عمر و سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے فرمایا ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ یقیناً ساری دنیا کا زوال اللہ کے نزدیک کسی مسلمان شخص کے مارے جانے سے بہت زیادہ ہلکا ہے ترمذی ونسائی نے اسے روایت فرمایا تو اس بات کے لیے آپ خوب ہوشیار رہیے کہ جہاں کہیں (اس رسالہ میں) یہ احکام واقع ہوئے خاص بادشاہانِ (زمانہ) وحکام ہی کے لیے ہیں چنانچہ انھیں تقاریظ میں چند علمائے اعلام نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔ ١٢

الفرد الامام ؛ سيدى وملاذى ؛ الشيخ احمد رضاخان البريلوى مَتَّعَنا الله بحياته والمسلمين ؛ ومنحنى هَدْيَه فان هَدْيَه هدْىُ سيد المرسلين ؛ وحفظه من جميع جهاته على رغم انوف الحاسدين ؛ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ؛ و صلى الله على سيدنا محمد و على اٰله وصحبه وسلم ؛ قاله بفمه ؛ ورقمه بقلمه ؛ معتقدا بجنانه الراجى من ربه الغفران ؛ عبد الرحمٰن ابن المرحوم احمد الدهان ؛

عبدالرحمٰن دہان ١٣٠٢

بے نظیر ہے امام ہے میرے سردار اور میری جائے پناہ حضرت **احمد رضا خاں بریلوی** اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اُس کی رَوش نصیب کرے کہ اُس کی روش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے اور حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو شش جہت سے اُس کی حفاظت کرے ۔ الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اپنے رب سے مغفرت کے امیدوار عبدالرحمٰن بن مرحوم احمد دہان نے

عبدالرحمٰن دہان ١٣٠٢

---

(١٤)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صورة ما سطره الفاضل المستقيم ؛

على الدين القويم ؛ والحق القديم ؛ المدرس بالمدرسة الصَّوْلتيه ؛ بمكة المحمية ؛ مولنا الشيخ محمد يوسف الافغانى ، حُفِظ بالسبع المثانى ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ اُن فاضل کی جو دین راست و حق قدیم پر مستقیم ہیں مکۂ معظمہ میں مدرسۂ صولتیہ کے مدرس مولنا محمد یوسف افغانی قرآن عظیم کے صدقے میں اُن کی نگہبانی ہو

سبحٰنك یامن تفردت بالکبریاء ، وتنزهت عن سِمَۃ النقص والکذب والفحشاء ، احمدك حمدًا من اعترف بعجزہٖ ، واشکرك شکر من توجّه الیك باَسْرہٖ ، واصلّی واسلّم علٰی سیّدنا محمّد خاتم انبیائك ، و خلاصة اهل ارضك وسمائك ، وآلہٖ واصحابہٖ عمدۃ اصفیائك ، ومن تبعهم باحسان الٰی یوم لقائك ، **وبعد** فانی قد اطلعت علٰی هٰذہٖ الرسالة التی الّفها الفاضل العلّامة والحبر الفهامة ، المستمسك بحَبْل الله المتین ، الحافظ منار الشریعة والدین ، من قَصُرَتْ لسان البلاغة عن بلوغ شکرہٖ ، وعَجِزَ عن القیام بحقہٖ وبِرّہٖ ، الذی افتخر بوجودہ الزمان ، مولٰنا الشیخ **احمد رضا خان** ، لازال سالکا سبیل الرشاد ، وناشرًا اَلْوِیَۃَ الفضل علٰی رؤس العباد ، وادامه الله للذَّبِّ عن الشریعة الغراء ، و

پاکی ہے تجھے اے وہ جو بڑائی میں یکتا ہے اور ہر نقص و کذب و ناسزا بات کے داغ سے تو ستھرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اُس کی سی حمد جو اپنی عاجزی کا مقر ہوا اور تیرا شکر کرتا ہوں اُس کا سا شکر جو ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہوا اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں ہمارے سردار محمد صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تیرے انبیاء کے خاتم اور تیرے زمین و آسمان والوں سب کے خلاصے اور اُن کے آل و اصحاب پر کہ تیرے چنے ہوؤں کے عمدہ ہیں اور اُن سب پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہوئے تجھ سے ملنے کے دن تک۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جسے فاضل علامہ دریائے فہامہ نے تصنیف کیا جو اللہ کی مضبوط رسّی تھامے ہوئے ہے دین و شریعت کے ستونِ روشنی کا محافظ نگہبان وہ کہ زبانِ بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر اور اُس کے حقوق و احسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے مولٰنا حضرت **احمد رضا خاں** ۔ وہ ہمیشہ راہِ ہدایت چلتا رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے اور شریعت کی حمایت کے لیے اللہ تعالٰی اُسے ہمیشہ رکھے اور

مَکّنَ حُسَامَہٗ من رقاب الاعداء ، فوجدتها قد هدَمَتْ مُعْظَمَ ارکان عقائد المفسدین المرتدین ، الذین ارادوا ان یُطْفِؤا نور الله بافواههم ویأبی الله الا ان یُتِمّ نورہٗ ارغاما لانوف الحاسدین ، وقد اُودِعت الحکمۃَ وفصلَ الخطاب ، اذهی مسلّمة عند اولی الالباب ، ولا عبرۃ بمن انکر علیها ممن اضلّه الله ، و وختم علٰی سمعه وقلبه وجعل علٰی بَصَرہٖ غشاوۃ فمن یهدیه من بعد الله ، شعر

قد تُنکِر العین ضوء الشمس من رَمَد

ویُنکِر الفم طعم الماء من سَقَم

والله انهم قد کفروا ، وعن ربقة الدین قد خرجوا ، فتَعْسًا لهم واضلّ اعمالهم ، اولٰٓئك الذین لعنهم الله فاصمهم واعمٰی ابصارهم ، نسأله السلامة من تلك الاعتقادات ، والعافیۃَ من هاتیك الخُرافات ،

اُس کی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے تو میں نے اُسے پایا کہ اُس نے اُن مفسدوں مرتدوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھا دیے جنھوں نے چاہا تھا کہ اپنے منھ سے اللہ کا نور بجھا دیں اور اللہ نہیں مانتا مگر اپنے نور کا پورا کرنا حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو۔ اور بیشک اُس رسالہ میں حکمت اور دو ٹوک بات امانت رکھی گئی اس لیے کہ اہلِ عقل کے نزدیک وہ مقبول ہے اور وہ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور اُس کے کان اور دل پر مُہر لگا دی اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے جو اس رسالہ کا انکار کرے اُس کا کیا اعتبار۔ کہ اُسے کون راہ دکھائے خدا کے بعد۔ ؎

دُکھتی ہوئی آنکھوں کو بُرا لگتا ہے سورج

بیمار زبانوں کو بُرا لگتا ہے پانی۔

خدا کی قسم بیشک وہ کافر ہوگئے اور دین سے نکل گئے انھیں ہلاکی ہو خدا اُن کے اعمال برباد کرے وہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور کان بہرے کر دیے اور آنکھیں اندھی۔ ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے اعتقادوں سے ہمیں بچائے اور ان خرافات سے ہمیں عافیت دے

فجزى الله مؤلفها عن المسلمين خير الجزاء ؛ وانعم علينا وعليه بحسن اللقاء ؛ أمين يارب العلمين ؛ قاله بفمه ؛ ورقمه بقلمه ؛ معتقدا له بجنانه ؛ اضعف خلق الله خادم طلبة العلم محمد يوسف الافغانى ؛ بلغه الله الامانى ؛

اللہ تعالیٰ اُس کے مؤلف کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے ہمیں اور اُس کو حُسن وخوبیِ دیدارِ الٰہی کی نعمت دے ۔ ایسا ہی کرے سارے جہان کے مالک ۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اضعف ترین مخلوقِ خدا طالب علموں کے خادم محمد یوسف افغانی نے اللہ تعالیٰ اُسے آرزوؤں کو پہنچائے ۔

(۱۵) صورة مارقمه ذوالفضل والجاه ، اجل خلفاء الحاج المولوى الشاه امداد الله ؛ مدرس الحرم الشريف والمدرسة الاحمدية ؛ بمكة المحمية ، مولانا الشيخ احمد المكى الامدادى ، لازال محفوظا بامداد الهادى ؛

تقریظ صاحب فضیلت وو جاہت اجل خلفائے حاجی مولوی شاہ امداد اللہ صاحب حرم شریف میں مدرسہ احمدیہ کے مدرس مولانا شیخ احمد مکی اِمدادی بہ مدد الٰہی ہمیشہ محفوظ رہیں ۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

له الحمد والآلاء من شيد اركان الاسلام ونصب اعلامها ؛ وضعضع بُنيان اللئام ونكس ازلامها ؛ وجعل سيدنا محمدا للرسل قفلا وللانبياء ختامها ؛ اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له اله واحد صمد تنزه عن جميع النقائص وعما يتفوه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُسی کے لیے حمد واحسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کیے اور اُس کے نشان قائم فرمائے ۔ کمینوں کی عمارت ہلادی اور اُن کے پانسے اوندھے کردیے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دروازۂ نبوت کا بند کرنے والا اور انبیاء کا خاتم کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی ساجھی نہیں ۔ خدایگانہ صمد پاک ہے ، سب عیبوں اور اُن بُری باتوں سے جو کجی

به اهل الزيغ والشرك تعالى الله عما يقول الظّٰلمون ؛ واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا خير الخلق قاطبة الذى خصه الله بعلم ما كان وما يكون ؛ وهو الشفيع المشفّع وبيده لواء الحمد أدم ومن دونه تحت لوائه يوم يُبعثون ؛ وبعد فيقول العبد الضعيف ؛ الراجى لُطف ربه اللطيف احمد المكى الحنفى القادرى ؛ الچشتى الصابرى الامدادى ؛ انى اطّلعت على هٰذه الرسالة ، المشتملة على اربع توضيحات المؤيدة بالادلة القاطعة ؛ والبراهين المبرهنة بالكتاب والسنة ؛ كانها اَسنّة فى قلوب الملحدين ؛ فرأيتها صَمصامة ماضية على رقاب الكفرة الفجرة الوهابيين ؛ فجزى الله مؤلفها خيرا لجزاء وحشرنا الله واياه تحت لواء سيد الانبياء ؛ كيف لا وهو البحر الطمطام ؛ اتى بالادلة الصحيحة غير

اور شرک والے بکتے ہیں اللہ بلند وبالا ہے اُن باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں ۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقاتِ الٰہی سے بہتر ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے جو کچھ ہو گزرا ، اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا اور وہ شفیع ہیں اور اُن کی شفاعت مقبول ہے اور اُنہیں کے ہاتھ حمد کا نشان ہے آدم اور اُن کے بعد جتنے ہیں سب قیامت کے دن حضور ہی کے زیرِ نشان ہوں گے علیہم الصلوٰۃ والسلام ۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد کہتا ہے بندۂ ضعیف اپنے ربّ لطیف کے لطف کا امیدوار احمد مکی حنفی قادری چشتی صابری امدادی کہ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو چار بیانوں پر مشتمل ہے قطعی دلیلوں سے مؤید اور ایسی حجتوں سے جو قرآن وحدیث سے ثابت کی گئی ہیں گویا وہ بیدینوں کے دل میں بھالے ہیں میں نے اسے تیز تلوار پایا کافر فاجر وہابیوں کی گردنوں پر تو اللہ اس کے مؤلف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے ۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس کا حشر زیرِ نشانِ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ دریائے زخار ہے صحیح دلیلیں لایا جن میں کوئی

سِقام ؛ وحُقَّ ان یقال فی حقہ انّـہ
قائم لنصرۃ الحق والـدین ؛ وقَمْعِ اعناق
الملاحدۃ والمتمردین ؛ الا وھو التّقیّ
الفاضل ؛ والنقیّ الکامل ؛ عمـدۃ
المتاخرین ؛ واسوۃ المتقدمین ؛ فخر
الاعیان ؛ مولانا المولوی الشیخ **محمّد**
احمد رضاخان ؛ کثّر اللّٰہ امثالہ و
متّع المسلمین ؛ بطول حیاتہ اٰمین ؛
لاریب ان ھٰؤلاء مکذبون للادلـۃ
صریحا فیحکم علیھم بالکفر فعلی الامام
ایّد اللّٰہ بہ الـدین ؛ وقصَمَ بسیف
عدلہ اعناقَ الطُغاۃ والمبتـدعـۃ
والمفسـدین ؛ کھٰؤلآء الفرق الضالۃ
الباغین ؛ والزنادقۃ المارقین ؛ اَنْ
یطہّر الارض من امثالھم ؛ ویُرِیح
الناسَ من قبائح اقوالھم وافعالـھم ؛
وان یبـالغ فی نصـرۃ ھٰـذہ
الشریعـۃ الغـراء التی
لیلھا کنھارھا ونھـارھـا
کلیلھا فلا یَضِـلُّ عنھـا الا
ھـالک ویُشَـدِّدَ علٰی

لہ حُقَّ لہ ان یقال کذا : اسے سزاوار ہے یہ کہنا ۔ ۱۲

علت نہیں اور سزاوار ہے کہ اُس کے حق میں
کہا جائے کہ وہ حق و دین کی مدد کرنے اور بیدینوں
سرکشوں کی گردنیں قلع قمع کرنے پر قائم ہے سُن لو
وہ پرہیزگار فاضل سُتھرا کامل ہے پچھلوں کا معتمد
اور اگلوں کا قدم بقدم فخر اکابر مولٰنا مولوی
حضرت **محمد احمد رضا خاں** اللہ اس کے امثال
کثیر کرے اور مسلمانوں کو اُس کی درازیِ عمر سے
نفع بخشے اے اللہ ایسا ہی کر **کچھ شک نہیں**
یہ طائفے صراحۃً دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں **تو**
اُن پر کفر کا حکم لگایا جائے گا تو سلطانِ اسلام
(کہ اللہ اُس سے دین کی تائید کرے اور اس کی تیغ
سے سرکشوں بدمذہبوں مفسدوں کی گردنیں توڑے جیسے
یہ گمراہ فرقے طاعت سے نکلے ہوئے **دہریے**
بے دین ہیں) واجب ہے کہ ایسوں کی آلودگی
زمین کو پاک کرے اور اُن کے اقوال و افعال کی
قباحتوں سے لوگوں کو نجات دے اور اس
شریعتِ روشن کی مدد میں حد سے زیادہ کوشش
کرے جس کی روشنی ایسی ہے کہ اُس کی رات بھی دن
ہو رہی ہے اور اُس کا دن بھی روشنی میں اُس کی
شب کی طرح ہے تو ایسی شریعت سے کون بہکے
مگر جو ہلاک ہوا۔ نیز سلطانِ اسلام پر واجب ہے

ھٰؤلآء العقوبۃَ الٰی ان یرجعوا الی الھدیٰ ؛
وینکفُّوا عن سلوك سبیل الرّدی ؛ ویتخلصوا
من شر الشرك الاکبر ؛ ویُنَادِیَ علٰی قطع دابرھم
ان لم یتوبوا باللّٰہ اکبر ؛ فان ذٰلك
من اعظم مھمّات الـدین ؛ ومن
افضل ما اعْتُنِیَ بہ فضلاء الائمّـۃ
وعظماء السّلاطین ؛ وقد قال الامام
الغزالی رحمہ اللّٰہ فی نحو ھٰؤلاء الفِرق
ان القتل[1] منھم افضل من قتل مائۃ
کافر لان ضررھم بالـدین اعظم
واشد اذ الکافر تجتنبـہ العامۃ
لعلمھم بقبح مالـہ فلا یقدر علٰی
غَوایۃ احد منھم واما ھٰـؤلاء
فیظھرون للناس بزیّ العلماء والفقراء
والصّالحین مع انطوائھم علی العقائد
الفاسـدۃ والبِـدَع القبیحۃ فلیس
للعامۃ الا ظاھرھم الذی بالغوا
فی تحسینہ واما باطنھم المملوُّ من
تلك القبائح والخبائث فلا یحیطون
بـہ ولا یطلعون علیـہ لقصورھم

اِن لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف
واپس آئیں اور راہِ ہلاکت کے چلنے سے بچیں اور
اپنے کفرِ اکبر کے شر سے نجات پائیں اور اگر توبہ
نہ کریں تو اُن کی جڑ کاٹنے کے لیے اللہ اکبر کا نعرہ
کرے اس لیے کہ یہ دین کے بڑے مہم کاموں سے ہے
اور اُن افضل باتوں سے ہے کہ فضیلت والے
اماموں اور عظمت والے سلطانوں نے جس کا اہتمام
رکھا ہے اور بیشک امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے
ایسے ہی فرقوں کے حق میں فرمایا ہے کہ حاکم کو
ان میں سے ایک کا قتل[1] ہزار کافروں کے قتل سے
بہتر ہے کہ دین میں ان کی مضرت زیادہ وسخت تر ہے
اِس لیے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں سمجھے ہوئے
ہیں کہ اس کا انجام بُرا ہے تو وہ ان میں کسی کو گمراہ
نہیں کر سکتا اور یہ تو لوگوں کے سامنے عالموں فقیروں
اور نیک لوگوں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور
دل میں یہ کچھ فاسد عقیدے اور بُری بدعتیں بھری
ہوتی ہیں تو عوام تو اُن کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جس کو
انھوں نے خوب بنایا ہے اور اُن کا باطن جو ان
قباحتوں اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہے وہ اُسے
پورے طور پر نہیں جانتے بلکہ اُس پر مطلع ہی نہیں ہوتے

[1] ھٰذا الی سلطان الاسلام لا غیر کما تقدم التصریح بہ اٰنفا اھ یہ خاص سلطانِ اسلام کا کام ہے
نہ دوسرے کا جیسا کہ ابھی اس کی تصریح گذری ۔ ۱۲

عن ادراك الدلائل الدالة عليه فيغترون بظواهرهم ويعتقدون بسببها فيهم الخير فيقبلون مايسمعون منهم من البدع والكفر الخفى ونحوها ويعتقدونه ظانين انه الحق فيكون ذلك سببا لضلالهم وغوايتهم فلهذه المفسدة العظيمة قال الامام الولى محمد الغزالى عليه رحمة البارى ان قتل الواحد من امثال هؤلاء افضل من قتل مائة كافر وكذا فى المواهب اللدنية ان من انتقص من شأن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فيقتل فكيف من عاب الله والنبى صلى الله تعالى عليه وسلم من باب اولى فالى الله المشتكى والنجوى اللهم ارنا حقائق الاشياء كما هى واحفظنا عن الغواية واهلها ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ؛ واغفر

اس سے کہ وہ قرائن جن سے اُس کا باطن پہچانا جائے اُن تک ان کی رسائی نہیں تو اُن کی ظاہری صورت سے دھوکا کھاتے ہیں اور اس کے سبب اُنہیں اچھا سمجھ لیتے ہیں تو جو بدمذہبیاں اور چھپے کفر اُن سے سنتے ہیں اُسے قبول کر لیتے ہیں اور حق سمجھ کر اُس کے معتقد ہو جاتے ہیں تو یہ اُن کے بہکنے اور گمراہ ہونے کا سبب ہوتا ہے تو اس فساد عظیم کے سبب امام عارف باللہ محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حاکم کو ایسوں میں سے ایک کا[1] قتل ہزار کافر کے قتل سے افضل ہے اور ایسا ہی مواہب لدنیہ میں ہے کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے قتل کیا جائے۔ تو اُس کا کیا حال ہے؛ جو اللہ عزوجل اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگائے وہ بدرجۂ اولیٰ سزائے موت کا مستحق ہے۔ تو اللہ ہی کی طرف مناجات اور اسی سے فریاد ہے۔ الٰہی ہر چیز کی ہمیں حقیقت واقع کے مطابق دکھا اور ہمیں گمراہی اور گمراہوں سے پناہ دے الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے بیشک تو ہی ہے بہت عطا فرمانے والا اور ہمیں

[1] تقدم مرارا وفى نفس هذا الكلام انه ليس لغير سلطان الاسلام اھ ۱۲ اور پہلے کئی بار گزر چکا اور خاص اس کلام میں ہے کہ بے شبہ یہ (حکم قتل) بادشاہ اسلام کے سوا کسی کو نہیں اھ ۱۲۔

لنا ولوالدينا ومشايخنا يوم الحساب؛ وارزقنا رضاك واجعلنا مع الذين انعمت عليهم من الاحباب؛ هذا ما قاله بلسانه؛ وزبره ببنانه؛ الراجى عفو ربه البارى احمد المكى الحنفى ابن الشيخ محمد ضياء الدين القادرى الچشتى الصابرى الامدادى المدرس بالحرم الشريف المكى وبالمدرسة الاحمدية بمكة المحمية سنة ۱۳۲۴ غفر الله ذنوبهما وكان له ناصرا ومعينا حامدا مصليا مسلما۔

اور ہمارے ماں باپ اور اُستادوں کو قیامت کے دن بخش دے اور ہمیں اپنی خوشنودی نصیب کر اور ہمیں اُن دوستوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا۔ یہ ہے وہ جو اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھوں سے لکھا اپنے ربِ خالق کے امیدوار معافی احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی نے کہ حرم شریف در مکہ معظمہ کے مدرسہ احمدیہ میں درس دیتا ہے۔ اللہ اُن دونوں کے گناہ بخشے اور اُس کا مددگار و معین ہو حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا
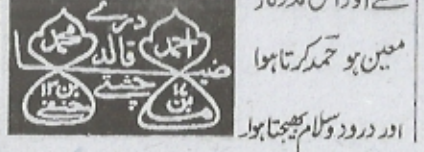
(۱۶) صورة ماحرره العالم العامل؛ والفاضل الكامل؛ مولانا محمد يوسف الخياط؛ ادامه الله على سوى الصراط؛

بسم الله الرحمن الرحيم
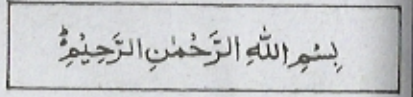
الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبى بعده، سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم من وجد من هؤلاء الاصناف الذين حكى عنهم حضرة الفاضل المؤلف

(۱۶) تقریظ عالم باعمل فاضل کامل مولانا محمد بن یوسف خیاط۔ اللہ انہیں راہ راست پر قائم رکھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
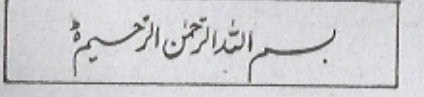
خاص اللہ ہی کے لیے حمد ہے اور درود و سلام اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جو پایا جائے ان اقسام میں سے جن کا حال حضرت فاضل مؤلف

احمد رضاخان شکر اللہ سعیہ ما فی
هذه الرسالة من هذه المنكرات الفاحشة؛
التی فی غاية الغرابة ؛ التی لا يصدر
مثلها عمن يؤمن بالله واليوم الآخر
لاشك انهم ضالون مضلون كفار يخشى
منهم الخطر العظيم على عوام المسلمين،
خصوصاً فی الاصقاع التی لا ينصر
حكامها الدين ؛ لكونهم ليسوا من
اهله ويجب على كل مسلم التباعد عنهم
كما يتباعد من الوقوع فی النار وعن
الاسود الفاتكة ؛ ويجب على كل من قدر
من المسلمين على خذلانهم ؛ وقمع فسادهم
ان يقوم بما استطاع من ذلك كما فعل
حضرة المؤلف الفاضل شكر الله سعيه
وله اليد الطولى عند الله ورسوله
والله تعالى اعلم
كتبه الحقير محمد بن
يوسف خياط ۔

احمد رضا خاں نے کہ اللہ اُس کی کوشش
قبول کرے، اِس رسالے میں نقل کیا جن میں
یہ فاحشہ شنیع باتیں ہیں جو حد درجے کے اچنبے کی
ہیں اور جو کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہوں گی جو اللہ
اور قیامت پر ایمان لاتا ہو **کچھ شک نہیں کہ وہ**
گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں **کفار ہیں**۔ عوام مسلمانوں پر اُن سے
سخت خطرہ کا خوف ہے خصوصاً اُن شہروں میں
جہاں کے حاکم دینِ اسلام کی مدد نہیں کرتے
اس لیے کہ وہ خود مسلمان نہیں۔ ہر مسلمان پر اُن سے
دور رہنا فرض ہے جیسے آدمی آگ میں گرنے
اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور
مسلمانوں میں جس سے ہو سکے کہ ان لوگوں کو
مخذول کرے اور ان کے فساد کی جڑ اُکھیڑے
اُس پر فرض ہے کہ اپنی حدِ قدرت تک لسے
بجالائے جس طرح حضرت مؤلف فاضل نے کیا
اللہ اُن کی سعی مشکور کرے اور اللہ و رسول کے
نزدیک مؤلف مذکور کا بڑا اقتدار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط۔

(١٧) صورة ما كتبه الشيخ الجليل المقدار؛ الرفيع المنار؛ مولينا الشيخ محمد صالح بن

تقریظ حضرت والا منزلت بلند رفعت حضرت محمد صالح بن محمد بافضل اللہ

محمد بافضل ادام الله فيوضه على الصغار والكبار؛

بسم الله الرحمن الرحيم

احمدك اللهم يا مجيب كل سائل ؛ و
اصلی واسلم على من هو لنا اليك اشرف
الوسائط والوسائل ؛ رغماً على انف
كل مجادل معاند ؛ وطرداً لكل مصادر
فی ذلك ومطارد ؛ واسألك الرضا
عن العلماء الاماثل ؛ القائمين بخدمة
الشريعة فلا احد لهم فی ذلك مماثل ؛
اما بعد فان الله جلت عظمته ؛ و
عظمت منته ؛ قد وفق من اختاره من
عباده للقيام بخدمة هذه الشريعة
الغراء ؛ وامده بثواقب الافهام فاذا اظلم
ليل الشبهة اطلع من سماء علمه بدراً ؛
وهو العالم الفاضل ؛ الماهر الكامل
صاحب الافهام الدقيقة ؛ والمعانی
الرفيعة ؛ حضرة المؤلف لكتابه الذی سماه
المعتمد المستند ؛ وتصدى فيه
للرد على اهل البدع و
الكفر والضلال بما فيه مقنع

سب چھوٹوں بڑوں پر اُن کا فیض رکھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ اے ہر مانگنے والے کی سننے والے
میں تجھے سراہتا ہوں اور اُن پر جو ہمارے لیے
تیری بارگاہ میں سب سے اشرف واسطہ و وسیلہ ہیں
درود و سلام بھیجتا ہوں ہر جھگڑالو ہٹ دھرم کی ناک
خاک میں رگڑنے کو اور اس بارے میں جو مقابلہ و
مدافعہ کرے اُسے دور ہانکنے کو۔ اور میں تجھ سے
سوال کرتا ہوں کہ عمدہ علماء پر تیری رضا ہو جو
خدمتِ شریعت پر بے مثل قیام کیے ہوئے ہیں حمد و
صلاۃ کے بعد اللہ عزوجل نے جس کی عظمت جلیل
اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس
شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور دقیقہ رس
عقل دے کر اُس کی مدد کی کہ جب کبھی شبہ کی
رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے
ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے اور وہ عالم
فاضل ماہر کامل باریک فہموں والا بلند معنوں والا
حضرت مؤلف کتابِ مذکور جس کا نام اس نے
المعتمد المستند رکھا اور اس میں بدمذہبوں کافروں
گمراہوں کا ایسا رد کیا جو انہیں کافی ہے جن کو

لذوی البصائر ومن هو بطریق الحق لا یجحد ؛ وهو الامام احمد رضا خان وبین فی رسالته هٰذه التی تصفحتها مختصر کتابه المذکور وبین لنا اسماء رؤساء الکفر والبدع والضلال مع ماهم علیه من المفاسد واکبر المصائب فباءوا بخسران مبین ؛ وعلیهم الوبال الی یوم الدین ؛ فقد احسن المؤلف فی ابتداع هٰذا التصنیف ؛ واجاد فی اختراع هٰذا الترصیف ، فشکر الله سعیه وامده بالبراهین ؛ لقمع الملحدین ؛ بجاه سید المرسلین ؛ سیدنا محمد صلی الله علیه وعلٰی اٰله واصحابه اجمعین ؛ اٰمین یارب العٰلمین ؛ رقمه الراجی عفو ربه والفضل ؛ محمد صالح بن محمد بافضل۔

محمد صالح بن محمد بافضل ۱۳۰۲

دل کی آنکھیں ملیں اور جنہیں حق سے انکار نہیں اور وہ امام احمد رضا خاں ہے۔ اُس نے اس رسالہ میں جس پر میں نے نظر تفتیش کی اپنی کتاب مذکور کا خلاصہ کیا اور سردارانِ کفر و بدمذہبی و گمراہی کے نام بیان کیے مع اُن فسادوں اور سب سے بڑی مصیبتوں کے جنہیں وہ اختیار کرکے کُھلی زیاں کاری میں پڑے اور قیامت کے دن تک اُن پر وبال ہے اور بیشک مؤلف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی اور یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی تو اللہ اُس کی کوشش قبول کرے اور بدینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لیے یقینی حجتوں سے اُس کی مدد کرے صدقہ سیدالمرسلین سیدنا محمد صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وجاہت کا۔ اللہ تعالٰی اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب پر درود بھیجے۔ قبول فرما اے سارے جہان کے پروردگار۔ اسے لکھا اپنے رب کے عفو و فضل کے امیدوار[1] محمد صالح بن محمد بافضل نے۔

محمد صالح بن محمد بافضل ۱۳۰۲

[1] لہ مطبع اہلسنت و جماعت [illegible] ۱۳۰۲ھ [illegible]

(۱۸) صورة ما زبره الفاضل الکامل ؛ ذو محاسن الشمائل ؛ والفیض الربانی ؛ مولٰنا الشیخ عبدالکریم الناجی الداغستانی حُفظ من شر کل حاسد وشانی ؛

تقریظ فاضلِ کامل نیکو خصائل صاحب فیضِ یزدانی مولٰنا حضرت عبدالکریم ناجی داغستانی ہر حاسد و دشمن کے شر سے محفوظ رہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم وبه نستعین

الحمد لله رب العٰلمین ؛ والصلاة والسلام علٰی سیدنا محمد واٰله وصحبه اجمعین اما بعد فان هؤلاء المرتدین ؛ قد مرقوا من الدین ؛ کما یمرق الشعرة من العجین ، کما قاله النبی الامین ؛ وکما صرح به صاحب هٰذه الرسالة المسطرة ؛ بل هم الکفرة الفجرة ؛ قتلهم واجب علٰی من له حَل وعقد[1] ونصل وافر ؛ بل هو افضل من قتل الف کافر ؛ فهم الملعونون ؛ وفی سلك الخبثاء منخرطون ؛ فلعنة الله علیهم وعلٰی اعوانهم ؛ ورحمة الله وبرکاته علٰی من خذلهم فی اطوارهم ؛ هٰذا ؛ وصلی الله علٰی سیدنا محمد واٰله وصحبه اجمعین ؛ خادم العلم الشریف فی المسجد الحرام عبدالکریم الداغستانی۔

عبدالکریم الناجی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہم اُسی کی مدد چاہتے ہیں۔

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب پر۔ حمد و صلاۃ کے بعد معلوم ہو کہ یہ مرتد لوگ دین سے ایسے نکل گیے جیسے آٹے میں سے بال، جیسا نبی امین صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اور جیسے کہ اس رسالۂ مسطورہ کے مصنّف نے تصریح کی بلکہ وہ بدکار کافر ہیں سلطانِ اسلام پر کہ سزا دینے کا اختیار اور سنان و پیکان رکھتا ہے اُن کا قتل واجب ہے بلکہ وہ ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون ہیں اور خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں تو اُن پر اور اُن کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت۔ اور جو اُنہیں اُن کی بداطواریوں پر مخذول کرے اُس پر اللہ کی رحمت و برکت۔ اسے سمجھ لو۔ اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب سب پر۔ مسجد حرام شریف میں علم کا خادم عبدالکریم داغستانی۔

عبدالکریم الناجی

[1] لہ وهو سلطان الاسلام فی ممالك الاسلام اعزالله نصره الٰی یوم القیام اما عامة المسلمین فانما لهم الرد باللسان والحذر بالجنان وتنفیر الاخوان عن استماع کلام کل شیطان ؛ فانما یکلف الله نفسا وسعها ۱۲ منه ترجمہ وہ اسلامی سلطنتوں میں بادشاہِ اسلام ہے (اللہ تعالٰی اُسے عزت دے اور تا روزِ قیامت اُس کی مدد و نصرت فرمائے) رہے عام مسلمین تو اُن کے لیے صرف زبان سے رَد دل سے پرہیز اپنے بھائیوں کو ہر شیطان کی بات سننے سے نفرت دلانا ہے کہ اللہ ہرگز تکلیف نہیں دیتا کسی جان کو مگر اس کے بوتے بھر۔ ۱۲

(۱۹) صورۃ ماسطرہ الشارب من منہل الایمان الیمانی ؛ الفاضل الکامل البالغ منتہی الامانی مولانا الشیخ محمد سعید بن محمد الیمانی ؛ لازال محفوظا و محظوظا باطائب التہانی ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدک اللّٰھم حمد اھل ودادک ؛ من وفقتھم للعمل علی وفق مرادک ؛ فادّوا ماحملوہ من اعباء الدیانۃ ؛ مع شھودھم العجز والاستکانۃ ؛ لولا ان امددتّھم بالفتح والاعانۃ ؛ ونسألک اللّٰھم فی سلکھم انتظاما ؛ ومن مقسم الفضل معھم اقتساما ؛ ونصلی ونسلم علی من فقہ وعلم ؛ واُوتی جوامع الکلم ؛ وعلی الہ المیامین ؛ واصحابہ اصحاب الیمین ؛ **امابعد** فان من جلائل النعم التی لانثبت فی ساحۃ شکرھا ان قیض الشیخ الامام ؛ والبحر الھمام ؛

(۱۹) تقریظ اُن کی کہ سرچشمۂ ایمان یمنی سے پانی پیے ہیں فاضل کامل کہ نہایت آرزو تک پہنچے ہوئے ہیں مولنا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی ہمیشہ محفوظ رہیں اور پاکیزہ تہنیتوں سے محظوظ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جیسی تیرے دوستوں نے کی جن کو تونے اپنے حسب مراد عمل کرنے کی توفیق دی تو دین کے جو بار اُنہوں نے اپنے دوشِ ہمت پر اٹھائے تھے ادا کردیے حالانکہ وہ اپنی عاجزی و مسکینی دیکھ رہے تھے اگر تو اپنی کشائش وعنایت سے مدد نہ فرماتا۔ الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں تو اُن موتیوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرودے اور قسمتِ فضل میں اُن کے ساتھ حصہ دے۔ اور ہم درود وسلام بھیجتے ہیں اُن پر جن کو تونے اپنے احکام سکھائے اور علوم دئے اور جامع ومختصر کلمے دیے گئے اور اُن کی مبارک آل اور اُن کے اصحاب پر کہ روزِ قیامت دہنی جانب جگہ پانے والے ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک اُن عظیم نعمتوں سے جن کے میدان شکر میں ہم قیام نہیں کرسکتے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام دریا بلند ہمت

برکۃ الانام ؛ وبقیۃ السلف الکرام ؛ احد الائمۃ الزھاد ؛ والکاملین العباد ؛ **احمد رضاخان** للرد علی ھؤلاء المرتدین ؛ الضالین المضلین ؛ المارقین من الدین ، مُروق السھم من الرمیۃ اذلایشُک ذولُبّ فی ردتھم وضلالھم ، ومُروقھم من الدین ، جعل اللہ التقوی زادہ ؛ ورزقنی وایاہ الحسنٰی وزیادۃ ؛ وانالہ من الخیرات ماارادہ ؛ اٰمین ؛ بجاہ الامین ؛ رقمہ اقل الخلیقۃ ؛ بل لاشیٔ فی الحقیقۃ ؛ فقیر رحمۃ ربہ ؛ واسیر وصمۃ ذنبہ ؛ خویدم طلبۃ العلم فی المسجد الحرام ؛ سعید بن محمد الیمانی ؛ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشایخہ ولجمیع المسلمین ؛ اٰمین ؛

سعید بن محمد الیمانی ۱۳۱۶

برکتِ تمام عالم، اگلے کرم والوں کے بقیہ ویادگار جو دنیا سے بے رغبتی والے اماموں اور کامل عابدوں میں کا ایک ہے مسمّٰی بہ **احمد رضاخاں** کو مقرر فرمایا کہ ان مرتدوں گمراہوں گمراہ گروں کا رد کرے جو دین سے ایسے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے اس لیے کہ **کوئی عقل والا ان لوگوں کے مرتد وگمراہ اور خارج از دین ہونے میں شک نہ کرے گا۔** اللہ تعالیٰ اس مصنف کا توشہ پرہیزگاری کرے اور مجھے اور اُسے بہشت اور اُس سے زیادہ نعمت عطا کرے اور حسب مراد اُسے بھلائیاں دے۔ ایسا ہی کر صدقہ اُن کی وجاہت کا جو امین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ لکھا اسے کمترین خلائق بلکہ درحقیقت ناچیز، اپنے رب کی رحمت کے محتاج اور اپنی شامتِ گناہ کے گرفتار مسجد الحرام میں طالبانِ علم کے چھوٹے سے خادم سعید بن محمد یمانی نے۔ اللہ اُس کی اور اُس کے والدین اور اُستاذوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔

سعید بن محمد الیمانی ۱۳۱۶

(۲۰) صورۃ ماکتبہ الفاضل الحاوی ؛ للدلائل والدعاوی ؛ الحائد الزاوی ،

(۲۰) تقریظ اُن فاضل کی جو دلائل ودعاوی کے حاوی ہیں، روکنے والے باز رکھنے والے

عن کل المساوی: مولینا الشیخ حامد احمد محمد الجداوی: حفظ عن شر کل غبی وغاوی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم، الحمد للہ العلی الاعلی، الذی جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی، وکلمۃ اللہ ھی العلیا، سبحنہ من الہ تنزہ وجوبا عن الزور والبھتان، وعن امکان النقائص وسمات الحدوث والامکان، سبحنہ وتعالی عما یقول الظلمون علوا کبیرا، والصلاۃ والسلام علی افضل خلق اللہ علی الاطلاق، واوسعھم علما واکملھم فی الخلق والاخلاق، من اتاہ اللہ علم الاولین والاخرین، وختم بہ النبوۃ ختما حقیقیا فھو خاتم النبیین، کما علم ذلک من ضروریات الدین، التی ثبتت بسواطع ادلۃ البراھین، سیدنا ومولنا محمد بن عبد اللہ

سب برائیوں سے مولنا حضرت حامد احمد محمد جداوی۔ ہر بد دین و گمراہ کے شر سے محفوظ رہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور اللہ تعالی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں اللہ کو جو سب سے بلند وبالا جس نے کافروں کی بات نیچی کی اور اللہ ہی کا بول بالا ہے پاکی ہے اُسے جو ایسا خدا ہے جو ہر جھوٹ اور بہتان اور ہر نقص کے امکان اور مخلوقات و ممکنات کی تمام علامتوں سے بالضرورۃ منزہ ہے پاکی اور انتہا درجہ کی بڑی بلندی ہے اُسے اُن باتوں سے جو ظالم لوگ بک رہے ہیں۔ اور درود وسلام اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور تمام جہان سے اُن کا علم زیادہ وسیع اور حُسنِ صورت و حُسنِ سیرت میں تمام عالم سے زیادہ کامل بدیع، جن کو اللہ تعالی نے تمام اگلے پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور فی الحقیقت اُن پر نبوت کو ختم فرما دیا تو وہ خاتم النبیین ہیں جیسا کہ یہ دین کی اُن ضروری باتوں سے معلوم ہو چکا ہے جو رفیع وبلند دلیلوں اور حجتوں سے ثابت ہو چکی ہیں ہمارے سردار ومولی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ابن عبد اللہ

الذی ھو احمد، المبشر بہ علی لسان ابن مریم المسیح المفرد الاوحد، صلی اللہ علیہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ والتابعین، ومن تبعھم باحسان من اھل السنۃ والجماعۃ اجمعین، اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون جعل اللہ مع التایید والتابید سننھم واسنتھم والسنتھم واقلامھم رماحا فی نحور المارقین من الدین، کما یمرق السھم من الرمیۃ یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ھم الخسرون، امابعد فقد طالعت ھذہ النبذۃ التی ھی انموذج المعتمد المستند، فوجدتھا شذرۃ من عسجد، وجوھرۃ من عقود در ویاقوت وزبرجد، قد نظمھا بید الاجادۃ، فی سلک اصابۃ الصواب فی الافادۃ، العمدۃ القدوۃ العالم العامل، الحبر البحر الرحب العذب المحیط الکامل، المحبوب المقبول المرتضی، محمود الاقوال والافعال مولنا الشیخ احمد رضا، متعنا اللہ

کہ وہ احمد ہیں جن کی بشارت یگانہ و یکتا مسیح ابن مریم کی زبان پر ادا ہوئی اللہ تعالی ان پر اور تمام انبیاء ومرسلین اور حضور کے آل واصحاب اور اُن کے پیروؤں اور جو اہلِ سنت وجماعت کہ نکوئی کے ساتھ ان کی پیروی کریں سب پر درود بھیجے۔ یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں سُن لو اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالی ہمیشگی کی مدد کے ساتھ ان کی روشوں اور نیزوں اور زبانوں اور قلموں کو اُن کے سینوں میں بھالیں کرے جو دین سے ایسا نکل گئے جیسا تیر نشانے سے، قرآن پڑھتے ہیں اُن کے گلے کے نیچے نہیں اُترتا وہی شیطان کے گروہ ہیں سُن لو بیشک شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ بعد حمد وصلاۃ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ "المعتمد المستند" کا نمونہ ہے مطالعہ کیا تو میں نے اُسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر جسے کھرا بنانے کے ہاتھوں سے فائدہ بخشنے میں راہِ صواب پانے کی لڑی میں اُس نے گوندھا جو معتمد پیشوا عالم باعمل ہے فاضل متبحر دریائے وسیع شیریں کامل محبوب ومقبول وپسندیدہ جس کی باتیں اور کام سب ستودہ مولنا حضرت احمد رضا۔ اللہ تعالی ہمیں اور

والمسلمین بحیاته ؛ ونفعه ونفعنا وایاهم فی الدارین بعلومه ومصنفاته تدل علی ان اصلها حجة حقٍ بالغة ؛ وشمس هدیً باهرة بازغة ؛ لِاَدْمِغَةِ الاباطیل دامغة ؛ ولظُلُمات شبهات اهل الزیغ مَاحیةٌ ماحقة ، حتی اَضْحَتْ بانوارها وحقِ الحق زاهقة ، کیف وهی لُبَاب فی بابها ؛ ومصیبة فی جوابها ، اذ لاشك ان من تلطخ بالانجاس المنفرة[ا] ، من ارجاس بدع العقائد المکفرة[ب] ؛ کان حریا بان یکفَّر ؛ ویحذر عنه کل احد ولو کافر اوینفر ؛ اذهو اکبر الکبائر ، وحاشا ان یکون من الاکابر ؛ بل هو اصغر الاصاغر ؛ ویجب علی کل عاقل ان یعِظَه ولایُعظِم ؛ وکیف ومن یُهِنِ اللّٰه فمالہ مُکرِم ؛ فان صلح حاله ؛ والاوجب بالتی هی احسن جداله ؛ فان تاب

سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ یاب کرے اور اُسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہان میں اُس کے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے۔ یہ نمونہ دلالت کرتا ہے کہ اس کی اصل حق کی حجت کاملہ ہے اور ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نور پر نگاہ نہ ٹھہرے اقوالِ باطلہ کا سرکوب اور شبہاتِ اہل کجی کی اندھیریوں کا مٹانے گھٹانے والا یہاں تک کہ وہ اس کی روشنی سے خدا کی قسم بالکل نیست و نابود ہو گئیں کیونکر نہ ہو حالانکہ وہ اپنی اس مبحث میں عطر ہے اور جواب میں راہِ حق پانے والی اس لیے کہ اس میں **کوئی شک نہیں کہ جو اِن گھنونی** گندگیوں میں لتھڑا یعنی **اِن کفری عقائدِ نو پیدا کی نجاستوں میں بھرا ہے وہ اسی لائق ہوگا کہ اُسے کافر کہا جائے** اور اس سے ہر شخص یہاں تک کہ کافر کو بھی بچایا جائے اور نفرت دلائی جائے اس لیے کہ وہ ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے اور زنہار کہ ایسے عقیدوں والا بڑے لوگوں میں ہو بلکہ وہ تو ہر ذلیل سے زیادہ ذلیل ہے۔ تو ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ اُسے سمجھائے اور اُس کی تعظیم نہ کرے اور کیوں نہ ہو کہ جسے خدا ذلیل کرے اُسے کون عزت دے تو اُس کا حال اگر راستی پر آجائے جب تو خیر ورنہ نہایت اچھی طرح اس سے مجادلہ کرنا واجب ہے، پس اگر توبہ کرلے

[ا] تفرقة و الفرقة — بعض ۱۲ / [ب] کفر کا کھیرا : نسبه الی الکفر . الکبیرۃ : ذنبا کافرا ۱۲

فبها والا وجب[ا] قتله وقتاله ؛ وکان فی مستقرِ سقرَ مآلُه ؛ الَا وانّ القلم احد اللسانین ، وان اللسان احد السنانین ؛ وان حسْم رقابِ البدع المکفّرة احد الحسامین ، وان احسان المجادلة بقواطع الحجج احد الجهادین ؛ والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا وان اللّٰه لمع المحسنین ؛ سبحٰن ربك رب العزة عما یصفون ؛ وسلم علی المرسلین والحمد للّٰه رب العٰلمین ؛

فبها ورنہ حاکم اسلام پر فرض ہے کہ اگر وہ تھوڑے ہیں تو اُنہیں قتل کرے[ا] اور جتھا باندھے ہیں تو فوج بھیج کر اُن سے لڑے۔ اور اُن کا ٹھکانا ٹھیک جہنم میں ہے۔ سنتے ہو قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ۔ اور کفری بدمذہبیوں کی گردنیں کاٹنا بھی ایک تلوار ہے اور شک نہیں کہ قطعی دلیلوں کے ساتھ اچھی طرح مجادلہ کرنا بھی ایک نوعِ جہاد ہے اور حق سبحٰنہ فرماتا ہے جو ہماری راہ میں کوشش کریں اُنہیں ہم ضرور اپنی راہ دکھائیں گے اور بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نکوکاروں کے ساتھ ہے پاکی ہے تیرے رب کو جو عزت کا صاحب ہے ان لوگوں کے اقوال سے، اور پیغمبروں پر سلام اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

محمد حامد محمد حامد

[ا] ای ان کان القائل شرذمة قتلهم سلطان الاسلام وان کانت لهم فِئةٌ قاتلهم بجنود الاسلام واما العلماء والعامة فلهم الرد علیه بالتحریر والتقریر کما افاده بقوله الا وان القلم الخ اه ـــ

ترجمہ یہ احکام تو سلطانِ اسلام کے لیے ہیں کہ تھوڑے ہوں تو ان کو سزائے موت دے اور جتھا ہو تو ان پر فوجِ اسلام بھیجے اور علماء و عوام کے لیے یہ ہے کہ تحریر و تقریر سے اُن کا رد کریں جیسا کہ آگے خود فرمایا ہے کہ قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ ہے الیٰ آخرہٖ ۱۲۔

المدنیة والتسجیلات الفواکه الهنیة ١٣٢۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صورۃ ماحررہ تاج المفتین ، وسراج المتقنین ، مفتی السادۃ الحنفیۃ ، بمدینۃ الامینۃ الصفیۃ ، ناصر السنۃ بالنجدۃ والباس ، مولنا المفتی تاج الدین الیاس لا زال مبجلا عند اللہ وعند الناس ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ، ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ تاج مفتیان چراغ اہلِ اتقان مدینۂ باامن وصفا میں سردارانِ حنفیہ کے مفتی شجاعت وسطوت کے ساتھ سنت کے مددگار مولنا مفتی تاج الدین الیاس ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے نزدیک عزت سے رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ ہمیں راہِ حق دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تیری ہی بخشش بے حد ہے اے رب ہمارے ہم اُس پر ایمان لائے جو تونے اتارا اور رسول کے پیرو ہوئے تو ہمیں بھی گواہانِ حق میں

الشاھدین ، سبحٰنک جل شانک ، وعز سلطانک ، وسطع برھانک ، وسبق الینا احسانک ، تقدست ذاتک وصفاتک ، وتنزھت عن المعارض اٰیاتک وبیناتک ، نحمدک علی ان ھدیتنا لدین الحق ، وانطقتنا بلسان الصدق ، وارسلت الینا سید الانبیاء ، وخاتم الرسل الاصفیاء ، سیدنا محمد بن عبد اللہ ذا الاٰیات الباھرۃ ، والحجج الساطعۃ القاھرۃ ، والمعجزات الباقیات الظاھرۃ ، فاٰمنا بہ واتبعناہ ، ووقرناہ ونصرناہ ، فلک الحمد کما یجب والثناء الجمیل ، علی ما ھدیتنا الیہ من سواء السبیل ، فصل یا ربنا وسلم علی ھادینا الیک ، ودالنا علیک ، صلاۃ تلیق بک منک الیہ ، وسلم وبارک کذلک علیہ ، واٰلہ

لکھ لے۔ پاکی ہے تجھے تیری شان بہت بڑی ہے اور تیری سلطنت غالب اور تیری حجت بلند ہے اور ہم پر ازل سے تیرے احسان ہیں تیری ذات و صفات پاکیزہ ہیں اور مزاحم و مخالف سے تیری آیتیں اور دلیلیں منزہ ہیں اور ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی اور تو نے ہمیں سچے کلام سے گویا کیا اور تو نے ہماری طرف اُن کو بھیجا جو تمام انبیاء کے سردار اور برگزیدہ رسولوں کے خاتم ہیں ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ ایسے نشانوں والے جو عقلوں کو حیران کردیں اور بلند و غالب حجتوں والے اور باقی درخشندہ معجزوں والے۔ تو ہم اُن پر ایمان لائے اور اُن کی پیروی کی اور اُن کی تعظیم کی اور اُن کے دین کی مدد کی۔ تیرے ہی لیے حمد ہے جس طرح واجب ہے اور جمال والی تعریف اس پر کہ تو نے ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی تو اے رب ہمارے درود و سلام بھیج اُن پر جو تیری طرف ہمارے ہدایت کرنے والے ہیں اور تیری راہ ہمیں بتانے والے، ایسی درود جو اس کی سزاوار ہو کہ تیری طرف سے اُن پر بھیجی جائے اور ایسے ہی سلام و برکت بھیج اُن پر اور اُن کے آل

وذويه ، واجزِ حماة شريعته في كل عصر ، وحماة دينه في كل مصر ، بافضل ما تجازي به المحسنين ، وباوفر ما تثيب به المتقين ، وبعد فقد اطلعت على ماحرره العالم النحرير ، والدراكة الشهير ، جناب المولى الفاضل الشيخ احمد رضاخان من علماء اهل الهند ، اجزل الله مثوبته واحسن عاقبته ، في الرد على الطوائف المارقة من الدين ، والفِرق الضالة من الزنادقة الملحدين ، وما افتى به في حقهم في كتابه المعتمد المستند فوجدته فريدا في بابه ، ومجيدا في صوابه ، فجزاه الله عن نبيه ودينه والمسلمين خير الجزاء ، وبارك في حياته حتى يزيح به شُبه اهل الضلالة الاشقياء ، واكثر في الامة المحمدية امثاله ، واشباهه واشكاله ، امين الفقير اليه عز شانه ، محمد تاج الدين ابن

اور علاقہ والوں پر اور ہر زمانے میں اُن کی شریعت کے راویوں اور ہر شہر میں اُن کے دین کے حامیوں کو اُن سب جزاؤں سے افضل دے جو نیکوکاروں کو ملیں اور اُن سب ثوابوں سے زیادہ ثواب جو متقیوں کو عطا ہوں بعد حمد وصلاۃ میں مطلع ہوا اُس پر جو عالم ماہر اور علامہ مشہور جناب مولے فاضل حضرت **احمد رضا خاں** نے کہ علمائے ہند سے ہیں۔ اللہ عزوجل اُس کے ثواب کو بسیاری دے اور اُس کا انجام خیر کرے۔ اُن گروہوں کے رد میں لکھا جو دین سے نکل گئے اور **وہ گمراہ فرقے جو زندیقوں بے دینوں میں سے ہیں** اور اُس پر **جو اُن کے حق میں** اپنی کتاب **"المعتمد المستند"** میں **فتوے دیا تو میں نے اُسے پایا کہ اس باب میں یکتا ہے اور اپنی حقانیت میں کھرا**۔ تو اللہ اُسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب سے بہتر جزا عطا فرمائے اور اُس کی عمر میں برکت دے یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب شبہے مٹا دے اور امتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اُس جیسے اور اُس کی مانند اور اُس کے شبیہ بکثرت پیدا کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔ **راقم فقیر محمد تاج الدین ابن**

المرحوم مصطفى الياس الحنفي المفتي بالمدينة المنورة غفرله

(۲۲) صورة ماسطره اجل الافاضل ، امثل الاماثل ، القوال بالحق ، وان ثقل وشق ، مفتي المدينة سابقا ، ومرجع المستفيدين لاحقا ، الفاضل الرباني ، مولينا عثمان بن عبد السلام الداغستاني ، دام بالتهاني ، وفوز الامال والاماني ،

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده ، اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة البهية ، والمقالة الواضحة الجلية ، فوجدت مولنا العلامة ، والبحر الفهامة حضرة احمد رضاخان قد انتدب للرد على هذه الطائفة المارقة من الدين ، الكفرة السالكة سبيل المفسدين ، فاظهر فضائحهم القبيحة في المعتمد المستند فلم يبق من نتائجهم الفاسدة فيه الا وزيّفها فليكن منك

مرحوم مصطفیٰ الیاس حنفی مفتی مدینہ منورہ غفرلہٗ۔

(۲۲) تقریظ عمدۃ العلماء افضل الافاضل حق بات کے بڑے کہہ دینے والے اگرچہ کسی پر سخت وگراں گزرے سابق مفتی مدینہ اور حال میں تمام مستفیدین کے مرجع و ماوی فاضل ربانی مولنا عثمن بن عبد السلام داغستانی ہمیشہ خوش رہیں اور مرادیں اور آرزوئیں پائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک اللہ کو ساری خوبیاں۔ بعد حمد وصلاۃ بیشک میں اس روشن رسالے اور ظاہر و واضح کلام پر مطلع ہوا تو میں نے پایا کہ ہمارے مولیٰ علامہ اور دریائے عظیم الفہم حضرت **احمد رضا خاں** نے بیشک اس گروہ خارج از دین کافر فسادیوں کی راہ چلنے والے کے رد کے لیے فریادرسی کی تو کتاب المعتمد المستند میں اس گروہ کی بُری رسوائیاں ظاہر کیں پس اُن کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر پوچ کیے نہ چھوڑا تو **اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ**

التمسك بتلك العُجالة السنية ؛ تظفر
فی بیان الرد علیہم بکل واضحة دامغة
جلیة ؛ لاسیما المتصدی لحل رایة
ھذہ الفرقة المارقة التی تدعی
بالوھابیة ؛ ومنھم مدعی النبوة
غلام احمد القادیانی والمارق الاخر
المنقص لشان الالوھیة والرسالة
قاسم النانوتی ورشید احمد الکنکوھی
وخلیل احمد الانبھتی واشرفعلی
التانوی ومن حذا حذوھم فجزی اللہ
خیرًا حضرة الشیخ **احمد رضاخان**
فانہ شفی وکفی بما افتی بہ فی کتابہ
المعتمد المستند المذیل بتقاریظ
علماء مکة المکرمة فانھم یُحق علیھم
الوبال ؛ وسوء الحال ؛ لانھم من
المفسدین فی الارض ھم ومن علی
منوالھم قاتلھم اللہ انی یؤفکون و
جزی اللہ حضرة الشیخ
احمد رضاخان وبارك فیہ
وفی ذریتہ وجعلہ من
القائلین ؛ بالحق الی یوم الدین،

اِسی روشن رسالے کا دامن پکڑے جسے
مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و
روشن وسرکوب دلیل پائے گا۔ خصوصًا جو اس
گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان
کھول دینے کا قصد کرے وہ گروہ خارج از دین
کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں سے
مدعی نبوت غلام احمد **قادیانی** ہے اور دین سے
دوسرا نکلنے والا شانِ الوہیت ورسالت کا
گھٹانے والا قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی
اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور جو اُن کی
چال چلا۔ اللہ تعالٰی حضرت جناب **احمد رضاخاں** کو
جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے **شفادی اور**
کفایت کی اپنے فتوے سے جو کتاب المعتمد المستند
میں لکھا جس پر آخر میں علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں
کیونکہ اُن پر وبال اور خرابیٔ حال لازم ہو چکی ہے
اس لیے کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں
وہ اور جو اُن کی چال پر ہے اللہ انہیں قتل کرے
کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالٰی حضرت
جناب **احمد رضاخاں** کو جزائے خیر دے اور
اُس میں اور اُس کی اولاد میں برکت رکھے اور اُسے اُن
میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے

الفقیر الی عفو ربہ القدیر عثمان بن
عبدالسّلام داغستانی
مفتی المدینة المنورة
سابقا عفا اللہ عنہ۔

راقم اپنے رب قدیر کے عفو کا محتاج عثمٰن بن
عبدالسلام داغستانی
سابق مفتی مدینہ منورہ
عفا اللہ عنہ۔

عثمٰن بن
عبدالسلام
داغستانی
١٢٩٦

(٢٣) صورة ما زبرہ الفاضل الکامل ؛ باھر الفضائل ؛ ظاھر الفواضل ؛ طاھر الشمائل ؛ شیخ المالکیة ؛ ذو اللمّة الملکیة ؛ السید الشریف السّری ؛ مولینا السید احمد الجزائری ؛ دام بالفیض الباطنی والظاھری ؛

(٢٣) تقریظ فاضل کامل نہایت روشن فضیلتوں والے مشہور عزتوں والے پاکیزہ خصلتوں والے شیخ مالکیہ صاحب الہام ملکی سید شریف سردار مولٰنا سید احمد جزائری فیض باطن وظاہر کے ساتھ ہمیشہ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

وعلیکم السلام ورحمة اللہ تعالٰی وبرکاتہ ؛
وتاییدہ ومَعُونتہ ومرضاتہ ؛ الحمد
للہ الذی جعل اھل السنة والجماعة ؛
معززین الی قیام الساعة ؛ والصلاة
والسّلام علی سیدنا ؛ وذخرنا وملاذنا و
معتمدنا ؛ سیدنا محمد انسان عین
ھذا الوجود ؛ الثابتِ کمالہ و
اِجلالہ ؛ ومجدہ وافضالہ ؛
لدی اھل النقل والعقل والشھود ؛
القائلِ ما ظھر اھل بدعة الا اظھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اور آپ پر سلام اور اللہ تعالٰی کی رحمت اور اُس کی
برکتیں اور اُس کی تائید اور اس کی مدد اور اُس کی
رضا۔ سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اہلِ سنّت و
جماعت کو قیامِ قیامت تک معزز کیا اور صلاۃ و
سلام ہمارے آقا اور ہمارے ذخیرہ اور ہماری
جائے پناہ اور وہ جن پر ہمارا بھروسا ہے ہمارے
سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر کہ چشمِ عالم کی پُتلی
ہیں جن کا کمال وجلال وشرف وفضل متحقق ودائم ہے
اہلِ علم اور اہلِ عقل اور اہلِ کشف سب کے نزدیک،
جن کا ارشاد ہے کہ جب کبھی کچھ بدمذہب ظاہر

قال بعض النحویین: المعونة مفعلة من العون کالمؤونة من الاون ... ص ٢٩٥ تاج ١٢

اللہ لهم حجته علی لسان مَن شاء مِن خلقه والقائلِ اذا ظهرت البدع او الفتن وسُبّ اصحابی فلیُظهِر العالم علمه ومن لم یفعل ذلك فعلیه لعنة الله والملٰئکة والناس اجمعین لایقبل الله منه صرفا ولا عدلا والقائلِ اترعُون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس اذکروا الفاجر بما فیه یحذرُہُ الناس رواه ابن ابی الدنیا والحکیم والشیرازی وابن عدی والطبرانی والبیهقی والخطیب عن بهز بن حکیم عن جده[1] وعلی اٰله وصحبه والتابعین : من اهل السنة والجماعة المقلدین : للائمة الاربعة المجتهدین : اما بعد فقد اطلعت علی ما تضمنه هٰذا السؤال مع الامعان الذی عرضه حضرة الشیخ **احمد رضا خان** : متع الله المسلمین بحیاته : ومتّعه بطول العمر و

ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی زبان پر چاہے اُن پر اپنی حجت ظاہر فرما دیتا ہے۔ جن کی حدیث ہے کہ جب بدمذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم ایسے وقت اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اور اللہ اُس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل۔ جن کا فرمان ہے کیا تم بدکار کی بُرائیاں ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اُسے کب پہچانیں گے بدکار میں جو عیب ہیں مشہور کرو کہ لوگ اُس سے بچیں یہ حدیث ابن ابی الدنیا اور حکیم اور شیرازی اور ابن عدی اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم اُنھوں نے[1] اپنے دادا سے روایت کی' اور اُن کے آل و اصحاب اور سب پیرووں پر کہ اہل سنّت و جماعت مقلدینِ ائمہ اربعہ مجتہدین ہیں۔ بعد حمد و صلاة میں نے اس سوال کا مضمون **بغور تمام دیکھا** جو حضرت جناب **احمد رضا خاں** نے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اُسے درازیِ عمر اور

[1] ای عن ابیه وهو عن ابیه جد هذا معوية بن حيدة القشیری رضی الله تعالی عنه اھ مصححه۔ یعنی
بیٹا باپ سے اُنھوں نے اپنے دادا ... [illegible] ... بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۲ مصحح

الخلود فی جناته : فوجدت ما نقله من الاقوال الفظیعة : عن اهل هذه البدعة الشنیعة : کفر صُرّاح : ومرتکبها بعد الاستتابة دمه[1] مباح : ومؤلفها مستحق بتکلیف مَضْغِ لسانه : ورضِّ یده وبنانه : حیث استخف بمقام الالوهیة : واستحقر منصب الرسالة العمومیة : وعظم استاذه ابلیس : وشارکه فی الاغواء والتلبیس : فعلی من بسط الله لسانه من العلماء الاعلام : واطلق یده من الامراء والحکام : ان یجتهدوا فی ازالة بدعتهم باللسان والسِنان : حتی یستریح منهم ... العباد والبلا[illegible]

اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ تو میں نے پایا کہ **ہولناک باتیں جو ان بُری بدمذہبی والوں سے نقل کیں صریح کفر ہیں** اور جو ان شنیع بدعتوں کا مرتکب ہوا توبہ لینے کے بعد سلطانِ اسلام کے لیے اُس کا خون[1] حلال ہے۔ اور جن جن کی تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ اُن کی زبان چبا ڈالی جائے اور اُن کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں کہ انھوں نے شانِ الٰہی کو ہلکا جانا اور رسالتِ عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا اور اپنے اُستاد ابلیس کی بڑائی کی اور بہکانے اور دھوکا دینے میں اُس کے شریک ہوئے۔ تو مشاہیر علما جن کی زبان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے اور سلاطین و حکام جن کے ہاتھ کو جزا و سزا میں کشادہ کیا ہے اُن سب پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں زائل کرنے میں علماء زبان سے اور سلاطین ہاتھ سے کوشش کریں تاکہ بند[illegible] ... ذہن ان کی تکلیفوں سے

[1] هذه الاحکام الی قوله ورضّ بلسان وعلی العوام الحذر عن مخالطتهم اھ ۱۲ ... لدہ لسلطان الاسلام ایده الله بنصره کما سیفصل الشیخ انفا ان ... ازالة بدعتهم باللسان وعلی الحکا[م] ... علی العلماء ... ترجمہ یہ احکام ... یں سلطانِ اسلام کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت بخشے جیسا کہ ... اُن کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی ج[ائیں] ... زم ہے علماء پر زبان سے' حکام پر سنان سے' عوام پر اُن کی صحبت سے ... جو وہاں تک کہ ... شیخ تفصیل ... فرمائیں گے کہ اُن کی بدعت کا ازالہ ... اجتناب ۱۲ الخ۔

الاذهات ؛ الا وان بمكة بلد الله الامين ؛ طائفة منهم شياطين ؛ فليحذر العوامُ من مخالطتهم بالكلية ؛ فانها والله اشد من مخالطة المجذوم فى الاذية ؛ ومنهم ايضا عندنا بالمدينة النبوية ؛ شرذمةٌ قليلة مُستترة بالتقية ؛ فان لم يتوبوا فعن قريب تنفيهم المدينة عن مجاورتها ؛ لماهو ثابت فى الحديث الصحيح من خاصيتها ؛ هذا ونسأل الله تعالى ان اراد بالناس فتنة ان يقبضنا اليه غير مفتونين ؛ وان يرزقنا حسن النية ويجعلنا من المخلصين ؛ قاله بلسانه ؛ ورقمه ببنانه ؛ احقر الورى ؛ وخادم العلماء والفقراء ؛ شيخ المالكية ؛ بحرم خير البرية ؛ السيد احمد الجزائرى المدنى مولدا ؛ الاشعرى معتقدا ؛ المالكى مذه... القادرى ط... ونسبا ؛ حامدا مصليا ومسلما ؛ ...معظما مبجلا متمما ؛ عبدہٗ ۔

راحت پائیں ۔ سُن لو ۔ اور اللہ کے امان والے مکہ میں بھی ان شیطانوں میں کا ایک طائفہ ہے تو عوام پر فرض ہے کہ اُن کے میل جول سے بالکل احتراز کریں کہ خدا کی قسم ان سے میل جول جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے نیز ان میں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں ۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو عنقریب مدینہ طیبہ اُن کو اپنی مجاورت سے نکال دے گا کہ اس کی یہ خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے اپنے پاس بلالے اور ہمیں حسن نیت نصیب کرے اور ہمیں کھرا بنالے ۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترین مخلوق خادم علما و فقرا حرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مالکیہ کے سردار سید احمد جزائری نے کہ ...ابا ہوا اور عقیدے کا سُنّی اور مذہب کا مالکی ا... ور طریقہ اور نسب کا قادری ہے حمد کرتا ہوا اور درو... ...سلام بھیجتا ہوا تعظیم و تکریم و تکمیل کرتا ہوا ۔ بندۂ ... خدا

صورة مارقمه كبير العلماء ؛ وكريم الكرماء ؛ كنز العوارف ؛ ومعدن المعارف ؛ ذوشيبة العلماء الموفّق من السّماء ؛ ذو الفيض الملكوتى ؛ مولٰنا الشيخ خليل بن ابراهيم الخربوتى ؛ ايّده الله بالنصر اللاهوتى ؛

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله رب العلمين ؛ والصّلاة والسّلام على خاتم النبيين ؛ سيّدنا محمّد وعلى اٰله وصحبه اجمعين ؛ والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين ؛ امّا بعد فتحرير علماء الاسلام ؛ المقرر فى هذا المقام ؛ هو الحق المبين ؛ الواجب اعتقادہ باجماع علماء المسلمين ؛ حسبما حققه العالم العلامة الفاضل الكامل المولوى احمد رضا خان البريلوى فى كتابه المعتمد المستند ؛ ادام الله تعالى نفع المسلمين به على الابد ؛ والله الهادى الى الصّواب ؛ واليه المرجع والمآب ؛ امر بكتبه خادم العلم الشريف بالحرم الشريف النبوى خليل بن ابراهيم الخربوتى ؛

(۲۴) تقریظ معظم علماء و مکرم اہلِ کرم خزانۂ علوم وکانِ فہوم علماء میں صاحب پیری آسمان سے توفیق یافتہ صاحب فیضِ ملکوتی مولٰنا حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی اللہ تعالےٰ مددِ الٰہی سے اُن کی تائید کرے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک اور درود وسلام سب سے پچھلے نبی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب سب پر اور اُن پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہیں قیامت تک ۔ حمد و صلاۃ کے بعد ان علمائے اسلام کی تحریریں جو بات اِس مقام میں قرار پائی وہی حقِ واضح ہے جس کا اعتقاد باجماعِ علمائے مسلمین واجب ہے جس طرح عالم علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں تحقیق کیا ۔ اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اُس سے نفع پہنچائے اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے اور اُسی کی طرف رجوع و بازگشت ہے ۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا حرم شریف نبوی میں حرم شریف کے خادم خلیل بن ابراہیم خربوتی نے ۔

٢٥ صورة ماحررة الضوء المنور، والرّوح المصور،
صورة السعادة، وحقيقة السيادة، ذوالحسنى
وزيادة، ودلائل الخيرات، وجلائل المبرات،
الحميد الرشيد، مولنا السيد محمد سعيد،
شيخ الدلائل، لازال بالفضائل،

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى به تُستنجح المطالب،
وتتيسر المآرب، حمدا نتمسك
بيمنه، ونلجأ من المخاوف الى
أمنه، وصلاة وسلاما يتواليان،
ماتوالى الملوان، على سيدنا محمد
الذى اشرقت ببعثته السماء
والارض، ولاذ به الخلائق
عند اشتداد الهول يوم العرض،
وعلى آله الذين
اقتبسوا النور من اضوائه،
وحفظوا اقواله وافعاله
لمن بعدهم فى
الدين قدوة، وفى
الهدى المحمدى لكل تابع بهم أسوة،

٢٥ تقریظ نور روشن روح مجسم تصویر سعادت
حقیقت سیادت صاحب خوبی و زیادت و
دلائلِ خوبی و فضائل نکوئی محمود مہتدی
مولنا سید محمد سعید شیخ الدلائل اُن کی
فضیلتیں ہمیشہ رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے لیے وہ حمد ہے جس سے سب ارمان نکلیں
مرادیں آسان ہوں وہ حمد جس کی برکت سے
ہم تمسک کریں اور سب اندیشوں میں اُس کے
دامن کی پناہ لیں۔ اور وہ درود وسلام کہ
پے در پے آتے رہیں جب تک صبح وشام
ایک دوسرے کے بعد ہوا کریں ہمارے سردار
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی رسالت سے
آسمان و زمین چمک اٹھے اور پیشی والے دن
جب ہولوں کی شدت ہوگی سارا جہان اُن کی
پناہ لے گا اور اُن کی آل پر جنھوں نے اُن کی
روشنیوں سے نور حاصل کیا اور اُن کی باتیں
اور اُن کے کام سب حفظ کیے تو وہ اپنے
پچھلوں کے لیے دین میں پیشوا ہیں اور
روشِ محمدی میں اپنے ہر پیرو کے امام ہیں

وبذلك كان الحفظ بهذه الشريعة
الغراء مختصا بقول الصادق
المصدوق لاتزال طائفة
من امتى ظاهرين حتى يأتيهم
امر الله وهم ظاهرون،
اما بعد فان الله جلت عظمته،
وعظمت منته، قد وفق من
اختاره من عباده لخدمة هذه
الشريعة الغراء، وامده
بثواقب الافهام فاذا اظلم
ليل الشبهة اطلع من سماء
علمه بدرا، فصارت بذلك
محفوظة عن التغيير والتبديل،
بين جهابذة العلماء النُقّاد جيلا
بعد جيل، ومن اجلّهم العالم
العلامة، والبحر الفهامة،
حضرة الشيخ المولوى
احمد رضا خان، فقد اجاد
فى رده فى كتابه المعتمد المستند،
على الزائغين المرتدين اهل
الفساد والنكد، فجزاه الله

اور اسی ذریعہ سے اس شریعتِ روشن کے
ساتھ محافظت مخصوص ہوئی جس طرح اُن کا
ارشاد ہے جو سچے ہیں اور سچے مانے گئے کہ
ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب رہے گا
یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئے گا کہ
وہ غالب ہوں گے۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک
اللہ تعالیٰ نے جس کی عظمت جلیل اور منت
عظیم ہے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا
اُسے اس شریعتِ روشن کی خدمت کی توفیق
بخشی اور اُسے نہایت تیز فہم عطا کرکے مدد دی تو
جب شبہہ کی رات اندھیری ڈالتی ہے وہ
اپنے آسمانِ علم سے ایک چودھویں رات کا
چاند چمکاتا ہے تو اس طریقے سے شریعتِ مطہرہ
تغییر و تبدیل سے محفوظ ہوگئی قرناً فقرناً اعلیٰ درجے
کے کامل علماء پرکھنے والوں کے ہاتھوں میں۔
اور ان میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے
عالم کثیر العلم دریائے عظیم الفہم حضرت جناب
مولوی احمد رضا خاں ہیں۔ کہ اُس نے
اپنی کتاب المعتمد المستند میں اُن کجی والے
مرتدوں کا خوب کھرا رد کیا جو فساد اور
شامت پھیلانے کے مرتکب ہوئے۔ تو اُسے اللہ تعالیٰ

عن الاسلام و المسلمین خیرا وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم ؛ قالہ بلسانہ ورقمہ ببنانہ ؛ الفقیر لربہ محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل غفر اللہ لہ وللمسلمین۔

اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا فرمائے ۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود وسلام بھیجے کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے اپنے رب کے محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل نے ۔ اللہ تعالیٰ اس کی اور سب مسلمانوں کی مغفرت فرمائے ۔

محمد سعید سید شیخ الدلائل

صورۃ ماکتبہ الفاضل الجلیل ، والعالم النبیل ، ذو الضیاء الشمسی والنور القمری ، مولانا محمد بن احمد العمری ، دام بالعیش الھنی الغض الطری ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ؛ والصلاۃ والسلام علی خاتم النبیین ؛ و امام المرسلین ؛ وتابعیہ باحسان الی یوم الدین ، **وبعد** فقد اطلعت علی رسالۃ العالم العلامۃ ، والمرشد المحقق الفھامۃ ، صاحب المعارف والعوارف ، والمنح الالھیۃ اللطائف ، سیدنا الاستاذ

(۲۶) تقریظ فاضل جلیل عالم عقیل شعاع آفتاب و روشنی ماہتاب والے مولنا محمد بن احمد عمری ہمیشہ عیش خوشگوار سرسبز وشاداب میں رہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا ۔ اور درود وسلام سب نبیوں کے خاتم اور سب پیغمبروں کے امام اور ان کے اچھے پیرووں پر قیامت تک ۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک میں مطلع ہوا اس کے رسالہ پر جو عالم علامہ ہے مرشد محقق ، کثیر الفہم ، عرفان ومعرفت والا ، اللہ عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا ہمارا سردار استاد

علم الدین وبرکتہ ؛ وعماد المستفید وعمدتہ ؛ المنلا[۵] الشیخ **احمد رضا خان** ؛ متع اللہ بوجودہ ؛ وانار سماء العلوم بانوار شھودہ ؛ فوجدتھا مکملۃ المقاصد ؛ ومتممۃ المراصد ؛ ومقیدۃ الشوارد ؛ وعذبۃ المصادر والموارد ؛ قد استحوذت علی شبہ الملحدین فاجتثتھا واتت علی اسباب الزنادقۃ فاستاصلتھا ؛ مع وضوح الادلۃ وسطوع البراھین ؛ وعذوبۃ المسالک وصحۃ الموازین ؛ فجزاہ اللہ ربہ عن نبیہ ودینہ احسن الجزاء ؛ ووفاہ اجرہ عن الاسلام واھلہ بالمکیال الاوفی ؛ شعر

ولازال فی الاسلام فخرا[۱] مشیدا
بہ یھتدی فی البر والبحر من یسری

قالہ فی ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ راجی دعائہ

۵ المنلا بالنون جیسا کہ ردالمحتار میں ہے " ماخوذ از ملا خسرو " ص ۱۸/۲ " ملا علی القاری " ص ۱۲۴ " ملا مسکین " ص ۲۳۹ ، ۲۱۲

دین کا نشان وستون اور فائدہ لینے والے کا معتمد و پشت پناہ فاضل حضرت **احمد رضا خاں** ۔ اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان کو روشن رکھے ۔ تو میں نے اس رسالہ کو پایا مطلبوں کا پورا کرنے والا ، مقاصد کی تکمیل کرنے والا اور ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا روکنے والا جس میں ہر صادر و وارد کے لیے آب شیریں ہے جس نے **ملحدوں** کے تمام شبہوں کو گھیر کر از بیخ برکندہ کر دیا اور **زندیقوں** کی ریبوں پر حملہ کر کے انہیں جڑ سے کاٹ دیا دلیلوں کی روشنی اور حجتوں کے ظہور کے ساتھ اور روشوں کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ ۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اس کا ثواب پورا کرے ؎

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصن حصین
جس سے خشکی وتری والے ہدایت پائیں

کہا اسے ہفتم ربیع الآخر میں ان کی دعا کے امیدوار

۱ لعل الانسب تصل اھ مصححہ

محمد بن احمد العمری احد طلبة العلم بالحرم النبوی

العمری
فان لی ذمة منه بتسمیتی محمدا

محمد بن احمد العمری نے کہ حرمِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا ایک طالب ہے۔

العمری
فان لی ذمة منه بتسمیتی محمدا

صورة ما نظمه بالترصیف ؛ السید الشریف ؛ النظیف للطیف ؛ الماهر العریف ذو العز والتشریف ؛ الغنی عن التوصیف ؛ حضرة مولنا السید عباس ابن السید الجلیل محمد رضوان ؛ شیخ الدلائل عاملهما الله تعالیٰ فی الیوم العبوس بالرضوان

۲۷ تقریظ محکم سیّد شریف پاکیزہ لطیف ماہر علامہ صاحب عزّ و شرف مستغنی عن المدح حضرت مولنا سیّد عباس بن سیّد جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل۔ اللہ تعالیٰ اُس سختی کے دن میں اُن دونوں کے ساتھ اپنی رضا کا معاملہ فرمائے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

سبحٰنک ربنا لا نحصی ثناء علیك، ولك الحمد منك والیك ؛ وصلاة وسلاما علی نبیك کاشف الغمة ؛ وعلی اٰله وصحبه هداة الامة ؛ ما خط قلم ؛ وخف الی مسارعة الخیرات قدم ؛ اما بعد فیقول فقیر دعاء الاخوان ؛ عباس ابن المرحوم السید محمد رضوان ؛ اطلقت عنان الطرف فی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے ہم تیری تعریف شمار نہیں کر سکتے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تجھ سے تیری ہی طرف۔ درود و سلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلیں کھولنے والے ہیں اور اُن کے آل و اصحاب پر کہ امت کے رہنما ہیں جبتک کوئی قلم کچھ لکھے اور نیکیوں کی طرف جلدی کرنے میں کوئی قدم ہلکا ہو۔ حمد و صلاۃ کے بعد دعائے برادران کا محتاج عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان کہتا ہے میں نے اس رسالہ کے کمالات حیران کن کے

میدان براعة هذه الرسالة ؛ فوجدتها رافلة من السداد والرشاد فی حُلّتَیْ جمالة وجلالة، کافلةً بالرد علی اهل البدع والضلالة ؛ فهی المعتمد المستند ؛ لکونها للمهتدین مفزعا وسند ؛ قد اوضحت ما ضلّت فی ادراك دقائقه الافهام ؛ وحققت ما زلّت فی حقائقه الاقدام ؛ کیف لا وهی للعلامة الامام ؛ الذکی الهُمام ؛ النبیه النبیل ؛ الوجیه الجلیل ؛ وحید العصر والزمان ؛ حضرة المولوی **احمد رضاخان** ؛ البریلوی الحنفی ؛ لازال روضا یانعا بالمعارف ؛ وبدرا سائرا فی منازل لطائف العوارف ؛ اجزل الله لی وله الثواب ؛ ومنحنی وایاه حسن المآب ؛ ورزقنا جمیعا حُسْنَ الخِتام ؛ بجوار خیر الانام ؛ وبدر التمام ؛ علیه وعلی اٰله وصحبه افضل الصلاۃ واتم السلام ۔ کاتبه

میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی تو میں نے اُسے **صواب و ہدایت** کی پوشاکِ جمال و جلال میں ناز کرتا پایا کہ بدمذہبوں گمراہوں کے رد کا ذمہ لیے ہوئے ہے تو وہی معتمد و مستند ہے اس لیے کہ **وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ وسند ہے** اس رسالہ نے وہ باتیں ظاہر کر دیں جن کی باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بھٹک رہی تھیں اور وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں کے پانے میں قدموں نے لغزشیں کیں اور کیونکر ہو کہ وہ اُس کی تصنیف ہے جو علامہ امام ہے تیز ذہن بالاہمت ہے خبردار صاحب عقل صاحبِ وجاہت جلالت ہے یکتائے دہر و زمانہ حضرت مولوی **احمد رضا خاں بریلوی حنفی**۔ ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہِ تمام۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور اُسے ثوابِ عظیم عطا فرمائے اور مجھے اور اُسے حُسنِ عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حُسنِ خاتمہ روزی کرے اُن کے ہمسایہ میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب پر سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر سلام۔ تحریر تاریخ

خادم العلم و دلائل الخیرات ؛ فی مسجد افضل المخلوقات ؛ عباس رضوان فی الیوم السابع من ربیع الثانی ؛

عباس ابن السید محمد رضوان

ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ۔ راقم مسجد سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم و دلائل الخیرات کا خادم عباس رضوان

عباس ابن السید محمد رضوان

صورۃ ما رقمہ الفاضل العقول ؛ احد الفحول ، الطیب الزکی ، الفطن الذکی ، الغصن المزین بالطیب المغرس۵ مولٰنا عمر بن حمدان المحرسی ، ذکرہ الفوز والفلاح ومانسی ؛

(۲۸) تقریظ فاضل کامل العقل یکے از مردانِ میدانِ علم پاکیزہ ستھرے زیرک تیز ذہن شاخ آراستہ و پاکیزہ منبت مولٰنا عمر بن حمدان محرسی ظفر و فلاح انہیں یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق السمٰوٰت والارض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذین کفروا بربہم یعدلون ؛ والصلٰوۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین ، القائل لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ رواہ الحاکم عن عمر وفی روایۃ لابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے زمین و آسمان بنایا اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی اس پر کافر لوگ اپنے رب کا ہمسر بتاتے ہیں۔ اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختم الانبیاء پر جن کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ میری امت سے ایک گروہ قیام قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہے گا اسے حاکم نے حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

لاتزال طائفۃ من امتی قوامۃ علی امر اللہ لایضرھا من خالفھا ؛ وعلی الہ الھادین ؛ واصحابہ الذین شادوا الدین ؛ اما بعد فانی قد اطلعت علی ماحررہ العالم العلامۃ ؛ الدراکۃ الفھامۃ ؛ ذو التحقیق الباھر جناب الشیخ **احمد رضا خان** فی الخلاصۃ الماخوذۃ من کتابہ المسمّٰی **بالمعتمد المستند** فوجدتہ فی غایۃ التحریر فللہ در مؤلفہ فلقد اماط الاذٰی عن طریق المسلمین ونصح للہ ولرسولہ ولائمۃ الدین وعامتہم قالہ فی ۸ ربیع الثانی عمر بن حمدان المحرسی المالکی مذھبا الاشعری اعتقادا خادم العلم ببلدۃ سید الانام ؛ علیہ افضل الصلٰوۃ والسلام ؛

المحرسی عمر ابن حمدان ۱۳۲۰

ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ دینِ الٰہی پر بشدت قائم رہے گا۔ انہیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا۔ اور اُن کی آل پر کہ ہدایت فرمانے والے ہیں اور اُن کے صحابہ پر جنھوں نے دین کو مضبوط کیا۔ بعد حمد و صلاۃ بیشک میں مطلع ہوا اس پر جو تحریر کیا ایسے عالم علاّمہ نے کہ کمال ادراک عظیم فہم والا ہے ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کردے جناب حضرت احمد رضا خاں اس خلاصہ میں جو اس کی کتاب المعتمد المستند سے لیا گیا ہے تو میں نے اسے اعلیٰ درجہ کی تحقیق پر پایا تو اللہ کے لیے ہے خوبی اُس کے مصنف کی۔ بیشک اُس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایذا دہ چیز کو دور کر دیا اور اللہ اور اس کے رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی۔ کہا اسے ہشتم ربیع الثانی میں عمر بن حمدان محرسی نے کہ مذہب کا مالکی اور عقیدے کا اشعری ہے اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر میں علم کا خدمت گار۔

المحرسی عمر ابن حمدان ۱۳۲۰

صورۃ ما سطرہ حفظہ اللہ مرۃ اخری والمسك بالتکرار احق واحری

عالم موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کی دوبارہ تحریر مشک جتنا مکرر کیا جائے لائق و سزاوار ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی هدی من وفقه
بفضله ؛ واضل من خذله بعدله،
ویسر المؤمنین للیسریٰ ؛ وشرح
صدورهم للذکریٰ ؛ فآمنوا
بالله بالسنتهم ناطقین ؛ وبقلوبهم
مخلصین ؛ وبما اتٰهم به کتبه
ورسله عاملین ؛ والصلٰوۃ والسّلام
علیٰ من ارسله الله رحمة للعٰلمین،
وانزل علیه کتابه المبین ؛
فیه تبیان کل شیٔ وابطال الحاد
الملحدین ؛ فبیّنه بسنته الواضحة
الادلة والبراهین ؛ وعلی
اٰله الهادین ؛ واصحابه
الذین شادوا الدین ؛
ومن تبعهم باحسان الی
یوم الدین ؛ لاسیما الائمة
الاربعة المجتهدین ؛ ومن
قلدهم من جمیع المسلمین،
امابعد فقد سرحت نظری
فی رسالة الشیخ العالم
العلامة باقر مشکلات العلوم ؛ و

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اُسے راہ
دکھائی جسے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور اپنے
عدل سے گمراہ کیا جسے چھوڑا۔ اور ایمان والوں کو
آسانی کی راہ بخشی۔ اور نصیحت قبول کرنے کے لیے
اُن کے سینے کھول دیے۔ تو اللہ عزوجل پر ایمان
لائے زبانوں سے گواہی دیتے اور دلوں سے
اخلاص رکھتے اور جو کچھ اُنہیں اللہ تعالیٰ کی
کتابوں اور رسولوں نے دیا اُس پر عمل کرتے ہوئے۔
اور درود و سلام اُن پر جن کو اللہ تعالیٰ نے
سارے جہان کے لیے رحمت بھیجا اور اُن پر
اپنی واضح کتاب اتاری جس میں ہر چیز کا روشن
بیان ہے اور بیدینوں کی بیدینی کا باطل کرنا
تو اُسے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں سے
ظاہر فرمادیا جن کی دلیلیں اور حجتیں ظاہر ہیں اور
اُن کی آل پر کہ رہنما ہے اور اُن کے صحابہ پر
جنہوں نے دین کو مضبوط کیا اور نکوئی کے ساتھ
اُن کے پیروؤں پر قیامت تک خصوصاً چاروں
ائمہ مجتہدین اور اُن سب مسلمانوں پر جو ان کے
مقلد ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں نے اپنی نظر
کو جولان دیا حضرت عالم علامہ کے رسالہ میں
جو مشکلات علوم کا کشادہ کرنے والا ہے اور

مبین المنطوق منها والمفهوم ؛ بتوضیحه
الشافی ؛ وتقریره الکافی ؛ الشیخ احمد رضا
خان البریلوی ؛ المسماۃ بالمعتمد المستند
حفظ الله مُهجته ؛ وادام بَهجته ؛
فوجدتها شافیة کافیة فیما ذکر فیها من
الرد علی من ذکر فیها وهم الخبیث اللعین
غلام احمد القادیانی الدجال الکذاب
مسیلمة اٰخرالزمان ورشید احمد
الکنکوهی ؛ وخلیل احمد الانبهتی واشرفعلی
التانوی فهؤلاء ان ثبت عنهم ماذکره هذا
الشیخ من ادعاء النبوۃ للقادیانی و
انتقاص النبی صلّی الله تعالیٰ علیه وسلم
من رشید احمد وخلیل احمد
واشرفعلی المذکورین فلاشك
فی کفرهم ووجوب قتلهم علی
کل من یمکنه[1] ذٰلك قاله الفقیر
الی الله تعالیٰ عمر بن حمدان
المحرسی ؛ المالکی خادم
العلم بالمسجد النبوی ؛

المحرسی عمر ابن حمدان ١٣٢٠

اُن میں ہر منطوق و مفہوم کا اپنی توضیح شافی و تقریر کافی
سے ظاہر کر دینے والا حضرت احمد رضا خاں
بریلوی جس کا نام المعتمد المستند ہے۔
اللہ تعالیٰ اُس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اُس
کی شادمانی ہمیشہ رکھے تو اُس میں جن لوگوں کا
ذکر ہے اُن کے رد میں مَیں نے اُسے شافی و
کافی پایا۔ اور وہ لوگ کون ہیں خبیث مردود
غلام احمد قادیانی دجال کذّاب آخرزمانہ کا مسیلمہ
اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور
اشرفعلی تھانوی تو ان لوگوں سے جب کہ وہ باتیں
ثابت ہوں جو فاضل مذکور نے ذکر کیں قادیانی کا
دعوئ نبوت کرنا اور رشید احمد اور خلیل احمد اور
اشرفعلی کا شانِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
تنقیص کرنا تو کچھ شک نہیں کہ وہ کفار ہیں اور
جو قتل کا اختیار رکھتے ہیں اُن پر واجب ہے کہ
اُن کو سزائے موت دیں۔ کہا اسے اللہ تعالیٰ کے
محتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے
کہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم میں علم کا خادم ہے۔

عمر ابن حمدان المحرسی ١٣٢٠

(٢٩) صورۃ ماکتبه الفاضل الکامل ؛ العالم

(٢٩) تقریظ فاضل کامل عالم باعمل بدوں کی

[1] وهم سلاطین الاسلام ١٢ یعنی سلاطین اسلام ١٢

العامل، الطبیب المداوی، لداء اہل المساوی، السید محمد بن محمد المدنی الدیداوی، تغمدہ اللہ تعالیٰ بالفضل الحاوی

برائیوں کے طبیب معالج سید محمد بن محمد مدنی دیداوی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ عمیم میں اُن کو چھپائے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ؛ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ؛ والہ وصحبہ و من والاہ ؛ اما بعد فقد اطلعت علی ماسطرہ العلامۃ النحریر؛ والدراکۃ الشہیر؛ الشیخ احمد رضا خان فوجدتہ سحرا لاولی الالباب؛ وتریاقا لکل مسموم حائد عن الصواب؛ وان قولہ حق؛ ودلائلہ المرسومۃ صدق؛ فیجب علی کل مسلم العمل بمقتضاھا؛ وتکون ہجیراہ سرا وجہرا حتی ینال من الخیرات منتہاھا؛ کتبہ اسیر المساوی؛ فقیر ربہ محمد بن محمد الحبیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو اور درود و سلام خدا کے رسول اور اُن کے آل و اصحاب اور اُن کے سب دوستوں پر۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں مطلع ہوا اُس پر جو لکھا علامہ استاذ ماہر نے کہ نہایت ذہن رسا والا نام آور ہے یعنی حضرت **احمد رضا خاں** تو میں نے اُسے پایا عقلمندوں کے لیے سحر حلال اور ہر صواب سے الگ جانے والے زہر دیے ہوئے کے لیے تریاق۔ اور بیشک اُس کی بات سچی ہے اور اُس کی لکھی ہوئی دلیلیں حق ہیں تو **ہر مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے اور ظاہر و باطن میں وہی اُس کی طبیعت ثانیہ ہو جائے** تاکہ بھلائیوں کی نہایت کو پہنچ جائے۔ اسے لکھا گناہوں کے گرفتار اپنے رب کے محتاج محمد بن محمد حبیب

الدیداوی عفی عنہ

دیداوی عفی عنہ

(۳۰)

صورۃ ماسطرہ ذو الخیر الجاری، والمیر الساری بین الامصار والبراری، احد الاخیار من خیار الباری، الشیخ محمد بن محمد السوسی الخیاری؛ المدرس بالحرم المختاری، تجلی اللہ تعالیٰ علیہ بشان الغفاری ؛

تقریظ ایسے فیض و نفع والے کی جو شہروں اور جنگلوں میں جاری و ساری ہے اللہ عزوجل کے نیک بندوں میں سے ایک نیک بندے شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری حرم مدینہ طیبہ میں مدرس۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی غفاری سے تجلی فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ؛ والصلاۃ والسلام الاتمان الدائمان علی افضل الخلق علی الاطلاق سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ ومن تبعہ فی قولہ وفعلہ ؛ وعلی سائر الانبیاء والمرسلین ؛ وعلی ال وصحب کل اجمعین ؛ وعلی جمیع عباد اللہ الصالحین ؛ اما بعد فقد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غلبہ دے۔ اور درود و سلام سب سے کامل تر اور ہمیشہ رہنے والے اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب پر اور اُن پر جنھوں نے ان کی گفتار و کردار میں پیروی کی اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُن سب کے تمام آل و اصحاب پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں

اطلعت علی هذه الرسالة ، فی الرد علی
اهل الزیغ والکفر والضلالة ، التی
الفها العالم الفاضل ، الانسان الکامل ،
العلامة المحقق ، الفهامة المدقق ،
حضرة الشیخ **احمد رضاخان** ، اصلح
الله له الحال والشان ، امین ، فوجدتها
کافیة فی الرد علی هؤلاء الزائغین الملحدین
المعتدین علی الله تبارک وتعالی ورسول
رب العلمین ، الذین یریدون ان
یطفئوا نور الله بافواههم ویابی الله الا
ان یتم نوره ولو کره الکفرون ، اولئک
الذین طبع الله علی قلوبهم واتبعوا اهواءهم
واصمهم عن الحق واعمی ابصارهم ، وزین
لهم الشیطان اعمالهم فصدهم عن
السبیل فهم لا یهتدون ، وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون ، کیف لا وهی موافقة
للنصوص الصریحة ،
المشهورة الصحیحة ، فجزی
الله مؤلفها عن هذه الامة
الخیریة الجزاء الاوفی ، و

اس رسالہ پر مطلع ہوا جو کجی والے **کافروں** گمراہوں
کے رد میں ہے جسے عالم فاضل انسانِ کامل
علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب **احمد رضا خاں**
نے تالیف کیا اللہ اُس کا حال اور کام اچھا کرے۔
الٰہی ایسا ہی کر۔ تو میں نے اُسے پایا کہ اُن کجرووں
بددینوں کے رد میں شافی وکافی ہے جنہوں نے
خود اللہ عزوجل اور رب العلمین کے رسول پر
زیادتی کی جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے
اللہ کا نور بجھادیں۔ اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے
نور کا پورا کرنا، پڑے بُرا مانا کریں کافر۔ **یہ لوگ
وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے
مہر کردی** اور یہ لوگ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے
ہیں اور اللہ نے انہیں حق سے بہرا کردیا اور ان کی
آنکھیں پھوڑ دیں اور شیطان نے اُن کی نظروں
میں اُن کے کام اچھے کر دکھائے تو اُنہیں
راہِ حق سے روک دیا کہ وہ ہدایت نہیں پاتے۔
اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا
کھائیں گے۔ کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ صریح ومشہور
صحیح نصوص کے موافق ہے تو اللہ تعالیٰ
اس کے مؤلف کو اس بہترین امت
سے نہایت کامل جزا عطا فرمائے اور

قربه ومن یلوذ به لدیه زلفی ،
وایدبه السنة ، وهدم به
البدعة ، وادام لامة محمد
صلی الله تعالی علیه
وسلم نفعه ، امین ،
کتبه الفقیر
الی الله الباری
محمد بن محمد
السوسی الخیاری ،
خادم
العلم
الشریف

اُسے اور جتنے لوگ اُس کی پناہ میں ہیں
اُنہیں اپنے پاس قرب بخشے اور اُس سے
سنت کو قوت دے اور بدعت کو
ڈھائے اور امتِ محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اُس کا
نفع ہمیشہ رکھے۔ اے اللہ
ایسا ہی کر۔ اسے لکھا
اللہ عزوجل خالق عالم
کے محتاج محمد بن محمد
سوسی خیاری نے
کہ علم شریف کا
خادم ہے

(۳۱) صورة ما کتبه حائز العلوم النقلية ، وفائز الفنون العقلية ، الجامع بين شرف النسب و الحسب ، ووارث العلم والمجد ابًا عن اب ، المحقق الالمعی ، والمدقق اللوذعی ، مفتی الشافعية ، بالمدينة المحمية ، مولانا السيد الشريف احمد البرزنجی ، عمت فيوضه کل رومی وزنجی ،

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی وجب له الکمال المطلق لذاته فی ذاته وصفاته ، الذی يسبح له ويقدسه عن کل نقص من فی ارضه وسماواته ، وتعالت حقيقته عن الشريك والنظير ، فليس

تقریظ جامع علوم نقلیہ و اصل فنون عقلیہ جامع شرافت حسب و نسب آبا و اجداد سے وارث علم و شرف محقق صاحب ذہن نقاد مدقق تیز ذہن مدینہ طیبہ میں شافعیہ کے مفتی مولٰنا سید شریف احمد برزنجی اُن کا فیض ہر سیاہ و سفید کو شامل ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جسے اپنی ذات سے ہر کمال ذاتی و صفاتی لازم ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اُس کی زمین اور آسمانوں میں ہے اور اُس کی ذات شریک و مشابہ سے بلند و بالا ہے تو کوئی چیز

کمثله شئ وهو السميع البصير ، کلامه الازلی هو الصدق وعين اليقين ، و قوله الفصل والحق المبين ، وافضل الصلاة والتسليم ، واکمل الرحمة والبرکة والتکريم ، علی سيدنا ومولينا محمد الذی اصطفاه ربه علی العلمين ، واٰتاه علم الاولين و الاٰخرين ، وانزل عليه القراٰن المجيد ، لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حکيم حميد ، وخصه بالکمالات التی لا تستقصی ، وعلمه المغيبات التی لا تحصی ، فهو افضل الخلق ذاتا وشمائل علی الاطلاق واکملهم عقلا وعلما وعملا بلا شقاق ، وختم به النبيين فلا رسول ولا نبی بعده ، وابد شريعته فلا تنسخ حتی تقوم الساعة و ينجز الله وعده ، واٰله الطيبين الطاهرين ، واصحابه المؤيدين بنصر الله علی

اُس جیسی نہیں وہی ہے سنتا اور دیکھتا' اور اُس کا کلام قدیم سچ اور خالص یقین ہے اور اس کا قول حق و باطل میں فیصلہ فرما دینے والا اور صریح حق ہے۔ اور سب سے بہتر درود و سلام اور سب سے کامل تر رحمت و برکت و تعظیم ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کو اُن کے رب نے تمام جہان سے چن لیا اور اُن کو سب اگلوں پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور اُن پر قرآن عظیم اُتارا جس کی طرف باطل کو راہ نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے، حکمت والے سراہے گئے کا اتارا ہوا' اور اُنہیں ایسے کمالات کے ساتھ خاص کیا جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا اور انہیں اتنے غیبوں کے علم دیے جن کا شمار نہیں تو وہ مطلقاً تمام جہان سے افضل ہیں ذات میں بھی صفات میں بھی' اور **عقل و علم و عمل میں بلا خلاف** تمام جہان سے **کامل تر** ہیں اور اُن پر انبیاء کو ختم فرما دیا پس نہ اُن کے بعد کوئی رسول ہے نہ نبی' اور اُن کی شریعت کو ابدی کیا تو قیام قیامت تک منسوخ نہ ہوگی اور اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا' اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل اور اُن کے اصحاب پر کہ مدد الٰہی نے دشمنوں پر

عدوهم حتی اصبحوا ظاهرین ؛ **امابعد** فیقول المحتاج الی عفو ربه المنجی ؛ السید احمد ابن السید اسمٰعیل الحسینی البرزنجی ؛ مفتی السادة الشافعیة، فی مدینة خیر البریة ؛ علیه افضل الصلاة والتحیة ؛ انی قد وقفت ایها العلامة النحریر ؛ والعَلَم الشهیر ؛ ذو التحقیق والتحریر ؛ والتدقیق والتحبیر ؛ عالم اهل السنة والجماعة ؛ جناب الشیخ **احمد رضا خان** البریلوی ادام الله توفیقه وارتفاعه، علی خلاصة من کتابك المسمّٰی بالمعتمد المستند ؛ فوجدتها علی اکمل الدرجات من حیث الاتقان والمتنقد ؛ وقد ازلت بها الاذیٰ عن طریق المسلمین ؛ ونصحت فیها لله ورسوله ولائمة الدین ؛ واثبتّ فیها براهین الحق الصحیحة ؛ وامتثلت فیها قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الدین النصیحة ؛ فهی وان کانت غنیة عن الاطراء والتبجیل ؛ والثناء الجمیل ؛ لکنی احببتُ ان اجاریها فی رهانها ؛ واَجْلُوَ عن بعض الوجوه فی مضمار

جن کی تائید فرمائی یہاں تک کہ وہی غالب ہوئے۔ حمد و صلاۃ کے بعد کہتا ہے وہ جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کی طرف محتاج ہے سید احمد بن سید اسماعیل حسینی برزنجی کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ میں شافعیہ کا مفتی ہے اے علامہ کمال ماہر مشہور و مشتہر صاحبِ تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزیین عالمِ اہلِ سنّت و جماعت جناب **حضرت احمد رضا خاں** بریلوی اللہ تعالیٰ اُس کی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے۔ میں آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر واقف ہوا تو میں نے اُسے مضبوطی اور پرکھ کے اعلیٰ درجے پر پایا۔ اُس کے سبب آپ نے مسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف دہ چیز ہٹا دی اور اس میں آپ نے اللہ اور رسول اور ائمہ دین کی خیرخواہی کی اور آپ نے اُس میں حق کی ٹھیک دلیلوں سے ثبوت دیا اور اُس میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل کی کہ دین خیرخواہی ہے تو آپ کی تحریر اگرچہ مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے مگر مجھے پسند آیا کہ اُس کی جولان گاہ میں بھی اس کا ساتھ دوں اور اُس کے بیانِ روشن کے میدان میں

تبیانها ؛ لکنی اشارك صاحبها فیما استوجبه من الحظ الجمیل ؛ والاجر المدّخر عند الله والثواب الجزیل **فاقول** اما ماذکر عن غلام احمد القادیانی مِنْ دَعْوَاه مماثلةَ المسیح ودعواه الوحیَ الیه والنبوةَ وتفضیلَه علی کثیر من الانبیاء وغیرَ ذلك من الاباطیل التی تمجّها الاسماع ؛ وینفِر عنها مستقیمُ الطِباع ؛ فهو فی ذلك اخو مسیلمة الکذاب ؛ واحد الدجالین بلاارتیاب ؛ لایقبل الله منه علما ولاعملا ولاقولا ؛ ولاصرفا ولاعدلا ؛ لانه قد مرق عن دین الاسلام مُرُوق السهم عن الرمیة ؛ وکفر بالله ورسوله وآیاته الجلیة ؛ فیجب علی کل مؤمن یخشی الله وعذابه ؛ ویرجو رحمته وثوابه ؛ اَنْ یتجنبه واحزابه ؛ وان یفرّ منه فِرارَه من الاسد والجذوم ؛

بعض اور وجوہ ظاہر کروں تاکہ میں مصنفِ رسالہ کا شریک ہو جاؤں اُس اچھے حصّہ میں جو اس نے اپنے لیے واجب کرلیا اور اُس اجر اور عمدہ ثواب میں جو اللہ عزّوجل کے پاس ذخیرہ ہے۔ تو میں کہتا ہوں وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال ذکر کیے کہ مثیلِ مسیح ہونے اور اپنی طرف وحی آنے اور نبی ہونے اور بہتیرے انبیاء سے اپنے افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کے سوا اور باطل باتیں جنھیں سنتے ہی کان پھینکدیں اور راستی والی طبیعتیں اُن سے نفرت کریں، تو وہ ان باتوں میں مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور بلاشبہہ دجالوں میں کا ایک ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا علم قبول کرے نہ عمل نہ کوئی قول نہ فرض نہ نفل۔ اس لیے کہ وہ دینِ اسلام سے نکل گیا جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے۔ اور اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی روشن آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ تو واجب ہے ہر مسلمان کہ جو اللہ اور اُس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت اور ثواب کا امیدوار ہو کہ اُس سے اور اُس کے گروہ سے پرہیز کرے اور اُس سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے

لان قربه داء سارٍ وبلاء جارٍ و شُوم ؛ وكل من رضي بشيءٍ من مقالاته الباطلة او استحسنه او اتَّبَعه عليها فهو كافر في ضلال مبين، اولٰئك حزب الشيطٰن الا ان حزب الشيطٰن هم الخٰسرون ؛ لانه قد علم بالضرورة من الدين ؛ ووقع الاجماع من اول الامة الى أخرها بين المسلمين ؛ على ان نبينا محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم خاتم النبيين واٰخرهم لا يجوز في زمانه ولا بعده نبوة جديدة لاحد من البشر ؛ وان من ادعىٰ ذٰلك فقد كفر ؛ واَمّا الفرقة المسماة بالاميرية والفرقة المسماة بالنذيرية والفرقة المسماة بالقاسمية وقولهم لو فُرِض في زمنه صلى الله تعالى عليه وسلم بل لو حَدَث بعده نبي جديد لم يُخِلّ ذٰلك بخاتميته الخ فهو قول صريح في تجويز نبوة جديدة لاحد بعده و

اِس واسطے کہ اُس کے پاس پھٹکنا سرایت کرجانے والا مرض اور چلتی ہوئی بلا دنحوست ہے اور جو کوئی اُس کی باطل باتوں میں سے کسی بات پر راضی ہو یا اُسے اچھا جانے یا اُس میں اُس کی پیروی کرے تو وہ بھی کافر کھلی گمراہی میں ہے۔ یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ اس لیے کہ دین سے بالضرورۃ متیقن ہے اور تمام اُمّتِ اسلام کا اوّل سے آخر تک اجماع ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب انبیاء کے خاتم اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں نہ اُن کے زمانہ میں کسی شخص کے لیے نئی نبوت ممکن نہ اُن کے بعد۔ اور جو اس کا ادّعا کرے وہ بے شبہہ کافر ہے۔ اور رہے امیر احمد اور نذیر حسین اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور اُن کا کہنا کہ "اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے بلکہ اگر حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو اُس سے خاتمیتِ محمدیہ میں کوئی فرق نہ آئے گا" الخ تو اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوتِ جدیدہ ملنی جائز مان رہے ہیں اور

لا شك ان من جوز ذٰلك فهو كافر باجماع علماء المسلمين ؛ وهم عند الله من الخٰسرين وعليهم وعلى من رضي بمقالتهم تلك ان لم يتوبوا غضبُ الله ولعنته الى يوم الدين، واَمّا الفرقة الوهابية الكذابية اتباع رشيد احمد الكنكوهي القائل بعدم تكفير من يقول بوقوع الكذب من الله بالفعل تعالى الله عمّا يقولون علوا كبيرا فلا شك ايضاً ان من يقول بوقوع الكذب من الله تعالى كافر معلوم كفره من الدين بالضرورة ومن لا يُكفِّره فهو شريكه في الكفر لان القول بوقوع الكذب من الله تعالى يؤدى الى ابطال جميع الشرائع المُنزّلة على نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى مَنْ قبله من الانبياء والمرسلين لان القول بذٰلك مستلزم لعدم الوُثوق بشيءٍ من الاخبار التي اشتملت عليها كتب الله المنزّلة فلا يتصور مع ذٰلك ايمان وتصديق جازم بشيءٍ منها مع ان شرط الايمان وصحته التصديقُ الجازم

کچھ شک نہیں کہ جو اسے جائز مانے وہ باجماعِ علمائے اُمّت کافر ہے اور اللہ کے نزدیک زیاں کار۔ اور ان لوگوں پر اور جو ان کی اس بات پر راضی ہو اُس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے قیامت تک، اگر تائب نہ ہوں۔ اور وہ جو طائفہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے جس کا قول ہے کہ "اللہ تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل ماننے والے کو کافر نہ کہنا چاہیے"۔ اللہ نہایت بلند ہے اُن کی باتوں سے۔ تو کوئی شبہہ نہیں کہ جو باری تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل مانے کافر ہے اور اُس کا کفر دین کی اُن بدیہی باتوں سے ہے جو خاص وعام کسی پر مخفی نہیں اور جو اُسے کافر نہ کہے وہ کفر میں اُس کا شریک ہے کہ اللہ عزّ وجلّ سے وقوعِ کذب ماننا اُن سب شریعتوں کے ابطال کا باعث ہوگا جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن سے اگلے انبیاء ومرسلین پر اتاری گئیں کہ اس سے لازم آئے گا کہ دین کی کسی خبر پر اعتبار نہ کیا جائے جن پر اللہ کی اتاری ہوئی کتابیں مشتمل ہیں اور اس حالت میں نہ ایمان معقول نہ اِن میں کسی کی یقینی تصدیق متصور حالانکہ ایمان اور صحتِ ایمان کی شرط یہی ہے کہ پورے یقین کے

بجميع ذلك قال الله تعالى قُولُوٓا اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ
اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ
مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ
مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ
اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ
اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا
هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ
اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
ولان الرسل كلهم
اجمعين قد اتفقوا على
صدقه سبحانه وتعالى
فى جميع كلامه
فحينئذ يكون القول
بوقوع الكذب من الله
تعالى تكذيبا لجميع الرسل
ولاشك فى كفر من
يكذبهم ولا يلزم فى ذلك دور
بين تصديق الرسل لله

ساتھ اُن سب خبروں کی تصدیق کی جائے۔
اللہ عزوجل اپنے بندوں سے فرماتا ہے یوں
کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہماری
طرف اتارا گیا اور جو اُتارا گیا ابراہیم واسمٰعیل و
اسحٰق ویعقوب اور بنی اسرائیل کی شاخوں کی طرف
اور اُس پر جو کچھ عطا کیے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور
جو کچھ اور نبی اپنے رب کے پاس سے دیے گئے
ہم اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور
ہم اُس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں تو یہ
یہود ونصاریٰ وغیرہم تمہارے مخالفین اگر اسی
طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے جب تو
راہ پاگئے اور اگر مُنہ پھیریں تو وہ بڑے جھگڑالو ہیں
تو اے نبی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اُن کے
شر سے کفایت کرے گا۔ اور وہی ہے سُننے
اور جاننے والا۔ اور اس لیے کہ تمام انبیائے کرام
علیہم الصلاۃ والسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ
اپنے جمیع کلام میں سچا ہے تو حق سبحٰنہٗ وتعالیٰ سے
وقوعِ کذب ماننا اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کی
تکذیب ہوگا اور انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے
جھٹلانے والے کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اور
اس میں اس بنا پر کہ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی

۵۸ پ۱ ع۱۶-

تعالى وتصديق الله للرسل
بالمعجزات لان التصديق بالمعجزات
تصديق بالفعل وتصديق الرسل لله
تعالى تصديق بالقول فانفكت الجهتان
كما وضحه صاحب المواقف واما
استناد هذه الفرقة الضالة فى
تجويز الكذب على الله سبحٰنه
وتعالى عما يقولون علوا
كبيرا الى تجويز بعض
الائمة الخُلفَ فى
وعيد الله للعصاة فهو
استناد باطل لان كل
اٰية ونص شرعى مشتمل
على وعيد لبعض العصاة
اذا كان ذلك الوعيد فى
تلك الاٰية او النص مطلقا
فهو مقيد بمشية الله تعالى
بلا ريب لقوله تعالى اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ اما بالنظر
الى كلامه النفسى الازلى فلانه

تصدیق کی اور اللہ عزوجل نے معجزات عطا فرما کر
اُن کی تصدیق فرمائی، کسی شئی کا اپنے نفس پر
موقوف ہونا لازم نہ آئے گا اس لیے کہ اللہ عزوجل
نے جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی تصدیق
معجزات سے فرمائی وہ ایک فعل کے ساتھ تصدیق ہے
(کہ اظہارِ معجزہ فعلِ الٰہی ہے) اور رسولوں کا اللہ
عزوجل کی تصدیق کرنا قول سے ہے تو جہتیں
جُدا ہوگئیں جیسا کہ صاحب مواقف نے اس کی
توضیح کی۔ اور وہ جو اس گمراہ فرقے نے
مسئلہ امکانِ کذب میں جس سے اللہ پاک و
برتر اور بہت بلند ہے، اِس کی سند لی ہے کہ
بعض ائمہ جائز رکھتے ہیں کہ گنہگار کو بخش دے
اور عذاب نہ کرے، اُن کی یہ سند باطل ہے
اس لیے کہ ہر آیت یا نص شرعی کہ بعض گنہگاروں کے
لیے کسی وعید پر مشتمل ہو اگر وہ وعید اُس آیت
یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلا شبہہ
وہ حقیقۃً مشیتِ الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ
اللہ عزوجل خود فرماتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کفر کو
نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے
چاہے گا بخش دے گا۔ اگر اللہ عزوجل کے
کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھو تو وہاں تو اِس

۵۹ پ۳ ع۴، پ۵ ع۱۵-

صفة واحدة فالقيد والمقيد فيها مجتمعان
ازلا وابدا لا يفترقان واما بالنظر للوحی
المنزل فالاطلاق والقيد يفترقان بحسب
تعدد الأيات وافتراقها وكل مطلق فيها
محمول على المقيد منها كما هي القاعدة الاصولية
فكيف يتصور مع هذا الزوم القول بالكذب
على الله جلّ شانه عند من يقول بجواز
خُلف الوعيد والله المستعان على ما يصفون
واما قول رشيد احمد الكنكوهي المذكور
فی کتابه الذی سماه بالبراهين القاطعة
ان هذه السعة فی العلم ثبتت
للشيطان وملك الموت بالنص وای نص
قطعی فی سعة علم رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم حتى ترد به النصوص
جميعا ويثبت شرك الخ فهو كفر
من وجهين الوجه الاول انه
صريح فی ان ابليس واسع
العلم دونه صلى الله
تعالى عليه وسلم
وهذا استخفاف صريح
به صلى الله تعالى عليه

مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے کہ وہ ایک
صفت بسیط ہے تو اُس میں قید و مقید
ازل تا ابد ہمیشہ مجتمع ہیں جن میں کبھی جدائی نہیں
اور اگر اُس اُتاری ہوئی وحی کی طرف نظر کرو تو
اُس میں از آنجا کہ آیات متعدد و جُدا جُدا ہیں
قید و اطلاق الگ الگ ہوں گے مگر اُن میں جو
مطلق ہے مقید پر محمول ہے جیسا کہ اصول کا
قاعدہ ہے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے
کس طرح متصور ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے
کذب کا قول، خلفِ وعید جائز ماننے والوں پر
لازم آئے۔ اور اللہ عزوجل سے مدد مطلوب ہے
اِن لوگوں کی باتوں پر۔ اور وہ جو رشید احمد
گنگوہی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے
کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے
کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک
ثابت کرتا ہے۔ تو رشید احمد مذکور کا یہ کہنا
دو وجہ سے کفر ہے، ایک یہ کہ اس میں اس کی
تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ اور یہ صاف صاف
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان

وسلم والوجه الثانی انه جعل اثبات
سعة العلم لرسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم شركا وقد نص ائمة
المذاهب الاربعة على ان من استخف
برسول الله كافر وان من جعل ما هو
من الايمان شركا وكفرا كافر واما
قول اشرفعلى التانوی ان صح الحكم
على ذات النبی المقدسة بعلم
المغيبات كما يقول به زيد
فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا
ابعض الغيوب ام كلها فان اراد
البعض فای خصوصية فيه لحضرة
الرسالة فان مثل هذا العلم حاصل
لزيد وعمرو بل لكل صبی ومجنون
بل لجميع الحيوانات والبهائم الخ
فحكمه ايضا انه كفر صريح بالاجماع
لانه اشد استخفافا برسول الله صلى
الله تعالى عليه وسلم من مقالة رشيد احمد
السابقة فيكون كفرا بطريق الاولى وموجبا
لغضب الله ولعنته الى يوم الدين
فهم جديرون بقوله تعالى قل

گھٹانا ہے۔ دوسرے یہ کہ اُس نے حضور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی
وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا۔ اور چاروں مذہب
کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس
گھٹانے والا کافر ہے اور یہ کہ جو کوئی ایمان کی
کسی بات کو شرک و کفر ٹھہرائے وہ کافر ہے۔
اور وہ جو اشرفعلی تھانوی نے کہا کہ آپ کی
ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ
زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس
غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض
علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا
تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ
ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے
حاصل ہے تو اُس کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ
کھلا ہوا کفر ہے بالاتفاق۔ اس لیے کہ
اس میں رشید احمد کے اُس قول سے بھی زیادہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان ہے
تو بدرجۂ اولیٰ کفر ہوگا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ
کے غضب اور لعنت کا موجب۔ تو یہ لوگ
اس آیۂ کریمہ کے سزاوار ہیں کہ اے نبی!

أبالله وآياته ورسوله كنتم
تستهزءون ۵ لا تعتذروا قد
كفرتم بعد ايمانكم ؕ هذا احكم
هؤلاء الفرق والاشخاص ان ثبتت عنهم
هذه المقالات الشنيعة
فنسأل الله الحنان المنان ، ان يثبتنا
على الايمان ، والتمسك بسنة
سيد ولد عدنان ، وان يحفظنا
من نزغات الشيطان ، ووساوس
النفوس واوهامها الباطلة مدى
الزمان ، وان يجعل ماوينا
فى فسيح الجنان ، وصلى الله تعالى
وسلم وبارك على سيدنا محمد سيد
الانس والجان ، والحمد لله رب
العلمين ، امر بكتابته المحتاج الى
عفو ربه المنجى ، السيد احمد بن
السيد اسمعيل الحسينى البرزنجى ،
مفتى السادة الشافعية ، بمدينة
خير البرية ، عليه افضل
الصلاة
والتحية ،

(مہر) السید احمد البرزنجی

ان سے فرما دے کیا اللہ اور اُس کی
آیتوں اور اُس کے رسول کے ساتھ
ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم
کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد۔ یہ حکم ہے
اِن فرقوں اور اِن شخصوں کا اگر اُن سے یہ
شنیع باتیں ثابت ہوں تو اللہ بڑے رحم والے
بڑے احسان والے سے ہم سوال کرتے ہیں کہ
ہمیں ایمان پر قائم رکھے اور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کا دامن ہمارے
ہاتھ سے کبھی نہ چھڑائے اور شیطان کے
جھٹکوں اور نفس کے وسوسوں اور اُس کے
باطل وہموں سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھے اور
ہمارا ٹھکانا وسیع جنت میں کرے۔ اور
اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سرور انس وجان پر درود بھیجے۔ اور سب
خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔
اس کے لکھنے کا حکم دیا اُس نے جو اپنے
رب نجات دہندہ کے عفو کا محتاج ہے
سید احمد ابن سید اسمعیل حسینی برزنجی جو
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
مدینہ شریف میں شافعیہ کا مفتی ہے

(مہر) السید احمد البرزنجی

عہ پ ۱۰ ع ۱۴ التوبة۔

۳۲

صورة مارقمه الفاضل الشهير ، من
هو فى بلاد الفهم كامير ، وسلطان العلم
مثل وزير ، مولانا الشيخ محمد العزيز
الوزير ، المالكى المغربى الاندلسى ، المدنى
التونسى ، حفظه الله تعالى عن كل مايسئ ،

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المنعوت بصفات
الكمال ، الواجب تقديسه
وتنزيهه عما لا يليق فى
الاعتقاد والمقال ، والصلاة
والسلام على نبيه ومصطفاه ،
وحبيبه وخيرته من خلقه
ومجتباه ، المبرء من كل ما
يشين ، المستوجب من
تنقصه كل هوان ثم عذاب
مهين ، وعلى آله و
صحبه هداة الانام ،
الناقلين من دينه
القويم ما تندفع به النزغات
وترهات الاوهام ، وكل ذلك

تقریظ فاضلِ نامور جو کشور فہم میں مثل
حاکم ہیں اور سلطانِ علم کے لیے بجائے
وزیر مولانا حضرت محمد عزیز وزیر مالکی
مغربی اندلسی مدنی تونسی۔ اللہ تعالیٰ
انہیں ہر بدی سے محفوظ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اُس خدا کو جو صفات کمال کے ساتھ
موصوف ہے۔ دل کے اعتقاد اور زبان کے
قول میں ہر ناسزا بات سے اُس کی شان کو
منزہ جاننا اور پاکی بولنا فرض ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
درود بھیجے اپنے نبی اور اپنے چُنے ہوئے اور
اپنے پیارے اور تمام مخلوق میں سے اپنے
پسندیدہ اور اپنے برگزیدہ پر جو ہر عیب سے
منزہ ہیں۔ جو اُن کی تنقیصِ شان کرے دنیا میں
ہر خواری اور آخرت میں ذلت دینے والے
عذاب کا مستحق ہے۔ اور اُن کے آل و
اصحاب رہنمایانِ خلق پر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے دینِ صحیح سے اُن باتوں کی روایت
کرنے والے ہیں جن سے شیطانی جھگڑے اور
وہموں کی بناوٹیں دفع ہوجائیں۔ یہ سب

عہ الاندلسی بفتح الهمزة وبضم الدال واللام ۔ تونس ۔ بالضم وكسر النون : قاعدة بلاد افريقية ق ۱۲

من معجزاته على ممر الدهور
والاعوام ؛ اما بعد فقد
طالعت ماحرر فى هاته
الرسالة السنية ؛ من فضائح
هاته الفرق وضلالاتهم الابليسية ؛
وقضيت من ذلك العجب ؛ كيف
زخرف لهم الشيطان ما اراد
وبلغ منهم الارب ؛ واختلق
لهم انواعا من الكفر فهم فيها
يعمهون ؛ وتفننوا فى سلوكها
فهم من كل حدب ينسلون ؛ حتى
اعتدوا على جانب الرب الكريم
وسلكوا مسلكا خبيثا ؛ ومن
اصدق من الله حديثا ؛ وتجرؤا
على خاتم رسله المنتخب من صميم
الصميم ؛ المنزل عليه وَاِنَّكَ
لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ؛ وما سطر
بعدها من الفتاوى والاجوبة
المرضية المجتنة لتلك
الاباطيل من اصلها ؛ الطاعنة
بسنان الحق وصارم الفصل

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزوں
سے ہیں کہ زمانوں اور برسوں کے گزرنے تک
رہیں گے۔ حمد وصلاۃ کے بعد جو کچھ اس رسالۂ
پُرنور میں اُن فرقوں کی رسوائیاں اور اُن کی
شیطانی گمراہیاں لکھی ہیں میں نے دیکھیں۔
مجھے اس سے سخت ہی اچنبا ہوا کہ شیطان نے
اپنی خواہشوں کو اُن کے سامنے کیسا کچھ آراستہ
کیا اور اُن میں اپنی مراد کو پہنچ گیا اور طرح طرح
کے کفر اُن کے لیے گڑھے تو وہ اُن میں اندھے
ہو رہے ہیں اور وہ اُن کفروں کی راہ میں قسم قسم کے
ہو گئے تو وہ ہر اونچی طرف سے ڈھال کی طرف
ڈھلک رہے ہیں یہاں تک کہ خود ربِّ کریم کی
بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ
چلے۔ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔
اور اُن پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم اور
خالص در خالص سے چُنے ہوئے ہیں جن پر
یہ خطاب اترا کہ بیشک تم عظیم خُلق پر ہو۔ نیز میں نے
وہ فتاوی اور پسندیدہ جواب دیکھے جو اُس
رسالہ کے اخیر میں لکھے گئے جنہوں نے اُن
باطل اقوال کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینک دیا اور
حق کے بھالے اور ٹھیک فیصلے کے نیزے

فى اعناقها ونحرها ؛ فذهبت هباء
منثورا لايذكر ؛ وانى لظلام الديجور
بقاء مع الصبح المنير الابهر ؛ سيما
ما نقحه وهذبه صاحب الراية
العلمية ؛ حامل لواء مذهب
ابن ادريس بالديار الطيبة الزكية ؛
مفتى الانام ؛ قدوة العلماء الاعلام ؛
الآتى من البراعة والبلاغة فى
كل منزع لطيف ؛ شيخنا واستاذنا
سيدى احمد البرزنجى الشريف ؛
جزى الله جميعهم خير الجزاء ؛ ومنحهم
برّه الجزيل الاوفى ؛ فلم يبق لمثلى
مقال ؛ وانى لا اذكر مع الرجال ؛
وهل يذكر مع الصقر الفراش ؛ او
يقاس مرأى الفرس بنظر الخفاش ؛
لكن خشيت من عدم الاجابة لهذا الشان ؛
وان كنت بعيد الشأو عن فرسان هذا
الميدان ؛ ورجوت ان تنالنى مع هؤلاء الفحول
بهم صُبابة ؛ وافوز بالقدح المعلى فى زمرة
تلك العصابة ؛ وانتظم فى سلك من انتضى
سيفه نصرة للدين ؛ والله يهدى

سنه القدح المعلی : الطغة الاوفی ۱۳۲۰ھ

اُن باطل باتوں کی گردنوں اور سینوں پر مارے کہ
وہ تباہ و برباد گئیں جن کا نام نشان نہ رہا۔ اور
اندھیری رات کی تاریکی صبح روشن درخشندہ کے
سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے خصوصاً وہ تحریر جسے
مہذب و منقح کیا علم کے نشان بردار پاکیزہ
سُتھرے شہروں میں مذہب امام شافعی کے
علم بردار مفتی جہاں پیشوائے علمائے مشاہیر نے
جو متحیر کر دینے والے کمال اور رسائی کلام میں
ہر پاکیزہ مقصد کو پہنچے ہمارے شیخ اور استاذ
سید احمد برزنجی شریف۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو
سب سے بہتر جزا عطا فرمائے اور انہیں اپنا
احسانِ کثیر نہایت کامل بخشے۔ تو اب مجھ جیسے
کے لیے کیا کہنے کے لیے رہ گیا ہے کہ مردانِ میدان میں
میرا شمار نہیں اور کیا باز کے ساتھ پتنگا ذکر کیا جائے گا
یا گھوڑے کی صورت چمگادڑ کی نظر سے قیاس کی جائے گی۔
مگر مجھے اس معاملہ میں جواب نہ دینے سے خوف آیا
اگرچہ میں اس میدان کے سواروں کی تیز گامی سے
دور ہوں اور میں نے امید کی کہ ان مردانِ میدان کے
ساتھ مجھے بھی بچا ہوا پانی پہنچے اور اس جماعت کے گروہ میں
سبقت کا بڑا حصہ پاؤں اور اُن لوگوں کی لڑی میں گندھوں
جنھوں نے دین کی مدد کو اپنی تلوار کھینچی۔ اور اللہ حق کی راہ

للحق وبه استعين ؛ فاقول مُقتفيا سبيل
شيخنا المذكور ؛ ضاعف الله للجميع
الاجور ؛ فيما نقحه من التحرير و
التاصيل ؛ وهذّبه من التفريع و
التفصيل ؛ اِن انطباق الكليات على
الجزئيات وادخال هٰؤلاء الفرق
تحت قواعد الشريعة المطهرة وتنزيلَ
الاحكام بمقتضاها قد حرّره سادتنا
بالاجوبة المذكورة بما لامزيد عليه
ولا ارتياب ولا شك فيه وانما
القصد جَلْبُ بعض نصوص توجب
الاعتضاد ؛ وتُحكِمُ اَساس البُنيان
والله ولى الارشاد ؛ قال عياض.
من ادعى الوحى اليه او النبوة وما
اشبه ذلك فهو كافر[1] حلال الدم قال
ابن القاسم فيمن تنبّأ و

دکھاتا ہے اور میں اسی سے مدد چاہتا ہوں تو اپنے
استاذ مذکور کی پیروی راہ کرتا ہوا کہتا ہوں اللہ تعالےٰ
اُن سب کے اجر دوچند کرے اُس تنقیح میں جو انھوں نے
تلخیص مطالب و تقریر اصول میں کی اور نتائج اور
مفصّل بیان کرنے کو آراستگی دی یہ کہ کلیات کا
جزئیات پر منطبق کرنا اور ان فرقوں کا قواعد شرعیہ کے
نیچے لانا اور احکام کا اُن کے محلِ اقتضا پر نازل کرنا
یہ سب کام تو ہمارے سرداروں نے ان جوابوں
میں کر دکھائے ایسے کہ نہ اُن پر افزونی کی جگہ ہے
نہ اُس میں شک وشبہہ کو راہ ہے اور میرا مقصد
صرف اتنا ہے کہ بعض نصوص لے آؤں جن سے
تائید ہو اور عمارت کی نیو مضبوط کر دیں۔ اور اللہ
ہدایت کا مالک ہے۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا
جو اپنی طرف وحی آنے یا نبوت یا اس کے مثل
کسی بات کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اُس کا خون[1]
حلال۔ امام ابن القاسم نے فرمایا۔ جو نبی بنے اور

ع جَلّی وجَلَا (ض ن) ـ ف جَلّا وجَلَا (ن) الشیٔ : نقلہ من موضع الی آخر ۱۲ ع

[1] قد تقدم مرارا ان الائمة ذكروا هذه الاحكام لسلطان الاسلام ايد الله نصره فان قتل احد او اجراء الحد عليه انما هو له واليه وعلى العلماء اظهار مكائدهم وابطال عقائدهم ورد مفاسدهم وعلى العوام الفرار منهم و الاحتراز عن مخالطتهم وسماع مغالطتهم والله الموفق اه مصححه ترجمہ بارہا گزر چکا کہ ائمہ نے یہ احکام سلطانِ اسلام کے لیے ذکر فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت دے اس لیے کہ کسی کو قتل کرنا یا اس پر حد جاری کرنا خاص بادشاہ ہی کے لیے ہے اور اسی کو اس کا اختیار ہے۔ علماء پر یہ لازم ہے کہ اُن کے مکر کھولیں ان کے عقائد کا رد کریں ان کے فسادوں کو دور فرمائیں اور عوام پر یہ لازم ہے کہ ان سے بھاگیں ان سے میل جول نہ کریں ان کی دھوکے والی باتیں نہ سنیں اور اللہ توفیق دینے والا ہے ۱۲ مصحح

زعم انه يوحى اليه انه
كالمرتد دعا الى ذلك سرا او
جهرا واستظهر ابن رشيد
دارتضاه ابو المودة خليل
فى توضيحه انه يُقتل دون
استتابة حيث اسرّ لاما
اذا جهر وقال فى المختصر
عطفا على ما يوجب الردة
او اعلن بتكذيبه او تنبأ
الا ان يُسرّ على الاظهر
وحكم من سب عياذا بالله
الجناب النبوى الرفيع
او عابه او الحَق به نقصا
فى نفسه او نسبه او دينه
او شَبَّهَهُ على طريق
السب والازراء عليه
والتصغير لشانه
والعيب له فهو
ساب له حكمه
القتل قال ابوبكر بن المُنذِر
اجمع عوام اهل العلم على ان

کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد کی طرح ہے
خواہ اپنی طرف لوگوں کو پوشیدہ دعوت کرے یا
علانیہ۔ اور ابن رشید نے اسے ظاہر بتایا۔
اور ابو المودہ خلیل نے کتاب التوضیح میں اسے
پسند کیا کہ سلطانِ اسلام ایسے شخص کو بے توبہ
لیے قتل کردے جب کہ یہ دعویٰ پوشیدہ
کرتا ہو نہ جب کہ اعلان کرے اور مختصر میں اُن
چیزوں کے بیان میں جو آدمی کو مرتد کر دیتی ہیں
اسے بھی گنا کہ علانیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
تکذیب کرے یا نبی بنے مگر اُس حالت میں کہ
اعلان نہ کرتا ہو اُس قول پر جو زیادہ ظاہر ہے۔
اور جو شخص معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
بارگاہِ رفیع میں بدگوئی کرے یا عیب لگائے
یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف
کسی نقص کی نسبت کرے حضور کی ذات خواہ
نسب خواہ دین میں یا حضور کو بُرا کہنے اور
تنقیص شان کرنے اور شانِ اقدس کو چھوٹا
بتانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے
تو وہ بھی حضور کو گالی دینے والا ہے اِن سب کا
حکم یہ ہے کہ سلطانِ اسلام اُنھیں قتل کرے۔
ابوبکر بن المنذر نے کہا کہ عام علماء کا اجماع ہے کہ

حکمَ السابِ لمن ذکر یقتل وممن
قال بذلك مالك والليث
واحمد واسحٰق وهو مذهب
الشافعی وقال محمد بن سُحْنُون
اجمع العلماء ان الشاتم
المتنقص لمن ذكر كافر
والوعيد جارٍ عليه بعذاب
الله وحكمه عند الامة
القتل ومن شك فى كفره
وعذابه كفر والنصوص
عن مالك من رواية
ابن القاسم وابى مصعب
وابن ابى اويس ومطرف
وغيرهم مشحونة بها
امهاتُ كتب المذهب ككتاب
ابن سحنون والمبسوط والعتبية
وكتاب محمد بن الموّاز وغيرها
بان حكم من شتم او عاب او
تنقص القتل مسلما كان او كافرا
ولا يستتاب ونص عياض ان مما
يلحق فى الحكم بمن ذكر ان

جو کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیصِ شان کرے اُسے
سزائے موت دی جائے گی اور امام مالک اور
لیث اور احمد اور اسحٰق اسی قول کے قائلوں سے
ہیں۔ اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور
امام محمد بن سحنون نے فرمایا کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو
برا کہے یا اُن کی شان گھٹائے وہ کافر ہے
اور اُس پر عذابِ الٰہی کی وعید نافذ ہے اور
تمام امت کے نزدیک اس کا حکم سزائے موت ہے
اور جو اس کے کافر اور معذب ہونے
میں شک کرے خود کافر ہے۔ اور
امام مالک کے نصوص جو اُن سے ابن القاسم
اور ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور مطرف
وغیرہم نے روایت کیے اُن سے عمدہ ترین
کتبِ مذہب مثل کتابِ ابن سحنون اور
مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہا
بھری ہوئی ہیں کہ جو برا کہے یا عیب لگائے
یا حضور کی تنقیصِ شان کرے اُس کا حکم
یہی ہے کہ سلطانِ اسلام اُسے قتل کردے گا
اور اُس سے توبہ نہ لے گا چاہے مسلمان ہو یا کافر۔
امام قاضی عیاض نے نص فرمایا کہ انہیں مذکورین
کے حکم میں یہ بھی داخل ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ

لہ آئندہ صفحہ پر

ینتفی ما یجب له مما هو فی
حقه نقیصة مثل ان
یغض من مرتبته او
شرف نسبه او وفور
علمه او زهده فحکم هذا
الوجه کالاول القتل دون
تلعثم ثم قال اعلم ان
مشهور مذهب مالك
فى الساب وقول السلف
وجمهور العلماء قتله حدا
لا کفرا ان اظهر التوبة
ولهذا لا تقبل توبته
ولا تنفعه استقالته
وفیئته کانت توبته قبل
القدرة عليه او بعدها
قال القابسی یقتل
بالسب ان اظهر التوبة
لانه حد ومثله
لابن ابی زید
وقال ابن سُحنون لا تزیل توبته

علیہ وسلم کے لیے جو بات لازم ہے اُس کا
انکار کرے جس میں اُن کا نقصِ شان ہو جیسے
اُن کے مرتبہ یا شرفِ نسب یا وفورِ علم یا زہد
میں سے کچھ گھٹائے تو اُس کا حکم بھی پہلی
باتوں کی مثل ہے کہ سلطان اسلام ایسے کو
فوراً بلا توقف قتل کرے پھر فرمایا معلوم رہے کہ
امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مذہب
تنقیص شانِ اقدس کرنے والے کے بارے
میں اور وہی قول سلف اور جمہور علما کا ہے
یہ ہے کہ اگر وہ توبہ ظاہر کرے اُس حال میں بھی
اُس کا قتل کیا جانا بربنائے سزا ہے نہ بربنائے
کفر (کہ کفر تو توبہ سے زائل ہو گیا مگر جو جرم حق العباد سے
متعلق ہے اُس کی سزا توبہ سے بھی زائل نہیں ہوتی)
ولہذا اُس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور اُس کا
معافی مانگنا اور رجوع کرنا اُسے نفع نہ دے گا۔
خواہ اُس پر قابو پانے کے بعد اُس نے توبہ کی
یا قبل اس کے۔ قابسی نے کہا کہ تنقیصِ شان
کرنے پر قتل کیا جائے گا اگرچہ توبہ ظاہر کرے
اس لیے کہ یہ تو سزا ہے۔ اور ایسا ہی امام ابن ابی زید نے
کہا۔ امام ابن سحنون نے کہا اُس کی توبہ اُس سے قتل کو دفع

لہ هذا كله لسلطان الاسلام ايد الله نصره كما تقدم مرارا ١٢ منه ترجمہ یہ سب سلطانِ اسلام کے لیے ہے
اللہ تعالیٰ اس کی مدد قوی کرے جیسا کہ بارہا گزرا ١٢ منہ

عنه القتل وأما ما بينه
بين الله فتوبته تنفعه
وعلله عياض بانه حق
للنبي صلى الله تعالى عليه
وسلم ولامته بسببه
لا تسقطه التوبة كسائر
حقوق الآدميين وجمع ذلك
العلامة خليل في قوله
وان سب نبيا او ملكا او
عرض او لعن او عاب
او قذف او استخف
بحقه اوالحق به نقصا او
غض من مرتبته او وفور
علمه او زهده او
اضاف له ما لا يجوز
عليه او نسب اليه
ما لا يليق بمنصبه
على طريق الذم
قتل ولم يستتب
حدا قال شراحه
ان تاب او انكر والا

نہ کرے گی۔ یہ حکام کے یہاں ہے۔ ہاں وہ
معاملہ جو خاص اُس کے اور اللہ کے درمیان ہے
اُس میں اُس کی توبہ نافع ہے۔ اور امام عیاض نے
اُس کی دلیل یہ بیان فرمائی کہ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا حق ہے اور اُن کے ذریعہ سے اُن کی
امت کا، تو توبہ اُسے ساقط نہ کرے گی جیسے
بندوں کے اور حقوق۔ اور علامہ خلیل نے
اِن سب کو اپنے اس قول میں جمع کیا کہ اگر
کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے یا پہلو بچا کر اُس پر
طنز کرے یا لعنت کا لفظ منہ سے نکالے یا
عیب لگائے یا زنا کی تہمت رکھے یا اُس کے
حق کو ہلکا سمجھے یا کسی طرح کا نقصان نسبت
کرے یا اُس کے مرتبہ یا وفورِ علم یا زہد میں سے
کچھ گھٹائے یا اُس کی طرف وہ بات نسبت
کرے جو اُس پر روا نہیں یا مذمت کے طور پر
کوئی بات اُس کی طرف نسبت کرے جو اُس کی
شان کے لائق نہیں وہ براہ سزا قتل کیا جائے گا
اور توبہ نہ لی جائے گی۔ شارحین نے کہا حاکم کا
صرف بر بنائے سزا اُسے قتل کرنا اُس حالت
میں ہے کہ وہ توبہ کرے یا حاکم کے سامنے
مُکر جائے کہ میں نے ایسا کہا ہی نہیں ورنہ

قتل كفرا وقال عياض في عداد
ما هو من المقالات كفر ان منها
من جوز على الانبياء الكذب
فيما اتوا به ادعى في ذلك المصلحة
بزعمه ام لا فهو كافر باجماع
وكذلك من ادعى نبوة
احد مع نبينا صلى الله تعالى عليه
وسلم او بعده او ادعى النبوة
لنفسه او جوز اكتسابها
قال خليل او ادعى شركا
مع نبوته عليه الصلاة والسلام
او بعده او جوز اكتسابها
وكذلك من ادعى انه
يوحى اليه وان لم يدع
النبوة قال فهؤلاء كفار
مكذبون للنبي صلى الله تعالى
عليه وسلم لانه اخبر انه
خاتم النبيين وانه ارسل
كافة للناس واجمعت الامة
على ان هذا الكلام على ظاهره
وان مفهومه المراد منه

بر بنائے کُفر قتل کرے گا۔ اور امام قاضی
عیاض نے کلماتِ کُفر کے شمار میں فرمایا کہ وہ
بھی کافر ہے جو اُمورِ شریعت میں انبیاء علیہم
الصّلاۃ والسلام کا کذب جائز مانے چاہے
اپنے زعم میں اُس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے
یا نہیں تو وہ باجماعِ اُمّت کافر ہے۔ ایسے ہی
جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا
حضور کے بعد کسی کو نبوّت ملنے کا ادعا کرے یا
اپنی نبوّت کا دعویٰ کرے یا کہے نبوّت کسب سے
مل سکتی ہے۔ علّامہ خلیل نے فرمایا جو حضور کی
نبوّت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد
کسی کو نبی جانے یا کہے نبوّت کسی عمل سے
حاصل ہو سکتی ہے اور ایسے ہی جو اپنی طرف
وحی آنے کا دعویٰ کرے وہ بھی کافر ہے اگرچہ
مدعی نبوّت نہ ہو۔ فرمایا کہ یہ سب کے سب
کافر ہیں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب
کرتے ہیں۔ اس لیے کہ حضور نے خبر دی ہے کہ
وہ سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں اور
یہ کہ وہ تمام جہان کے لیے بھیجے گئے۔ اور تمام
امّت نے اجماع کیا کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے
اور اس سے جو سمجھا جاتا ہے وہی مراد ہے

دون تاویل ولا تخصیص فلا شك
فی کفر هؤلاء الطوائف کلها قطعا
اجماعا وسمعا قال سیدی ابرهیم
اللقانی ؎
وخصّ خیرَ الخلق اَنْ قد تمّما
به الجمیعَ ربُّنا وعمّما
بعثتُه فشرعه لا یُنسخ
بغیره حتی الزمان یُنسخ
وکذلك نقطع بتکفیر کل من قال قولا
یُتوصّل به الی تضلیل الامة وابطال
الشریعة باسرها وکذلك نقطع بتکفیر
مَنْ فضّل احدا علی الانبیآء قال مالك
فی کتاب ابن حبیب وابن
سُحْنُون وقال ابن القاسم وابن
الماجِشُون وابن عبد الحَکَم واَصْبغ
وسُحْنُون فیمن شتم احدا منهم
او انتقصه قُتِلَ[عہ] ولم
یُستتب وقال عیاض

نہ اُس میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔ تو اِن سب
طائفوں کے کفر میں اصلاً شک نہیں یقین کی رُو سے اور
اجماع کی رُو سے اور قرآن و حدیث کی رُو سے۔ ہمارے
سردار ابراہیم لقانی نے فرمایا ؎
یہ فضل خاص سرورِ کونین کو دیا
حق نے کہ اُن کو خاتمِ جملہ رسل کیا
بعثت کو اُن کی عام کیا اُن کی شرع پاک
زائل نہ ہوگی دہر کو جب تک رہے بقا
اِسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُسے کافر کہنے پر جو ایسی بات کہے
جس سے ساری اُمّت کو گمراہ ٹھہرانے یا تمام شریعت کو
باطل کرنے کی طرف راہ پیدا ہو۔ اِسی طرح ہم یقین کرتے ہیں
اُس کے کافر ہونے پر جو تمام جہان میں کسی کو انبیاء علیہم الصّلاۃ
والسّلام سے افضل بتائے۔ امام مالک نے بروایت
ابن حبیب وابن سُحنون اور ابن القاسم وابن الماجِشُون
وابن عبد الحَکَم واَصْبغ وسُحنون نے اُس کے حق میں جو انبیاء
علیہم الصّلاۃ والسّلام میں سے کسی کو بُرا کہے یا اُن کی شان
گھٹائے حکم دیا کہ اُسے سزائے[عہ] موت دی جائے اور
اُس سے توبہ نہ لی جائے۔ اور امام قاضی عیاض نے

[illegible]

عہ ای قتله سلطان الاسلام اید الله نصرہٗ ولم یعرض علیه التوبة وان تاب لم یسمع وامضی حکمه فیه لان قتله حدا والحد لا یسقط بالتوبة والحدود لا یتولاها الا السلطان کما نصوا علیه اھ ترجمہ یعنی سلطانِ اسلام نصرہ اللہ تعالیٰ اُسے قتل کرے اور اس سے توبہ کو نہ کہے اور وہ توبہ کرے تو نہ سنے اور اپنا حکم اس میں جاری کرے اس لیے کہ اس کا قتل تو بطورِ حد ہے اور حد توبہ سے ساقط نہیں ہوتی اور حد جاری کرنے کا اختیار صرف سلطان کو ہے جیسا کہ علماء نے تصریح فرمائی۔ ۱۲

بعد تحریر عقود الانبیآء فی التوحید
والایمان والوحی وعصمتهم فی
ذلك فاما ماعدا ذلك من عقود
قلوبهم فجماعها انها مملوءة علما و
یقینا علی الجملة وانها قد احتوت
علی المعرفة والعلم بامور الدین
والدنیا ما لا شیئ فوقه وقال ایضا
ومن معجزاته صلی الله تعالی
علیه وسلم ما اطّلع علیه من
الغیب وما یکون وذلك بحر
لا یُدرك قعرہ ولا یُنزف
غمرہ من جملة معجزاته
المعلومة علی القطع الواصل
الینا خبرُها علی التواتر وهذا
لاینافی الاٰیات الدالة
علی انه لا یعلم الغیب
الا الله وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ[عہ]
فان المنفی عِلمُهٗ من غیر
واسطة واما اطّلاعه[عہ] علیه
باعلام الله له فامر متحقق

اس مسئلہ کی تنقیح کے بعد کہ انبیاء علیہم الصّلاۃ
والسّلام کے اعتقادات توحید و ایمان و وحی کے
بارے میں ہمیشہ پاک و منزّہ ہوتے ہیں اور وہ
اس باب میں غلط و خطا سے معصوم ہیں یہ فرمایا کہ
اِن امور کے سوا اُن کے باقی عقائد کی مجموعی
حالت یہ ہے کہ وہ ہر بات میں علم و یقین سے
بھرے ہوئے ہیں اور یہ کہ وہ تمام امورِ دین و
دنیا کی معرفت و علم پر ایسے حاوی ہیں جس سے
بڑھ کر متصوّر نہیں نیز فرمایا نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلّم کے معجزات سے ہے حضور کا جاننا غیب کو
اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کو، اور یہ وہ سمندر ہے
جس کا گہراؤ معلوم نہیں ہو سکتا نہ اُس کا عظیم
پانی کھینچا جا سکے۔ اور یہ حضور کا غیب کو جاننا
حضور کے اُن معجزات سے ہے جو بالیقین
معلوم ہیں اور جن کی خبر بالتواتر ہم کو پہنچی ہے
اور یہ کچھ اُن آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں
کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر میں
غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔ کہ اِن
آیات میں نفی اِس کی ہے کہ حضور کا بغیر بتائے
غیب کو جاننا۔ رہا خدا کے بتائے سے حضور کا
غیب کو جاننا تو یہ امر تو یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لہ اطّلع علیہ و اطلع علیہ بمعنی واحد۔ صحاح ۱۲

عہ پ۹ ع۱۳ ۔

فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا ۙ اِلَّا
مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ۔ وقال
العَضُد فی عقائدہ ولا یجوز
علی اللہ الجهل والکذب قال
الدوانی والوجه فی دفع الاستناد
الی جواز الخُلف فی الوعید اَنَّ
اٰیاتِ الوعید مشروطة بشروط
معلومة من الاٰیات الاُخر
والاحادیث منها الاصرار
وعدم التوبة وعدم العفو
فیکون فی قوة الشرطیة
فکأنّه قیل العاصی اذا
اصرّ ولم یتُب ولم یُعْفَ عنه
بالشفاعة وغیرها یکون
مُعاقَبا فعدمُ عقابه
لعدم تحقق واحد من
تلك الشرائط لا یستلزم
کذبا او یقال المراد انشاء
الوعید والتهدید لاحقیقة
الاخبار فلا کذب ونَقَل
عِیاض عن ابن حبیب واَصبَغ

کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا
اپنے پسندیدہ رسولوں کے ۔ قاضی عضد الدین نے
کتاب عقائد میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا جہل و کذب
ممکن نہیں ۔ علامہ دوانی نے اُس کی شرح میں
کہا کہ خلف وعید جائز ہونے سے جو سند لے
اُس کے دفع کی وجہ یہ ہے کہ وعید کی آیتیں
اُن شرطوں سے مشروط ہیں جو اور آیتوں اور
حدیثوں سے معلوم ہوتی ہیں ۔ ازا نجملہ یہ کہ عاصی
اپنی معصیت پر جما رہے اور توبہ نہ کرے اور
یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے، ان شرطوں کے
ساتھ وعید ہے ۔ تو وعید کے جتنے احکام ہیں
معنًی قضیۂ شرطیہ ہیں ۔ گویا یوں فرمایا گیا کہ عاصی
اگر اصرار کرے اور تائب نہ ہو اور شفاعت
وغیرہ معافی کی وجوہ بھی نہ پائی جائیں اُس
حالت میں اُس پر عذاب ہوگا ۔ تو ان شروطِ
عذاب میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے
کی وجہ سے عذاب نہ ہو تو معاذ اللہ اس سے
کذب لازم نہیں آتا ۔ یا یہ کہا جائے کہ اُن
آیات سے مراد وعید و تخویف کا انشا فرمانا ہے
نہ حقیقۃً خبر دینا ۔ تو کذب کا اصلاً دخل نہیں
امام قاضی عیاض نے ابن حبیب اور اصبغ

بن خلیل اثناء نازلة تتضمن
الوقوعَ والعِیاذ باللہ فی الجناب
الالٰهی مانصه اَیُشْتَمُ ربٌّ
عبدناه ثم لاننتصر له
انا اذًا العبیدُ سُوْءٍ وما نحن
له بعابدین وذکر
الانشریسی فی معیاره حکی
ابن ابی زید ان الرشید
سأل مالکا عن رجل
شتم وذکر النبی صلّی اللہ
تعالی علیه وسلّم
وان فقهاء العراق اَفْتَوْه
بجَلْدہ فغضِب مالك
وقال یا امیر المؤمنین
مابقاء الامة بعد
نبیها من شتم الانبیاء
قُتِل ومن شتم الصحابة
ضُرِب واللہ یمُنّ بحسن الاتباع ؛
ویحفظنا من الزیغ والزلل
وسوء الابتداع ؛ ونرجو من
فضل اللہ ووعدہ ؛ النجاةَ من الوعید

ل رجل سوء بالفتح : ای رجل فعل سوء ق ذا مصباح ۱۷۵ ۔ ۱۲۰

بن خلیل سے ایک واقعہ کے بارے میں
جس میں کسی ناپاک نے تنقیصِ شانِ الٰہی
کی تھی نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا ۔ کیا وہ رب
جس کی ہم عبادت کرتے ہیں گالی دیا جائے
اور ہم انتقام نہ لیں جب تو ہم بہت بُرے
بندے ہیں اور اُس کے پُوجنے والے ہی
نہ ہوئے ۔ انشریسی نے اپنی کتاب معیار میں
ذکر کیا کہ ابن ابی زید نے نقل فرمایا خلیفہ
ہارون رشید نے امام مالک سے اُس شخص کے
بارے میں سوال کیا جس نے بدگوئی کی اور
اُس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا نامِ پاک لیا،
اور یہ کہ فقیہانِ عراق نے اُسے کوڑے مارنے کا
فتویٰ دیا ہے ۔ امام مالک یہ سُن کر غضبناک
ہوئے اور فرمایا امیر المؤمنین جب نبی کی
تنقیصِ شان کی جائے تو پھر امّت کی زندگی کیسی ۔
جو انبیاء کو بُرا کہے وہ قتل کیا جائے اور جو صحابہ کو
بُرا کہے اُس کے لیے کوڑے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ
اچھی پیروی دے کر احسان فرمائے ۔ اور ہمیں
کجی اور لغزش اور بُری بدعتوں سے بچائے ۔ اور
اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم اُمید
کرتے ہیں کہ جو وعیدیں اُس نے اپنے عدل سے

بعدله ؛ بجاه المشفع یوم
العرض والقیام ؛ خاتم الانبیاء
والرسل علیه وعلیهم افضل
الصلاة والسلام ؛ وعلی
اٰله وصحبه الهادین المهدیین ؛
ومن اقتفی اٰثارهم الی یوم الدین ؛
رقمه حلیف العجز والتقصیر ؛
المفتقر لعفو ربه القدیر ؛ عبدهٗ
محمد العزیز الوزیر ؛ الاندلسی اصلا
والتونسی مولدا ومنشأ والمدنی
قرارا ثم بفضل الله مدفنا
تحریرا فی ۵ ثانی ربیعین
سنة ۱۳۲۴ھ

مقرر فرمائی ہیں اُن سے ہمیں نجات بخشے،
اُن کا صدقہ جو پیشی اور قیام کے دن شفاعت
قبول کیے گیے اور انبیاء و رسل کے ختم کرنے
والے ہیں۔ اُن پر اور سب پیغمبروں پر بہتر درود
سلام اور اُن کے آل و اصحاب پر کہ راہ یاب
رہنما ہیں اور قیامت تک اُن کے پیرووں پر۔
اسے لکھا اُس نے جو عجز و تقصیر کے ساتھ
دوستی کا عہد باندھے ہے اپنے رب قدیر کی
معافی کے محتاج، بندۂ خدا محمد عزیز وزیر نے
جس کے آبا و اجداد شہر اندلس کے ہیں اور
تونس میں پیدا ہوا اور مدینہ طیبہ کا ساکن ہے
پھر بفضل خدا یہیں دفن ہوگا۔ مرقوم ۵ ربیع الآخر
۱۳۲۴ھ۔

(۳۳)

صورة ما سطره من فی العلم تصدر ؛
وفی الدرس تقرر ؛ ودقق النظر ؛ و
راح وصدر ؛ بتوفیق من القادر ؛
الشیخ الفاضل عبد القادر ؛ توفیق
الشلبی الطرابلسی الحنفی ؛ المدرس
بالمسجد الکریم النبوی ؛ منحه
الله تعالی من فیضه القوی ؛

تقریظ اُن کی جو علم میں صدر بنے اور
مدرس ٹھہرے اور غور کیا اور مدارک
علم میں آمد و رفت کی قدرت والے کی
توفیق سے حضرت فاضل عبد القادر
توفیق شلبی طرابلسی[1] حنفی مسجد کریم نبوی میں
مدرس اللہ تعالیٰ انہیں اپنے
فیض قوی سے عطا دے۔

[1] طرابلسی بفتح الطاء وضم الباء واللام ۱۲ منہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده ؛ والصلاة
والسلام علی من لا نبی بعده ؛
وعلی اٰله وصحبه ؛ واتباعه
وحزبه ؛ اما بعد فاذا ثبت
وتحقق ما نسب لهؤلاء القوم وهم
غلام احمد القادیانی وقاسم النانوتی
ورشید احمد الکنکوهی وخلیل احمد
الانبهتی واشرفعلی التانوی واتباعهم
مما هو مبین فی السؤال فعند
ذلك یحکم بکفرهم واجراء
احکام المرتدین علیهم و
ان لم تجر فیلزم التحذیر منهم ؛
والتنفیر عنهم ؛ علی المنابر
وفی الرسائل ؛ والمجالس و
المحافل ؛ حسما لمادة شرهم ؛
وقطعا لجرثومة کفرهم ؛ و
خشیة من ان تسری روح
الضلالة فی العالم ؛ من مؤمنی بنی
اٰدم ؛ وانما قیدنا بالثبوت والتحقیق
لان التکفیر فجاجة خطرة ؛ و

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں ایک اللہ کو۔ اور درود وسلام
اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور اُن کے
آل و اصحاب و پیروان و گروہ پر۔ حمد و صلاۃ
کے بعد جب کہ ثابت و متحقق ہوا جو ان کی
طرف نسبت کیا گیا اور وہ غلام احمد
قادیانی اور قاسم نانوتوی اور رشید احمد
گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور
اُن کے ساتھ والے ہیں اور وہ جو سوال میں
بیان ہوا تو **بیشک یہ اُن کے کفر پر
حکم کرتا ہے**۔ اور یہ کہ مرتدوں کا جو حکم ہے
یعنی حاکم کا ان کو قتل کرنا اُن پر جاری کیا جائے
اور اگر یہ حکم وہاں جاری نہ ہو تو واجب ہے کہ
مسلمانوں کو اُن سے ڈرایا جائے اور اُن سے
نفرت دلائی جائے منبروں پر اور رسالوں میں
اور مجلسوں اور محفلوں میں، تاکہ اُن کے شر کا
مادہ جل جائے اور اُن کے کفر کی جڑ کٹ جائے
اس خوف سے کہ کہیں اُن کی گمراہی کی روح
اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔ اور
ہم نے ثبوت و تحقیق کی قید اس لیے
لگادی کہ تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہے اور

مهايعه وَعِرة عه ؛ لم تسلكه ساداتنا العلماء الابنور الاثبات ؛ والاعتماد على قواطع براهين الائمة الاثبات ؛ لا بمجرد تخمين واخبار ؛ مرتقبين يوما تشخص فيه الابصار ؛ وصلى الله تعالى على سيدنا محمد و على اٰله وصحبه وسلم امر برقمه العبد الضعيف عبد القادر توفيق الشلبي الطرابلسي ؛ المدرس الحنفي فی المسجد النبوی -

اُس کے راستے دشوار گزار ہیں، ہمارے سردار علما راہ تکفیر اُس وقت چلے ہیں جب کہ نور ثبوت پایا اور ائمۂ مجتہدین کی قطعی حجتوں پر اعتماد فرمایا نہ مجرد اندازے اور خبر ے، اُس دن کا خوف کرتے ہوئے جس میں آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی۔ اور اللہ تعالےٰ درود وسلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا بندۂ ضعیف عبد القادر توفیق شلبی طرابلسی نے کہ مسجد نبوی میں حنفیوں کا مدرس ہے۔

عہ وَعِرَة : وَعِر صیغۂ صفت ہے۔ تا لگا کر جمع کے لیے استعمال ہوا۔ جیسا کہ اسی کے ہم معنی اَلْوَعْر سے تاء لاحق کرکے جمع کے لیے استعمال کئے ہیں۔ تاج العروس میں ہے المَضَایِقُ الوَعْرَة بالتسکین - ۱۲ن

علمیت روحانیت اور معرفت کا خزینہ

اصل عربی فارسی کتب کا مرکز

- الیواقیت والجواہر (عربی) — الامام عبدالوہاب شعرانی
- شرح المقاصد (عربی) — الامام سعد الدین التفتازانی
- تمہید ابی شکور السالمی (عربی) — امام ابو شکور السالمی
- شرح العقائد للامام الغزالی (عربی) — سیدی احمد زروق
- جواہر البحار (عربی) — علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی
- القول البدیع (عربی) — الشیخ محمد بن عبدالرحمن السخاوی
- شرح العقائد الجلالیہ (عربی) — علامہ جلال الدین الدوانی
- نصب الرایہ (عربی) — تخریج احادیث الہدایہ
- حاشیۃ الشہاب علی البیضاوی (عربی) — علامہ شہاب الدین خفاجی
- الحاوی قدسی (عربی) — القاضی الغزنوی
- شرح المواقف (عربی) — السید شریف علی بن محمد الجرجانی
- شرح سفر سعادت (فارسی) — شیخ عبدالحق محدث دہلوی
- مدارج النبوۃ (فارسی) — شیخ عبدالحق محدث دہلوی
- اخبار الاخیار مع مکتوبات (فارسی) — شیخ عبدالحق محدث دہلوی
- جذب القلوب فی دیار المحبوب (فارسی) — شیخ عبدالحق محدث دہلوی
- عینی شرح کنز (عربی) — علامہ بدر الدین عینی
- المعتمد فی المعتقد — ابو عبداللہ فضل اللہ التورپشتی
- المسامرہ شرح المسایرہ (عربی) — امام ابن ہمام
- کیمیائے سعادت (فارسی) — امام غزالی
- کلیات جامی (فارسی) — مولانا عبدالرحمن جامی
- نادر المعراج (فارسی) — شیخ امام کبرآبادی
- معارج النبوۃ (فارسی) — علامہ معین الدین کاشفی الہروی
- مثنوی مولوی معنوی (فارسی) — مولائے روم مولانا جلال الدین رومی
- شرح فتوح الغیب (فارسی) — شیخ عبدالحق محدث دہلوی
- سبع سنابل (فارسی) — علامہ عبدالواحد بلگرامی
- بہار باران۔ شرح گلستان — ملا غیاث الدین رامپوری
- ہشت بہشت (فارسی) — دیوان امیر خسرو

اردو کتب

- انوار احمدی ﷺ — مولانا انوار اللہ چشتی قادری
- فن شاعری اور حسان الہند — عبدالستار ہمدانی مصروف برکاتی
- فیصلہ مقدسہ
- سوانح شیر بیشہ سنت
- الصوارم الہندیہ
- مکاشفۃ القلوب (اردو)
- شمع شبستان رضا
- محدثین عظام (اردو) — حیات و خدمات
- تجلیۃ السلم
- مجموعہ نعت (اول)(دوم)
- نعت محل — اختر الحامدی
- منتخب حدیثیں
- تنقید معجزات کا علمی محاسبہ — محمد احمد مصباحی
- نعت حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
- جماعت اسلامی
- ذکر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
- الوظیفۃ الکریمہ — اور اوراد و وظائف اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ
- برا نہ کہو — علامہ سعید احمد کاظمی
- کھرا کھری کا مباحثہ
- ضرورت تقلید

تقسیم کار دار النور دکان نمبر 4 مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور

گنج شیخ بلال گنج لاہور پاکستان

0092-42-37247702, 0300-8539972, 0314-4979792

دار النور

PRINTEX C300-4189945